Www.islamiyat.online
سیف الجلیل
بشرح
الادب الجمیل
شارح
مولانا محمد عثمان شمسی
استاذ دار العلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، بھدرک اڑیسہ
ناشر
کمال بکڈپو
متصل مدرسہ شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو (یوپی)

باسمہٖ تعالیٰ

سَیبُ الُجَلِیُل

شرح

اُلاَدَب اُلجَمِیُل

﴿ شارح ﴾

مولانا محمد عثمان شمسیؔ

استاذ: دار العلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، بھدرک، اڑیسہ

کمال بکڈپو

مدرسہ شمس العلوم ،گھوسی ضلع مئو (یوپی)

کتاب: سیب الجلیل شرح الادب الجمیل

تالیف: مولانا افتخار احمد قادری

شارح: مولانا محمد عثمان شمسی

تصحیح: حضرت مولانا رضوان احمد نوری شریفی مدظلہ العالی

حضرت مولانا وصی احمد صاحب شمسی مدظلہ العالی

کمپوزنگ: الحبیب گرافکس، دھام نگر شریف

9853194167

سن طباعت: ۱۴۳۹ھ / ۲۰۱۸ء

صفحات: ۱۲۸

قیمت: ....

﴿ناشر﴾

کمال بکڈپو

مدرسہ شمس العلوم، گھوسی ضلع مئو (یوپی)

شرف انتساب

مرکز علم وادب، گہوارۂ فکر ونظر، مادر علمی

دار العلوم اہلسنت مدرسہ شمس العلوم گھوسی، مئو، یوپی

کے نام

جس کے زیر سایہ تشنگان علوم کے لیے ٹھنڈے ٹھنڈے

میٹھے میٹھے دریا بہتے ہیں

جس کی آغوش تعلیم وتربیت میں حقیر بے مایہ علم دین کی

دولت لازوال سے مالا مال ہوا۔

اگر سیاہ دلم داغ لالہ زار توام

وگر کشادہ جبینم گل بہار توام

احقر

محمد عثمان شمسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

کلمات تشکر

رب قدیر کی بارگاہ عظمت میں میرا بال بال سراپا سپاس اور مجسم شکر گزار ہے کہ اس نے مجھ جیسے قلیل البضاعت فی العلم کو سیب الجلیل شرح الادب الجمیل لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس نعمت کے شکریے میں میری ایک ایک سانس احکم الحاکمین کی بارگاہ میں مصروف حمد وثنا ہے۔

میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں استاذ محترم حضرت علامہ رضوان احمد نوری شریفی، بانی و مہتمم الجامعۃ البرکاتیہ، گھوسی، ضلع مئو اور استاذ گرامی حضرت علامہ وصی احمد صاحب قبلہ، استاذ مدرسہ شمس العلوم گھوسی کا جنہوں نے کثرت مشاغل کے باوجود انتہائی عرق ریزی و جانفشانی کے ساتھ نظر ثانی اور تصحیح کا فریضہ انجام دیا۔ ساتھ ہی ان تمام اساتذہ کا احسان مند ہوں، جن کی پاکیزہ تعلیم و تربیت اور علمی فیضان نے مجھے کچھ لکھنے پڑھنے کا سلیقہ عطا فرمایا۔ کونین کا پالنہار ان کرم فرماؤں کے احسانات کا وہ صلہ عطا فرمائے جو اس کی شان کریمی کے لائق ہے اور ان تمام احباب و اعوان کے حضور میری جبین شکر خم ہے، جنہوں نے اس کام کی تکمیل میں کسی طرح بھی حصہ لیا، مجھے نیک مشوروں سے نوازا یا کم از کم میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

پوری کوشش کے باوجود اغلاط کا رہ جانا ایک فطری امر ہے؛ اس لیے قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کوئی خامی دیکھیں تو دامن عفو میں جگہ دے کر مطلع فرمائیں؛ تاکہ آئندہ اڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

محمد عثمان شمسی

۳/ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ/ ۱۵/اگست ۲۰۱۸ء بروز بدھ

سَیِّدُنَا زَکَرِیَّا وَسَیِّدَتُنَا مَرْیَمُ وَسَیِّدُنَا عِیسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلام

کٓھٰیٰعٓصٓ. ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَهٗ زَکَرِیَّا. اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا. قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا.

حل لغات: کٓھٰیٰعٓصٓ۔ اللہ کا اسم اعظم ہے کچھ لوگوں نے کہا کہ سورت کا نام ہے لیکن قول اسلم یہ ہے کہ اس کے معنی اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں گویا یہ متشابہات سے ہے۔ ذِکرالخ مبتدا محذوف کی خبر ہے اصل عبات یہ ہے ھٰذَا ذِکْرُ رَحْمَةِ الخ یا مبتدا ہے جس کی خبر فِیْمَا یُتْلیٰ عَلَیْکَ محذوف ہے۔ زَکَرِیَّا قصر اور مد دونوں کے ساتھ ہے ترکیب میں عَبْد سے بدل واقع ہے۔ وَهَنَ وَهْنًا (ض،س) کمزور ہونا۔ العَظْمُ ہڈی جمع عِظَام، اَعْظُم، عِظَامَة۔ اشْتَعَلَ اِشْتِعَالًا (افتعال) بھڑک اٹھنا۔ شَیْبًا سفیدی، ترکیب میں تمیز واقع ہے۔ شَقِیًّا، اَکُنْ کی خبر ہے بمعنی بد بخت مراد محروم رہنے والا ہے۔

ترجمہ: یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے (برگزیدہ) بندے زکریا (علیہ السلام) پر فرمائی جب انھوں نے اپنے رب کو (ادب بھری) دبی آواز سے پکارا، عرض کیا اے میرے رب میرے جسم کی ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور بڑھاپے کے باعث سر آگ کے شعلہ کے مانند سفید ہوگیا ہے اور اے میرے رب میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا. یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا. یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا. قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا.

حل لغات: مَوَالِی، مَوْلیٰ کی جمع ہے مراد عصبہ ہیں یعنی بھائی اور چچا کے بیٹے وغیرہ۔ مِنْ وَّرَائِیْ اس کا تعلق خِفْتُ سے نہیں ہے کیونکہ موت کے بعد خوف کا تصور نہیں ہوسکتا بلکہ محذوف سے متعلق ہے یعنی لفظ فعل سے جو خِفْتُ فِعْلَ المَوَالِی میں ہے یا مَوَالِی کے اندر جو ولایت

کا معنی ہے اس سے متعلق ہے یعنی خِفتُ الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الْاَمْرَ مِنْ وَّرَائِی میں یَلُوْنَ سے متعلق ہے۔ وَلِیّ اس کے متعدد معانی ہیں یہاں مراد بیٹا ہے جمع اَوْلِیَاء۔ وَرِثَ یَرِثُ وِرْثاً (ح) وارث ہونا۔ عَاقِر بمعنی بانجھ جمع عُقَّر و عَوَاقِر۔ سَمِیٌّ ہم نام۔ اَلْعِتِیّ ایسا بڑھاپا جس میں ہڈیاں خشک ہوگئی ہوں۔

ترجمہ: اور میں اپنے (رخصت ہو جانے کے) بعد (بے دین) رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں (کہ وہ دین کی نعمت ضائع نہ کر بیٹھیں) اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے (اس لیے) تو مجھے اپنی (خاص) بارگاہ سے ایک وارث (فرزند) عطا فرما جو (آسمانی نعمت میں) میرا (بھی) وارث بنے اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد (کے سلسلہ نبوت) کا (بھی) وارث ہو اور اے میرے رب تو (بھی) اسے اپنی رضا کا حامل بنالے (ارشاد ہوا) اے زکریا بیشک ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہوگا ہم نے اس سے پہلے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا (زکریا علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں خود بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں۔

قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا. قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا. فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَةً وَّ عَشِیًّا. یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُکْمَ صَبِیًّا. وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَکٰوةً وَکَانَ تَقِیًّا. وَّ بَرًّا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَکُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا. وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا.

حل لغات: هَیِّنٌ صفت مشبہ از هَانَ هَوْنًا (ن) آسان ہونا۔ لَمْ تَکُ اصل میں لَمْ تَکُنْ تھا نون جزم کی وجہ سے گر گیا کیونکہ نون امتداد صوت میں حرف علت کے مشابہ ہے۔ سَوِیًّا درست، برابر، ترکیب میں حال واقع ہے ذوالحال تُکَلِّمَ کا فاعل ہے چنانچہ علامہ آلوسی لکھتے ہیں "حال من فاعل تکلم مفید لکون انقطاع التکلم بطریق الاعجاز و خرق العادة لا لا عتقال اللسان بمرض و هذا ما هو علیه الجمهور" (روح المعانی) اس تقدیر پر ترجمہ یہ ہوگا: تم بالکل تندرست ہوتے ہوئے بھی تین رات تک لوگوں سے کلام نہیں کرو گے

جب کہ ابن عباس کے نزدیک سَوِیًّا کا تعلق ثَلٰثَ لَیَالٍ سے ہے، اس تقدیر پر ترجمہ یہ ہوگا: تم مکمل تین رات تک لوگوں سے کلام نہیں کرو گے۔ مِحْرَاب امام کے کھڑے ہونے کی جگہ، نماز پڑھنے کی جگہ یہاں دوسرا معنیٰ مراد ہے۔ اَوْحیٰ (افعال) اشارہ کیا۔

ترجمہ: فرمایا یوں ہی ہوگا تمہارے رب نے فرمایا ہے یہ (لڑکا پیدا کرنا) مجھ پر آسان ہے اور بیشک میں اس سے پہلے تمہیں (بھی) پیدا کر چکا ہوں جب کہ تم سرے سے کچھ نہ تھے عرض کی اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما ارشاد ہوا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم بالکل تندرست ہوتے ہوئے بھی تین رات (دن) تک لوگوں سے کلام نہیں کرو گے پھر (زکریا علیہ السلام) اپنے حجرہ عبادت سے نکل کر لوگوں کے پاس آئے تو ان کی طرف اشارہ کیا (سمجھایا) کہ تم صبح وشام (اللہ کی) تسبیح کیا کرو اے یحییٰ ہماری کتاب (توریت) کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے انہیں بچپن ہی سے حکمت وبصیرت (نبوت) عطا فرمادی تھی اور اپنے لطف خاص سے انہیں شفقت ومحبت اور پاکیزگی و طہارت (سے بھی نوازا تھا) اور وہ بڑے پرہیزگار تھے اور اپنے ماں باپ کے ساتھ بڑی نیکی (اور خدمت) سے پیش آنے والے تھے اور (عام لڑکوں کی طرح) ہرگز سرکش ونافرمان نہ تھے اور یحییٰ پر سلام ہو ان کے میلاد کے دن اور ان کی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِانْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا. فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا. قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا. قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا. قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا. قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا. فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا. فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا. فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا. وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا.

حل لغات: اِنْتَبَذَتْ افتعال سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے بمعنی علاحدگی اختیار کی۔ حَنَانًا شفقت ومحبت کے مجموعے کا نام ہے۔ رُوْح سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور اضافت یہاں شرافت کے لیے ہے۔ تَمَثُّل (تفعل) متصور ہونا یعنی ظاہر ہونا۔ الزَّکِیّ جو گناہوں سے پاک ہو۔ لِنَجْعَلَهُ اس میں غیبت سے تکلم کی طرف التفات ہے۔ اَلْقَصِیّ دور۔ جِذْعٌ کھجور کی جڑ۔ اَجَاءَ (افعال) لے آیا۔ اَلْمَخَاض دردزہ۔ سَرِیّ چھوٹی نہر جمع اَسْرِیَة وسُرْیَان ہے۔ هُزِّیْ فعل امر صیغہ واحد مونث حاضر از هَزَّ هَزًّا (ن) حرکت دینا، ہلانا۔ اَلرُّطَب پختہ تازہ کھجور۔ جَنِیَ پکا ہوا پھل جو توڑنے کے قابل ہو چکا ہو۔

ترجمہ: اور (اے حبیب مکرم) آپ کتاب (قرآن مجید) میں مریم کو یاد کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر (عبادت کیلیے خلوت اختیار کرتے ہوئے) مشرقی مکان میں آ گئیں تو انہوں نے ان (گھر والوں اور لوگوں) کی طرف سے حجاب اختیار کر لیا تو ہم نے ان کی طرف اپنی روح (جبریل) کو بھیجا وہ (جبرئیل) ان کے سامنے مکمل بشری صورت میں ظاہر ہوا (مریم نے) کہا بیشک میں تجھ سے (خدائے) رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو (اللہ سے) ڈرنے والا ہے (جبریل علیہ السلام) نے کہا میں تو فقط تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں (اس لیے آیا ہوں) کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں (مریم نے) کہا میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار رہوں (جبریل علیہ السلام) نے کہا تعجب نہ کر ایسے ہی ہوگا تیرے رب نے فرمایا ہے یہ کام مجھ پر آسان ہے اور یہ اس لیے (ہوگا) تاکہ ہم اسے لوگوں کے لیے نشانی اور اپنی جانب سے رحمت بنا دیں اور یہ امر (پہلے سے) طے شدہ ہے تو (مریم نے) اسے پیٹ میں لے لیا اور (آبادی سے) الگ ہو کر دور ایک مقام پر جا بیٹھیں پھر دردزہ انھیں ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا وہ (پریشانی کے عالم میں) کہنے لگیں اے کاش میں پہلے سے مر گئی ہوتی اور بالکل بھولی بسری ہو چکی ہوتی پھر ان کے نیچے کی جانب سے (جبریل نے) انہیں آواز دی کہ تو رنجیدہ نہ ہو بیشک تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ وہ تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا۔

فَکُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ عَیْنًا فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِیْ اِنِّیْ نَذَرْتُ

لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا. فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا. يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا. فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا. قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا. وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا. وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا. وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا.

حل لغات: قَرِّيْ فعل امر صیغہ واحد مونث حاضر از قَرَّ قُرَّةً (س،ض) ٹھنڈا ہونا قَرَّتْ عَيْنُهٗ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ فَرِيّ بمعنی عجیب۔ بَغِي بمعنی زانیہ، فاجرہ، اصل میں بَغُوْیٌ تھا واو کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کر دیا اور عین کو اتباعاً کسرہ دے دیا گیا۔

ترجمہ: تو تم کھاؤ اور پیو اور (اپنے حسین وجمیل فرزند کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کسی بھی انسان کو دیکھو تو (اشارے سے) کہہ دو کہ میں گفتگو نہیں کروں گی پھر وہ اس (بچے) کو (گود میں) اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں وہ کہنے لگے اے مریم یقیناً تو بہت ہی عجیب چیز لائی ہے اے ہارون کی بہن نہ تیرا باپ برا آدمی تھا نہ ہی تیری ماں بدچلن تھی تو مریم نے اس (بچے) کی طرف اشارہ کیا وہ کہنے لگے ہم اس سے کس طرح بات کریں جو (ابھی) گہوارے میں بچہ ہے (بچہ خود) بول پڑا بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور میں جہاں کہیں بھی رہوں اس نے مجھے سراپا برکت بنایا ہے اور میں جب تک زندہ رہوں اس نے مجھے نماز اور زکاۃ کا حکم فرمایا ہے اور اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش و بدبخت نہیں بنایا۔ سلامتی ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

اَوَّلُ خُطْبَةٍ صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَتْ اَوَّلُ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْمَا بَلَغَنِيْ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ

عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ. نَعُوۡذُ بِا للّٰہِ اَنۡ نَقُوۡلَ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ ﷺ مَالَمۡ یَقُلۡ. أَنَّهُ قَامَ فِيۡهِمۡ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ أَثۡنٰی عَلَيۡهِ بِمَا هُوَ أَهۡلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعۡدُ !اَيُّهَاالنَّاسُ فَقَدِّمُوا لِأَنۡفُسِكُمۡ تَعَلَّمُنَّ وَ اللّٰهِ لَيُصۡعَقَنَّ أَحَدُكُمۡ ثُمَّ لَيَدَ عَنَّ غَنَمَهُ لَيۡس لَهَا رَاعٍ ثُمَّ لَيَقُوۡلَنَّ لَهُ رَبُّهُ. وَلَيۡسَ لَهُ تَرۡجُمَانٌ وَ لَا حَاجِبٌ يَحۡجُبُهُ دُوۡنَهُ. : أَلَمۡ يَأۡتِكَ رَسُوۡلِي فَبَلَّغَكَ وَاٰتَيۡتُكَ مَالاً وَ اَفۡضَلۡتُ عَلَيۡكَ فَمَا قَدَّمۡتَ لِنَفۡسِكَ ؟ فَلَيَنۡظُرَنَّ يَمِيۡناً وَّشِمَالاً فَلَا يَرٰى شَيۡئاً ، ثُمَّ لَيَنۡظُرَنَّ قُدَّامَهُ فَلَا يَرٰى غَيۡرَ جَهَنَّمَ، فَمَنِ اسۡتَطَاعَ اَنۡ يَّقِيَ وَجۡهَهُ مِنَ النَّارِ وَ لَوۡ بِشِقٍّ مِّنۡ تَمۡرَةٍ فَلۡيَفۡعَلۡ، وَ مَنۡ لَمۡ يَجِدۡ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنَّ بِهَا تُجۡزَى الۡحَسَنَةُ عَشۡرَ اَمۡثَالِهَااِلٰى سَبۡعِ مِاَةِ ضِعۡفٍ. وَالسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَةُاللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .

حل لغات: خُطۡبَةٌ خا کے ضمہ کے ساتھ بمعنی تقریر، خطبہ جمع خُطَب ۔بَلَغَ يَبۡلُغُ، بُلُوۡغًا(ن) پہنچنا۔ تَعَلَّمُنَّ فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر (تفعل) تم جان لو لَيُصۡعَقَنَّ لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول از صَعِقَ صَعۡقًا (س) غشی طاری ہونا۔ لَيَدَعَنَّ (ف) لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف اصل میں لَيَوۡدَعَنَّ تھا واو علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان واقع ہوا ساتھ ہی لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی بھی ہے اس لیے وہ واو گر گیا اس کا ماضی استعمال نہیں ہوتا اور مصدر بھی بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ غَنَم بمعنی بکریاں اس کا واحد اس لفظ سے نہیں آتا بلکہ واحد کے لیے **شاۃ** کا استعمال ہوتا ہے جمع اَغۡنَام، غُنُوۡم، اَغَانِمُ آتی ہے۔ حَجَبَ، يَحۡجُبُ ،حِجَابًا(ن) روکنا۔ اَفۡضَلۡتُ عَلَيۡكَ میں نے تم پر احسان کیا۔ وَقَىٰ يَقِيۡ وِقَايَةً (ض) بچانا۔ جَزىٰ، يَجۡزِي، جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔

ترجمہ: پہلا خطبہ جو رسول اللہ ﷺ نے دیا اس کے مطابق جو مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے خبر پہنچی ہے (ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف ان باتوں کو منسوب کریں جو آپ سے ثابت نہیں) وہ یہ ھیکہ آپ ﷺ لوگوں میں جلوہ افروز ہوئے اور اللہ کی ایسی حمد وثنا کی جس کا وہ اہل ہے اس کے بعد فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے سامان سفر تیار کرلو اور تم

جان لو خدا کی قسم ایک روز تم پر موت کی بیہوشی ضرور طاری ہوگی پھر تم اپنی بکریوں کو چھوڑ کر چلے جاؤ گے جن کا کوئی نگہبان نہیں ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا (وہ قادر و قیوم خدا) جس کو نہ کسی ترجمان کی ضرورت ہے اور نہ کسی دربان کی حاجت ہے۔ کیا تمہارے پاس میرا رسول نہیں آیا تھا؟ جس نے میرا پیغام تم تک پہنچایا، کیا میں نے تمہیں مال و دولت سے نہیں نوازا تھا؟ کیا میں نے تمہیں انعام و اکرام سے مالا مال نہیں کیا تھا؟ تو تم نے اپنے لیے کیا کیا اس وقت انسان حیران و پریشان دائیں بائیں دیکھے گا لیکن اسے کچھ دکھائی نہ دے گا پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے جہنم کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا تو جو شخص خود کو جہنم کی آگ سے بچا سکتا ہے اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ تو وہ ایسا کرے اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ لوگوں سے اچھی بات کہہ کر ہی اپنے آپ کو بچالے کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

خُطبَتُہُ الثَّانِیَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّۃً أُخریٰ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ أَحْمَدُہٗ وَأَسْتَعِیْنُہٗ، نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَأَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَاَدْخَلَہٗ فِی الْاِسْلَامِ بَعْدَ الْکُفْرِ وَاخْتَارَہٗ عَلیٰ مَا سِوَاہُ مِنْ اَحَادِیْثِ النَّاسِ اِنَّہٗ أَحْسَنُ الْحَدِیْثِ وَأَبْلَغُہٗ اَحِبُّوا مَا اَحَبَّ اللّٰہُ مِنْ کُلِّ قُلُوْبِکُمْ، وَلَا تَمَلُّوْا کَلَامَ اللّٰہِ وَذِکْرَہٗ وَلَا تَقْسُ عَنْہُ قُلُوْبُکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْ کُلِّ مَا یَخْلُقُ اللّٰہُ یَخْتَارُ وَ یَصْطَفِی قَدْ سَمَّاہُ اللّٰہُ خِیَرَتَہٗ مِنَ الْاَعْمَالِ وَ مُصْطَفَاہُ مِنَ الْعِبَادِ وَالصَّالِحَ مِنَ الْحَدِیْثِ. وَ مِنْ کُلِّ مَا أُوْتِیَ النَّاسَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ فَاعْبُدُوْا اللّٰہَ وَ لَا تُشْرِکُوْ بِہٖ شَیْئاً. وَاتَّقُوْہُ حَقَّ تُقَاتِہٖ، وَاصْدُقُوا اللّٰہَ صَالِحَ مَا تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاھِکُمْ. وَ تَحَابُّوا بِرَوْحِ اللّٰہِ بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ یَغْضَبُ اَنْ یُنْکَثَ عَھْدُہٗ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

حل لغات: زَيَّنَ، يُزَيِّنُ، تَزْيِيْنًا، (تفعیل) مزین کرنا، آراستہ کرنا، سنوارنا۔ لَا تَمَلُّوا (ن، س) فعل نہی صیغہ جمع مذکر حاضر، نہ اکتاؤ۔ لَا تَقْسُ فعل نہی صیغہ واحد مؤنث غائب از قَسَاقَسَاوَةً (ن) سخت ہونا اصل میں لَا تَقْسُوُ تھا واؤ لائے نہی کی وجہ سے گر گیا ہے۔ خِيَرَتَهٗ مِنَ الْاَعْمَالِ بہترین عمل۔ ما اُوْتِيَ النَّاسُ الْحَلَالُ الخ ما موصولہ اپنے مابعد سے مل کر خبر مقدم ہے اور الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ مبتدأ موخر ہے۔ تَحَابُّوْا فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر (تفاعل) آپس میں دوست و مددگار ہو جاؤ۔ روح را کے ضمہ کے ساتھ حکم کے معنی میں آتا ہے اور را کے فتحہ کے ساتھ فضل واحسان کے معنی میں آتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَا يَأْيَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ۔ نَكَثَ، يَنْكُثُ، نَكْثًا (ن، ض) وعدہ توڑنا۔

ترجمہ: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں سب سے عمدہ کلام اللہ کی کتاب ہے وہ شخص کامیابی سے ہمکنار ہو گیا جس کے دل کو اللہ نے قرآن سے معمور کر دیا اور کفر کے بعد جسے دین اسلام میں داخل کیا اور جس نے اس کے علاوہ لوگوں کی (بیہودہ) باتوں پر اسے ترجیح دی وہ بہترین اور بلیغ ترین کتاب ہے تم ان چیزوں کو دل کی گہرائیوں سے محبوب بنا لو جنہیں اللہ نے پسند کیا، اللہ کے کلام اور اس کے ذکر سے اکتاہٹ محسوس نہ کرو اور اس سے تمہارے دل سخت نہ ہوں کیونکہ اللہ نے اپنی پسندیدہ و برگزیدہ مخلوقات میں اس (ذکر) کو بہترین عمل، بندوں کی طرف سے منتخب اور اچھی بات قرار دیا ہے اور لوگوں کو جو چیزیں دی گئیں انھیں میں حلال وحرام بھی ہیں۔ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جو اچھی بات منہ سے نکالو وہ اللہ کے حضور پوری کر دکھاؤ اور اللہ کے فضل و کرم سے باہم ایک دوسرے کے دوست اور مددگار بن جاؤ اللہ اس بات سے بہت ناراض ہوتا ہے کہ اس کے وعدے کو پرانہ کیا جائے تم سب پر امن وسلامتی ہو۔

سَیفُ بنُ ذِی یَزَنَ وَ بَشَارَتُہٗ بِالنَّبِیِّ ﷺ

عَنْ عَبدِاللّٰہِ بنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا ظَھَرَ سَیفُ بنُ ذِی یَزَنَ. قَالَ ابنُ المُنذِرِ: وَاسمُہٗ النُّعمَانُ بنُ قَیسٍ. عَلَی الحَبَشَۃِ وَ ذٰلِکَ بَعدَ مَولِدِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ بِسَنَتَینِ اَتَتہُ وُفُودُ العَرَبِ و شُعَرَاءُ ھَا تُھَنِّئُہٗ وَ تَمدَحُہٗ و تَذکُرُ مَا کَانَ مِنْ حُسنِ بَلَائِہٖ وَأَتَاہُ فِیمَنْ أَتَاہُ وُفُودُ قُرَیشٍ فِیھِم عَبدُالمُطَّلِبِ بنُ ھَاشِمٍ وَاُمَیَّۃُ بنُ عَبدِ شَمسٍ اَبِی عَبدِ اللّٰہِ وَ عَبدُ اللّٰہِ بنُ جُدعَانَ وَ خُوَیلِدُ بنُ اَسَدٍ وَ فِی أَنَاسٍ مِنْ وُجُوہِ قُرَیشٍ فَقَدِمُوا عَلَیہِ صَنعَاءَ فَاِذَا ھُوَ فِی رَاْسِ غُمدَانَ الَّذِی ذَکَرَہٗ اُمَیَّۃُبنُ اَبِی الصَّلتِ

وَاشرَبْ ھَنِیئاً عَلَیکَ التَّاجُ مُرتَفِعاً
فِی رَاْسِ غُمدَانَ دَارًا مِنکَ مِحلَالاً

حل لغات: ظَھَرَ ،یَظھَرُ ،ظُھُورًا علیٰ صلے کے ساتھ (ف)غالب ہونا۔ ھَنَّاً تَھنِئَۃً (تفعیل) مبارک باد دینا۔ بَلَاءٌ شجاعت اور دلیری۔ وُجُوہ وَجہٌ کی جمع سردار۔ وُفُود وَفدٌ کی جمع ہے وہ لوگ جو کسی مشترکہ غرض کے لیے کسی بادشاہ یا حاکم کے پاس جائیں۔ صَنعَاء یمن کی راجدھانی ہے۔ رَأس بالائی حصہ، چھت۔ غُمدَان صنعا میں ایک محل تھا جس میں سیف بن ذی یزن اقامت پذیر تھا۔ ھَنِیئاً خوش گوار ترکیب میں شَرَابًا محذوف کی صفت ہے یعنی اِشرَبْ شَرَابًا ھَنِیئاً۔ مُرتَفِعًا بلند۔ مِحلَالاً عمدہ، سبز و شاداب، پسندیدہ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن کا حبشہ پر تسلط ہوا ابن منذر کیبقول اس کا نام نعمان بن قیس ہے اور یہ واقعہ نبی پاک ﷺ کی ولادت کے دو سال بعد کا ہے تو عرب کے سرداران وشعرا اسے مبارکباد پیش کرنے کے لیے اس کی تعریف اور حسن شجاعت پر داد دینے کے لیے وفد در وفد اس کے پاس پہنچے قریش کا وفد بھی گیا جن میں عبدالمطلب بن ہاشم، امیہ بن عبد شمس ابو عبداللہ، عبداللہ بن جدعان، خویلد بن اسد اور دیگر کچھ سرداران قریش شامل تھے یہ لوگ صنعا پہنچے سلطان اس وقت اپنے محل کی چھت پر تھا جسے غمدان کہتے تھے اس کا ذکر امیہ بن صلت نے اپنے ایک شعر میں کیا ہے تم خوش

گوارشراب پیواس حال میں کہ تم پر بلند تاج ہے غمد ان کی چھت پر تمہارا پسندیدہ گھر ہے۔

فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْآذِنُ فَأَخْبَرَهُ بِمَكَانِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَنَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْكَلَامِ فَقَالَ لَهُ إِنْ كُنْتَ مِمَّنْ يَتَكَلَّمُ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَدْ أَذِنَّا لَكَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَلَّكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ مَحَلًّا رَفِيعًا صَعْبًا مَنِيعًا شَامِخًا بَاذِخًا وَأَنْبَتَكَ مَنْبَتًا طَابَتْ أُرُومَتُهُ وَعَذُبَتْ جُرْثُومَتُهُ وَثَبَتَ أَصْلُهُ وَ بَسَقَ فَرْعُهُ فِي أَكْرَمِ مَوْطِنٍ وَأَطْيَبِ مَعْدِنٍ فَأَنْتَ -أَبَيْتَ اللَّعْنَ- مَلِكُ الْعَرَبِ وَ رَبِيعُهَا الَّذِي تَخْصِبُ بِهِ الْبِلَادُ وَرَأْسُ الْعَرَبِ الَّذِي لَهُ تَنْقَادُ وَعَمُودُهَا الَّذِي عَلَيْهِ الْعِمَادُ وَ مَعْقِلُهَا الَّذِي يَلْجَأُ إِلَيْهِ الْعِبَادُ، وَ سَلَفُكَ خَيْرُ سَلَفٍ، وَأَنْتَ لَنَا مِنْهُمْ خَيْرُ خَلَفٍ، فَلَنْ يَخْمُدَ مَنْ هُمْ سَلَفُهُ، وَلَنْ يَهْلِكَ مَنْ أَنْتَ خَلَفُهُ وَ نَحْنُ أَيُّهَا الْمَلِكُ أَهْلُ حَرَمِ اللّٰهِ وَ سَدَنَةُ بَيْتِهِ أَشْخَصَنَا إِلَيْكَ الَّذِي أَبْهَجَكَ مِنْ كَشْفِ الْكَرْبِ الَّذِي قَدْ فَدَحَنَا وَفْدُ التَّهْنِئَةِ لَا وَفْدُ الْمَرْزِئَةِ.

حل لغات: آذِنُ حاجب، دربان، اَحَلَّ، اِحلَالًا (افعال) **اتارنا**۔ اَلصَّعْبُ دشوار، **سخت، مستحکم**۔ مَنِيْعٌ **بلند و مضبوط**۔ شَامِخٌ **بلند**۔ بَاذِخ **عظیم الشان**۔ اَنْبَتَ اِنْبَاتًا **(افعال) اگانا**۔ مَنْبَتُ اگنے کی جگہ مراد نسل ہے۔ طَابَ طِيبًا (ض) **عمدہ ہونا، پاکیزہ ہونا**۔ اُرُوْمَةٌ کسی چیز کی اصل اور جڑ کو کہتے ہیں یہاں مراد حسب ہے۔ عَذُبَ، عَذُوْبَةً (ك) **خوشگوار ہونا، میٹھا ہونا**۔ جُرْثُوْمَةٌ **اصل، جمع** جَرَاثِيْم۔ بَسَقَ بُسُوْقًا (ن) **بلند ہونا**۔ اَلْمَوْطِن **وطن، جگہ**۔ مَعْدِنُ **اسم ظرف، مخزن، اصل، جمع** مَعَادِن۔ اَبَيْتَ اللَّعْنَ **بادشاہوں کی تعظیم کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی تم ایسے امور سے دور رہو جن سے تم لعنت کے مستحق ٹھہرو**۔ اَلرَّبِيْع **موسم بہار کی بارش**۔ خَصِبَ خِصْبًا (ض،س) **شاداب ہونا**۔ اَلِانْقِيَاد (انفعال) **مطیع و فرماں بردار ہونا**۔ اَلْعَمُوْدُ **ستون، سہارا، جمع** اَعْمِدَة، عَمَد، عُمُد۔ اَلْعِمَادُ **جس کا سہارا لیا جائے جمع** عَمَد عُمُد۔ مَعْقِل **اسم ظرف پناہ گاہ جمع** مَعَاقِل۔ خَمِدَ خَمْدًا وَ خُمُوْدًا (س) **ہلاک ہونا**۔ سَدَنَة، سَادِن **کی جمع ہے حاجب و خادم**۔ اَشْخَصَ اِشْخَاصًا (افعال) **لے جانا**۔ اَبْهَجَ **(افعال) خوش کیا**۔ كَشْفُ الْكَرْبِ **مصیبت دور کرنا مصدر کی اضافت مفعول کی طرف ہے اور فاعل ضمیر مخاطب ہے چنانچہ**

دلائل النبوۃ میں بِکَشْفِكَ الکُرَبَ ہے فَدَحَ فَدْحًا (ف) بوجھل کرنا۔ وَفْدُ التَّهْنِئَةِ مبتدا محذوف نَحْنُ کی خبر ہے۔ مَرْزِئَةٌ میم کے فتحہ کے ساتھ بڑی مصیبت۔

ترجمہ: دربان بادشاہ کے پاس آیا اور ان کے آنے کی خبر دی بادشاہ نے انھیں آنے کی اجازت دیدی تو عبدالمطلب قریب ہوئے اور اذن کلام کے طالب ہوئے سلطان نے کہا کہ اگر تم میرے سامنے بات کرنے کا سلیقہ رکھتے ہو تو تمہیں اجازت دی جاتی ہے عبدالمطلب گویا ہوئے اے بادشاہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ارفع و اعلیٰ، مستحکم، مضبوط، بلند و بالا اور عظیم الشان محل میں اتارا اور آپ کو ایسی جگہ اگایا، جس کی جڑ پاکیزہ و شیریں اور اصل ثابت ہے اور جس کی شاخ بلند و بالا ہے (آپ حسب و نسب اور اصل و فرع کے اعتبار سے انتہائی بلند ہیں) کریم ترین جگہ اور پاکیزہ ترین اصل میں۔ آپ کا برا نہ ہو۔ آپ عرب کے بادشاہ اور اس کی بارش ہیں، جس سے شہر سبز و شاداب ہوتے ہیں، آپ عرب کے ایسے سردار ہیں جن کے عرب مطیع و فرماں بردار ہیں، آپ عرب کا ستون ہیں جس کا عرب سہارا لیتے ہیں۔ آپ اس کی ایسی پناہ گاہ ہیں جہاں لوگ پناہ لیتے ہیں، آپ کے آباء ہمارے لیے بہترین سلف تھے اور آپ ہمارے لیے ان کے بہترین خلف ہیں وہ خاندان نہیں مٹ سکتا جس کے آپ جیسے سلف ہوں اور وہ کنبہ کبھی پارینہ نہیں ہو سکتا جس کے آپ کی طرح خلف ہوں اے بادشاہ ہم اہل حرم الٰہی ہیں، خدام حرم ہیں ہمیں آپ کی خدمت میں وہ چیز لائی جو آپ کے لیے باعث مسرت ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے ہماری اس مصیبت کو دور کر دیا جس نے ہمیں بوجھل کر دیا تھا، ہم مبارکباد دینے والے وفد ہیں، مصیبت میں ڈالنے والے نہیں ہیں۔

قَالَ: وَاَيُّهُمْ أَنْتَ اَيُّهَا الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: اَنَا عَبْدُالْمُطَّلِبِ بْنُ الْهَاشِمِ قَالَ: اِبْنُ اُخْتِنَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: اُدْنُ فَاَدْنَاهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ وَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: مَرْحَباً وَ اَهْلًا، وَنَاقَةً وَرَحْلًا، وَمُسْتَنَاخاً سَهْلًا، وَمَلِكاً رِبَحْلًا يُعْطِي عَطَاءً جَزْلًا، قَدْ سَمِعَ الْمَلِكُ مَقَالَتَكُمْ، وَعَرَفَ قَرَابَتَكُمْ، وَقَبِلَ وَسِيْلَتَكُمْ، فَاَنْتُمْ اَهْلُ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ، وَلَكُمُ الْكَرَامَةُ مَا اَقَمْتُمْ، وَالْحِبَاءُ اِذَا ظَعَنْتُمْ ثُمَّ نَهَضُوْا اِلَىٰ دَارِ الْكَرَامَةِ وَالْوُفُوْدِ، فَاَقَامُوْا شَهْراً لَا يَصِلُوْنَ اِلَيْهِ وَ لَا يَاْذَنُ لَهُمْ بِالْاِنْصِرَافِ، ثُمَّ انْتَبَهَ لَهُمْ

اِنْتِبَاهَةً فَاَرْسَلَ اِلٰی عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَاَدْنٰی مَجْلِسَهٗ وَ اَخْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: یَا عَبْدَالْمُطَّلِبِ اِنِّی مُفْضٍ اِلَیْکَ مِنْ سِرِّ عِلْمِی مَالَوْ یَکُوْنُ غَیْرُکَ لَمْ اَبُحْ بِهٖ، لٰکِنْ رَأَیْتُکَ مَعْدِنَهٗ فَاَطْلَعْتُکَ طَلِیْعَةً، فَلْیَکُنْ عِنْدَکَ مَطْوِیًّا حَتّٰی یَأْذَنَ اللّٰهُ فِیْهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ اِنِّی اَجِدُ فِی الْکِتَابِ الْمَکْنُوْنِ وَالْعِلْمِ الْمَخْزُوْنِ الَّذِیْ اخْتَرْنَاهُ لِاَنْفُسِنَا وَاجْتَنَیْنَاهُ دُوْنَ غَیْرِنَا خَبَرًا عَظِیْمًا وَ خَطَرًا جَسِیْمًا فِیْهِ شَرَفُ الْحَیٰوةِ وَ فَضِیْلَةُ الْوَفَاةِ لِلنَّاسِ عَامَّةً وَلِرَهْطِکَ کَافَّةً وَلَکَ خَاصَّةً۔

حل لغات: اُدْنُ فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر از دَنَا دُنُوًّا (ن) قریب ہونا۔ اَدْنَا (افعال) قریب کیا۔ مُسْتَنَاخًا اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ، اقامت گاہ۔ اَلرَّحْل کجاوہ، منزل، قیام گاہ جمع رِحَال، اَرْحُل۔ رَحْبًا عظیم الشان مرحبا سے لے کر ملکا رحلا تک یہ تمام الفاظ مہمانوں کی دل جوئی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جن کا عامل محذوف ہوتا ہے۔ حِبَاء عطیہ۔ ظَعَنَ ظُعُوْنًا (ف) کوچ کرنا۔ نَهَضَ نَهْضًا (ف) اٹھنا، کھڑا ہونا۔ دَارُالْکَرَامَةِ وَالْوُفُوْدِ دار الضیافت کو کہتے ہیں جسے انگریزی میں گیسٹ ہاؤس کہتے ہیں، مہمان خانہ۔ وَصَلَ وُصُوْلًا (ض) پہنچنا۔ اِنْتِبَاہ (افتعال) سمجھنا، محسوس کرنا۔ اَخْلٰی اِخْلَاءً (افعال) خلوت میں بیٹھانا۔ مُفْضٍ اسم فاعل (افعال) پہنچانے والا اصل میں مُفْضِیٌ (مُفْضِیُنْ) تھا یا پر ضمہ کسرہ کے بعد دشوار رکھ کر "یا" کو ساکن کر دیا اجتماع ساکنین ہوا یا اور تنوین کے درمیان یا گر گئی ۔ بَاحَ بَوْحًا (ن) ظاہر ہونا، باصلہ کے ساتھ ظاہر کرنا۔ اَطْلَعَ اِطْلَاعًا (افعال) ظاہر کرنا چنانچہ کہا جاتا ہے اَطْلَعَهٗ طِلْعَ اَمْرِهٖ اس نے حقیقت حال کو ظاہر کر دیا۔ مَعْدِن مرکز، مراد راز کا امین ہے۔ مَطْوِیٌّ اسم مفعول (ض) لپٹا ہوا مراد محفوظ ہے۔ الْکِتَابُ الْمَکْنُوْن ایسی کتاب جو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو۔ اِجْتَنٰی (افتعال) چنا۔ خَبَرًا عَظِیْمًا ترکیب میں اَجِدُ کا مفعول بہ ہے۔ خَطَرًا جَسِیْمًا شان عظیم ترکیب میں اس کا عطف خبرا عظیما پر ہے۔

ترجمہ: بادشاہ نے کہا اے متکلم! اہل حرم میں سے تم کون ہو؟ آپ نے کہا میں عبدالمطلب بن ہاشم ہوں وہ کہنے لگا ہماری بہن کا بیٹا؟ انھوں نے کہا ہاں تو وہ بولا قریب ہو جاؤ بادشاہ نے آپ کو قریب کر لیا پھر آپ کی طرف اور آپکے وفد کی طرف متوجہ ہوا اور بولا خوش آمدید تم اپنے

اہل میں آئے، اونٹنی کے پاس آئے، فرودگاہ پر آئے، نرم وہموار جائے پناہ پر آئے اور ایسے عظیم الشان بادشاہ کے پاس آئے جو بہت عطا کرتا ہے، بادشاہ نے تمہاری گفتگو سن لی ہے تمہاری رشتہ داری کا اسے علم ہو چکا اور تمہارے وسیلے کو قبول کرلیا ہے تم ہمارے شب و روز کے مالک ہو جب تک تم ٹھہرے رہو گے عزت افزائی ہوگی اور لوٹنے پر ہمارے عطیات تمہارے ساتھ ہوں گے پھر وہ لوگ مہمان خانہ میں تشریف لے گئے اور ایک مہینہ تک اقامت پذیر رہے نہ وہ لوگ بادشاہ کے پاس پہنچے نہ بادشاہ نے انہیں جانے کی اجازت دی پھر (ایک مہینہ کے بعد) اسے مہمانوں کا احساس ہوا تو عبدالمطلب کو بلا بھیجا اور ان کو اپنے قریب کیا پھر اپنے پاس تنہائی میں بٹھایا پھر گویا ہوا اے عبدالمطلب! میں تمہیں اپنے علم کا ایک راز منتقل کر رہا ہوں کوئی اور ہوتا تو اسے نہ بتلاتا مگر میں نے تم کو اس کا امین پایا ہے اس لیے اس راز سے تمہیں مطلع کر رہا ہوں (اس کی حقیقت حال تم پر ظاہر کر رہا ہوں) یہ راز تمہارے پاس محفوظ رہنا چاہیے تا آنکہ اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دے کیونکہ وہ اپنے حکم کو نافذ فرمانے والا ہے۔ میں خفیہ کتاب اور اس علم مخزون میں جس کو ہم نے اپنے لیے اختیار کیا اور چنا ہے، نہ کہ ہمارے علاوہ دوسروں نے (جو ہمارے لیے خاص ہے) ایک بہت بڑی خبر اور عظیم شان پاتا ہوں جس میں انسانی حیات و ممات کے لیے شرافت و فضیلت ہے تمام لوگوں کے لیے، تمہاری پوری قوم کے لیے، اور خاص کر تمہارے لیے۔

فَقَالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ: اَیُّھَا الْمَلِکُ مِثْلُکَ سَرٌّ وَ بَرٌّ، فَمَا ھُوَ؟ فِدَاءُ کَ اَھْلُ الْوَبْرِ، زُمَراً بَعْدَ زُمَرٍ قَالَ: اِذَا وُلِدَ بِتِھَا مَةَ غُلَامٌ بِهٖ عَلَامَةٌ بَیْنَ کَتِفَیْهِ شَامَةٌ کَانَتْ لَهُ الْاِمَامَةُ وَلَکُمْ بِهِ الزَّعَامَةُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قَالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ: اَبَیْتَ اللَّعْنَ لَقَدْ اُبْتُ بِخَیْرٍ مَا آبَ بِهٖ وَافِدٌ، وَلَوْلَا ھَیْبَةُ الْمَلِکِ وَاِجْلَالُهٗ وَ اِعْظَامُهٗ لَسَأَلْتُهٗ مِنْ بَشَارَتِهٖ اِیَّایَ مَا اَزْدَادُ بِهٖ سُرُوْراً قَالَ ابْنُ ذِیْ یَزَنَ: ھٰذَا حِیْنُهُ الَّذِیْ یُوْلَدُ فِیْهِ، اَوْ قَدْ وُلِدَ وَاسْمُهٗ مُحَمَّدٌ یَمُوْتُ اَبُوْهُ وَاُمُّهٗ وَیَکْفُلُهٗ جَدُّهٗ وَ عَمُّهٗ وَلَدْ نَاهُ مِرَاراً، وَاللّٰهُ بَاعِثُهٗ جِھَاراً، وَ جَاعِلٌ لَهٗ مِنَّا اَنْصَاراً، یُعِزُّ بِھِمْ اَوْلِیَائَهٗ، وَیُذِلُّ بِھِمْ اَعْدَائَهٗ، وَ یَضْرِبُ بِھِمُ النَّاسَ عَنْ عُرْضٍ وَیَسْتَبِیْحُ بِھِمْ کَرَائِمَ الْاَرْضِ وَ یَکْسُرُ الْاَوْثَانَ، وَ یُخْمِدُ النِّیْرَانَ، یَعْبُدُ الرَّحْمٰنَ، وَیَدْحَرُ الشَّیْطَانَ، قَوْلُهٗ فَصْلٌ، وَ

حُكْمُهٗ عَدْلٌ يَأمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَفْعَلُهٗ، وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُبْطِلُهٗ.

حل لغات: سَرٌّ وبَرٌّ نیکی کر کے خوش ہونے والا۔ اَهْلُ الْوَبَرِ بادیہ نشیں۔ زُمَر زُمْرَةٌ کی جمع ہے جماعت۔ تِهَامَة علم اورتانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے مراد مکہ ہے اس کو تہامہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہاں دھوپ شدت سے پڑتی ہے اور وہاں کی زمین پست ہے یہ نجد کی ضد ہے۔ كَتِف شانہ جمع اَكْتَاف۔ شَامَة تل کو کہتے ہیں جمع شَامَات۔ اَلزَّعَامَة سرداری، شرف، قیادت اُبُثُ صیغہ واحد متکلم از آبَ اَوْبًا ومَآبًا (ن) لوٹنا۔ اَزْدَادُ فعل مضارع صیغہ واحد متکلم از اِزْدَادَ اِزْدِيَادًا (افتعال) زیادہ ہونا۔ كَفَلَ كَفَالَةً (ن) نان ونفقہ کا ضامن ہونا، کفیل ہونا، پرورش کرنا۔ وَلَدْنَاهُ (ض) ہم نے اسے پیدا کیا۔ مِرَارًا چند مرتبہ، سیف بن ذی یزن کے اس قول کی توجیہ یہ ہے کہ اس کے نسب میں ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی جدات تھیں گویا اس قول کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری جدات نے کئی بار اسے جنا ہے اسی معنی میں حسان بن ثابت کا یہ شعر بھی ہے ولقد ولدناه وفينا قبره، وفضول نعمته بنا لم نجحد اور کچھ لوگوں نے ولدناہ کو تشدید لام کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں وجدناہ کے معنی میں ہوگا اور ترجمہ یہ ہوگا کہ ہم نے کئی بار آسمانی کتابوں میں اس کا ذکر پایا ہے۔ اَلْعُرُض جانب، کنارہ، طرف يَضرب بهم الناس عن عُرض کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ ان کے ذریعے لوگوں کو ایک طرف سے مارے گا چنانچہ کہا جاتا ہے: خرجوا يضربون الناس عن عرض جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نکل کر مارنا شروع کر دیا اور یہ پروا نہیں کی کہ کس کو مار رہے ہیں اور کیوں مار رہے ہیں۔ الِاسْتِبَاحَة تباہ وبرباد کرنا۔ كَرِيْمَةٌ شریف، سردار، عزت دار حدیث شریف میں آیا: "اذا اتاكم كريمة قومه فاكرموه" جب تمہارے پاس اپنی قوم کا کوئی عزت دار آدمی آئے تو اس کا اعزاز واکرام کرو جمع كَرَائِم واضح رہے کہ كَرِيْمَة میں تا تانیث کے لیے نہیں بلکہ مبالغہ کے لیے ہے۔ دَحَرَ دُحُوْرًا (ف) دھتکارنا، دور کرنا۔

ترجمہ: عبدالمطلب کہنے لگے آپ ہی جیسا بادشاہ بھلائی کر کے خوش ہوتا ہے وہ کون سی خبر ہے؟ آپ پر ہم جیسے بادیہ نشیں گروہ در گروہ قربان ہوں، بادشاہ نے کہا جب مکہ میں وہ بچہ پیدا ہوگا جس کے ساتھ ایک عظیم نشانی ہوگی اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک (بڑا) تِل ہوگا

وہ لوگوں کا امام ہوگا اور اس کی بدولت قیامت تک تمہاری قیادت ہوگی، عبدالمطلب کہنے لگے آپ برائی سے دور رہیں بے شک میں وہ ساری بھلائی لے کر لوٹوں گا جو ایک (کامیاب) وفد لے کر لوٹتا ہے اگر بادشاہ کی ہیبت وجلالت اور عظمت مانع نہ ہوتی تو میں اس بشارت کے سلسلے میں بادشاہ سے اس چیز کا سوال کرتا جس سے میری مسرت میں اور اضافہ ہوا ابن ذی یزن نے کہا یہی یہ وقت ہے جس میں وہ بچہ پیدا ہوگا یا پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا نام محمد ﷺ ہے اس کے والدین انتقال کر جائیں گے دادا اور چچا اس کی پرورش کریں گے ہم نے اس کو کئی بار جنا ہے اللہ اسے کھلم کھلا مبعوث فرمائے گا اور ہمیں میں سے اس کے انصار (مددگار) بنائے گا، جن کے ذریعے وہ (مبعوث ہونے والا رسول) اپنے دوستوں کو عزت بخشے گا اور دشمنوں کو ذلیل فرمائے گا اور ان کے ذریعے ایک طرف سے لوگوں کو مارے گا اور ان کے ذریعے دنیا کے سورماؤں کو نیست و نابود کرے گا، وہ بتوں کو توڑے گا، آتش کفر کو بجھائے گا، رحمٰن کی عبادت کرے گا، شیطان کو دھتکار دے گا، اس کا قول فیصلہ کن اور حکم سراپا عدل ہوگا، نیکی کا حکم دے گا، برائی سے روکے گا اور اسے باطل کرے گا۔

فَقَالَ عَبْدُالمُطَّلِبِ: عَزَّ جَدُّكَ وَ عَلا كَعْبُكَ وَ دَامَ مُلْكُكَ وَ طَالَ عُمُرُكَ فَهٰذَا نِجَارِیُ فَهَلِ المَلِكُ سَارٍ لِّیُ بِإِفْصَاحٍ فَقَدْ أَوْضَحَ لِیُ بَعْضَ الإیْضَاحِ. فَقَالَ ابْنُ ذِیُ یَزَن: وَالْبَیْتِ ذِیُ الحُجُبِ، وَالْعَلامَاتِ عَلَی النُّقُبِ، إِنَّكَ یَا عَبْدَالمُطَّلِبِ لَجَدُّهُ غَیْرُ كَذِبٍ فَخَرَّ عَبْدُالمُطَّلِبِ سَاجِداً، فَقَالَ: ارْفَعْ رَأْسَكَ ثَلَجَ صَدْرُكَ، وَ عَلا أَمْرُكَ، فَهَلْ أَحْسَسْتَ شَیْئاً مِمَّا ذَكَرْتُ لَكَ؟ فَقَالَ أَیُّهَا المَلِكُ كَانَ لِیُ ابْنٌ وَ كُنْتُ بِهِ مُعْجَباً، وَ عَلَیْهِ رَفِیْقاً، فَزَوَّجْتُهُ كَرِیْمَةً مِنْ كَرَائِمِ قَوْمِهِ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، فَجَاءَ تْ بِغُلامٍ سَمَّیْتُهُ مُحَمَّداً، فَمَاتَ أَبُوْهُ وَأُمُّهُ، فَكَفَلْتُهُ أَنَا وَ عَمُّهُ قَالَ ابْنُ ذِیُ یَزَن: إِنَّ الَّذِیُ قُلْتُ لَكَ كَمَا قُلْتُ فَاحْتَفِظْ بِابْنِكَ وَاحْذَرْ عَلَیْهِ الیَهُوْدَ فَإِنَّهُمْ لَهُ أَعْدَاءٌ وَلَن یَّجْعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَیْهِ سَبِیْلاً وَاطْوِ مَا ذَكَرْتُ لَكَ دُوْنَ هٰؤُلاءِ الرَّهْطِ الَّذِیْنَ مَعَكَ، فَإِنِّیْ لَسْتُ آمَنُ أَنْ تَدْخُلَ لَهُمُ النَّفَاسَةُ، مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكُمُ الرِّیَاسَةُ فَیَطْلُبُوْنَ لَهُ الغَوَائِلَ، وَ

يَنصِبُونَ لَهُ الحَبائِلَ فَهُمْ فاعِلُونَ أو أبنَاءُهُمْ.

حل لغات: عَزَّ جدُّكَ تمہاری کوشش مشکور ہو۔ عَلا كَعْبُكَ تمہاری شان بلند ہو۔ نِجار حسب ونسب۔ سَارٍ بالإفصاح تفصیل سے بیان کرنے والا۔ حُجُب، حِجاب کی جمع ہے پردہ۔ الشُّعَب پہاڑی راستہ۔ ثَلِجَ ثَلَجًا (ن) ٹھنڈا ہونا، خوش ہونا۔ اِطْوِ فعل امر (ض) چھپاؤ۔ رَهْط قوم جمع أرْهُط وأراهِط تین سے دس تک کی جماعت کو رھط کہتے ہیں جس میں کوئی عورت شامل نہ ہو اس لفظ سے اس کا واحد نہیں آتا۔ آمَنُ صیغہ واحد متکلم (س) مطمئن ہوں النَّفَاسَة حسد اور کینہ۔ غَوائِل غائِلَةٌ کی جمع ہے مصیبت۔ حَبائِل حِبالَةٌ کی جمع ہے پھندا۔

ترجمہ: عبدالمطلب کہنے لگے (اے بادشاہ) آپ کی کوشش مشکور ہو اور آپ کی شان بلند ہو آپ کا ملک ہمیشہ رہے اور عمر دراز ہو یہ میرا ہی حسب ونسب ہے کیا بادشاہ میرے لیے مزید وضاحت کر سکتے ہیں اس لیے کہ آپ نے تھوڑی سی وضاحت کی ہے، ابن ذی یزن نے کہا غلافوں اور پہاڑی راستہ پر علامتوں والے خانۂ کعبہ کی قسم اے عبدالمطلب اس کے دادا تم ہو اس میں کوئی جھوٹ نہیں یہ سن کر عبدالمطلب سجدہ میں گر گئے بادشاہ نے کہا سر اٹھاؤ تمہارا سینہ ٹھنڈا ہو اور تمہارا معاملہ بلند ہو، کیا تم نے میری ذکر کردہ علامتوں میں سے کچھ محسوس کیا؟ عبدالمطلب کہنے لگے اے بادشاہ میرا ایک بیٹا تھا اس کو میں بہت چاہتا تھا اور میں اس پر بہت مہربان تھا میں نے اس کی شادی اس کی قوم کی ایک شریف عورت آمنہ بنت وہب سے کر دی اس نے ایک بچہ جنا، میں نے اس کا نام محمد رکھا اس کے ماں باپ انتقال کر چکے ہیں میں نے اور اس کے چچا نے اس کی پرورش کی ابن ذی یزن بول پڑا بیشک میں نے جو بات کہی ایسی ہی ہے جو تم نے کہی تو تم اپنے بیٹے کی حفاظت کرو اور اسے یہود سے بچاؤ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں اللہ تعالیٰ اس تک انہیں پہنچنے کی راہ نہیں بنائے گا اور چھپاؤ اپنے ان ساتھیوں سے اس (راز) کو جو میں نے تم سے بیان کیا، اس لیے کہ مجھے خوف ہے کہ ان کے دلوں میں حسد داخل ہو جائے کہ ریاست تمہیں حاصل ہونے والی ہے تو یہ اس کے لیے مصیبتوں کے خواہاں ہوں گے اور اس کے لیے پھندے بچھائیں گے (سازش کریں گے) تو وہ یا ان کی اولاد ایسا کرے گی۔

وَلَوْلَا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ الْمَوْتَ مُجْتَاحِي قَبْلَ مَبْعَثِهِ لَسِرْتُ بِخَيْلِي وَ رَجْلِي

حَتّٰی اَصِیْرَ بِیَثْرِبَ دَارَ مَمْلَکَتِہٖ، فَاِنِّی اَجِدُ فِی الْکِتَابِ النَّاطِقِ وَالْعِلْمِ السَّابِقِ اَنَّ یَثْرِبَ اِسْتِحْکَامُ اَمْرِہٖ وَ اَھْلُ نُصْرَتِہٖ وَ مَوْضِعُ قَبْرِہٖ، وَلَوْ لَا اَنِّی اَقِیْہِ الْآفَاتِ وَاَحْذَرُ عَلَیْہِ الْعَاھَاتِ لَاَعْلَنْتُ عَلٰی حَدَاثَۃِ سِنِّہٖ أَمْرَہٗ وَلَأَوْطَأْتُ أَسْنَانَ الْعَرَبِ عَقِبَہٗ وَلٰکِنِّی صَارِفٌ ذٰلِکَ اِلَیْکَ، عَنْ غَیْرِ تَقْصِیْرٍ بِمَنْ مَّعَکَ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ لِکُلِّ رَجُلٍ مِنْھُمْ بِعَشَرَۃِ اَعْبُدٍ، وَعَشَرَۃِ اِمَاءٍ، وَبِمِأَۃٍ مِّنَ الْأِبِلِ،وَحُلَّتَیْنِ مِنَ الْبُرُوْدِ،وَبِخَمْسَۃِ اَرْطَالٍ مِّنَ الذَّھَبِ، وَعَشَرَۃِ اَرْطَالٍ فِضَّۃً، وَ کِرْشٍ مَمْلُوْءٍ عَنْبَراً وَأَمَرَ لِعَبْدِالْمُطَّلِبِ بِعَشَرَۃِ اَضْعَافِ ذٰلِکَ، وَقَالَ لَہٗ اِذَاحَالَ الْحَوْلُ فَأْتِنِی .فَمَاتَ ابْنُ ذِیْ یَزَنَ قَبْلَ اَنْ یَّحُوْلَ الْحَوْلُ فَکَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ کَثِیْراً مَّا یَقُوْلُ لَا یَغْبِطُنِی رَجُلٌ مِّنْکُمْ بِجَزِیْلِ عَطَاءِ الْمَلِکِ،فَاِنَّہٗ اِلٰی نَفَادٍ وَلٰکِنْ لِّیَغْبِطُنِی بِمَایَبْقٰی لِیْ وَلِعَقِبِی مِنْ بَعْدِیْ ذِکْرُہٗ وَفَخْرُہٗ وَشَرَفُہٗ ٠ فَاِذَا قِیْلَ لَہٗ مَتٰی ذٰلِکَ؟قَالَ سَیُعْلَمُ وَلَوْبَعْدَ حِیْنٍ.

حل لغات: اِلاِجْتِیَاح ہلاک کرنا۔خَیل گھوڑوں کا گروہ مجازاً اس کا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے۔رَجُل ،رَاجِل کی جمع ہے یا پیادہ لوگ۔حَذِرَ حَذَرًا (س) ڈرنا۔عَاھَۃ، مصیبت جمع عَاھَات۔ وَطِیَ وَطْئًا (س) روندنا۔ اَسْنَان، سِنٌّ کی جمع،ہم عمر،یہاں اَسْنَان سے مراد اشراف واکابر ہیں،لسان العرب میں ہے:یقال فلان سن فلان اذا کان مثلہ فی السن وفی حدیث ابن ذی یزن لاوطئن اسنان العرب کعبہ یرید ذوی اسنانھم وھم الاکابر والاشراف۔ صَارِفٌ سپرد کرنے والا۔ تَقْصِیْر کوتاہی کرنا۔عَشَرَۃُ اِمَاءٍ دس باندیاں یہ جملہ درست نہیں صحیح عَشْرُاِمَاءٍ ہے۔حُلَّۃٌ جوڑا جمع حُلَل۔بُرُوْد، بُرْدٌ کی جمع ہے چادر اَلرِّطْل بارہ اوقیہ کا ایک وزن جمع اَرْطَال ۔کِرْشٌ خوشبو کا ڈبہ جمع اَکْرَاش و کُرُوْش۔ اَلْعَنْبَر ایک قسم کی خوشبو۔اَلضِّعْف دوچند جمع اَضْعَاف ۔حَالَ حَوْلًا (ن) گزرنا اور پورا ہونا، کہا جاتا ہے حَالَ عَلَیْہِ الْحَوْل اس پر پورا سال گزر گیا۔غَبَطَ غَبْطًا وَغِبْطَۃً (ض) رشک کرنا۔ نَفِدَ نَفَادًا (س) ختم ہونا، ہلاک ہونا۔اَلعَقِب جمع اَعْقَاب مراد بیٹا، پوتا وغیرہما ہیں۔

ترجمہ: اور اگر میں جانتا کہ اس کے مبعوث ہونے سے پہلے مجھے موت نہیں آئے گی تو میں

گھوڑ سواروں اور پاپیادوں کے ساتھ سفر کرتا یہاں تک کہ اس کے پایہ تخت یثرب میں پہنچتا، کیونکہ میں کتاب ناطق اور علم سابق میں پاتا ہوں کہ یثرب ہی میں اس کا سلسلہ کار مستحکم ہوگا وہیں اس کے اعوان وانصار ہوں گے اور وہیں اس کی آخری آرام گاہ ہوگی اگر میرا مقصد یہ نہ ہوتا کہ اسے آفات زمانہ سے محفوظ رکھوں اور مجھے اس کے متعلق حوادث دہر کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نوعمری ہی میں اس کے معاملے کا اعلان کر دیتا اور میں اشراف عرب کو اس کی اتباع میں روندڈالتا لیکن میں یہ کام تمہارے حوالہ کر رہا ہوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ذرا بھی کوتاہی نہ کرنا راوی کا بیان ہے پھر ان میں سے ہر ایک کو دس دس غلام اور دس دس باندیاں، سوسو اونٹ، دو دو چادر کا جوڑا، پانچ پانچ رطل سونا، دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرا ہوا برتن دینے کا حکم دیا اور عبد المطلب کے لیے اس کا دس گنا دینے کا حکم دیا اور ان سے کہا جب یہ سال ختم ہو جائے تو میرے پاس آنا مگر سال ختم ہونے سے پہلے ہی سیف بن ذی یزن نے داعی اجل کو لبیک کہا بسا اوقات عبدالمطلب کہا کرتے تھے اے قریش مجھ پر تم میں کا کوئی اس لیے رشک نہ کرے کہ بادشاہ نے مجھے بہت نوازا تھا کیونکہ وہ ختم ہو جانے والا ہے بلکہ مجھ پر رشک کرو اس بنیاد پر جس کا ذکر، فخر اور شرف میرے لیے اور میرے بعد والوں کے لیے باقی رہے گا جب آپ سے پوچھا جاتا کہ وہ کب ہوگا تو آپ جواب دیتے کہ ضرور وہ ایک دن جان لیا جائے گا اگرچہ کچھ وقت لگے۔

قِصَّةُ بَحِيْرىٰ

قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ: ثُمَّ اِنَّ اَبَاطَالِبٍ خَرَجَ فِي رَكْبٍ تَاجِراً اِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا تَهَيَّأَ لِلرَّحِيْلِ وَ أَجْمَعَ الْمَسِيْرَ صَبَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَزْعَمُوْنَ فَرَقَّ لَهٗ (اَبُوْطَالِبٍ) وَقَالَ وَاللّٰهِ لَأَخْرُجَنَّ بِهٖ مَعِيْ وَ لَايُفَارِقُنِيْ وَلَا أُفَارِقُهٗ أَبَدًا اَوْ كَمَا قَالَ فَخَرَجَ بِهٖ مَعَهٗ فَلَمَّا نَزَلَ الرَّكْبُ بُصْرٰى مِنْ أَرْضِ الشَّامِ وَبِهَا رَاهِبٌ يُقَالُ لَهٗ بَحِيْرىٰ فِيْ صَوْمَعَةٍ لَهٗ وَ كَانَ اِلَيْهِ عِلْمُ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ وَلَمْ يَزَلْ فِيْ تِلْكَ الصَّوْمَعَةِ مُنْذُ قَطُّ رَاهِبٌ اِلَيْهِ يَصِيْرُ عِلْمُهُمْ عَنْ كِتَابٍ فِيْهَا فِيْمَا يَزْعَمُوْنَ يَتَوَارَثُوْنَهٗ كَابِراً عَنْ كَابِرٍ فَلَمَّا نَزَلُوْا ذٰلِكَ الْعَامَ بِبَحِيْرىٰ وَ كَانُوْا كَثِيْراً مَّا

يَمُرُّوْنَ بِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَعْرِضُ لَهُمْ حَتّٰى كَانَ ذٰلِكَ الْعَامُ فَلَمَّا نَزَلُوْا بِهٖ قَرِيْباً مِّنْ صَوْمَعَتِهٖ صَنَعَ لَهُمْ طَعَاماً كَثِيْراً۔

حل لغات: رَكْب قافلہ یہ جمع ہے یا اسم جمع۔ رَحِیل روانگی۔ اَجْمَعَ الْمَسِیْر سفر کا عزم مصمم کیا۔ صَبَّ صَبَابَةً اِلَیْہِ (س) عاشق ہونا۔ رَقَّ رِقَّةً (ض) رحم کرنا۔ اَلْمُفَارَقَةُ (مفاعلت) جدا ہونا۔ تَھَیَّأَ (تفعل) آمادہ ہوا۔ رَاھِب پادری، گرجاؤں کا گوشہ نشین (جمع) رُھْبَان۔ صَوْمَعَة گرجا، عبادت خانہ (جمع) صَوَامِع۔ قَطُّ ظرف زمان ہے جو استغراق ماضی کے لیے آتا ہے اور نفی کے ساتھ خاص ہے۔ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ نسلا بعد نسل۔ مَرَّ مُرُوْرًا (ن) گزرنا۔ عَرَضَ یَعْرِضُ عَرْضًا لَہٗ (ض) لاحق ہونا مراد ملنا ہے۔

ترجمہ: ابن اسحاق نے کہا، پھر ابو طالب بغرض تجارت ایک قافلہ کے ساتھ ملک شام کی طرف نکلے تو جب آپ کوچ کرنے کے لیے آمادہ ہوئے اور سفر کا عزم مصمم کر لیا تو حضور ﷺ نے بھی ان کے ساتھ جانے کا اشتیاق ظاہر فرمایا جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے تو ابو طالب کا دل ان کے لیے پگھل گیا اور بولے خدا کی قسم میں اسے اپنے ساتھ ضرور لے جاؤں گا نہ وہ مجھ سے جدا ہو سکتا ہے اور نہ میں اس سے جدا ہو سکتا ہوں یا جیسا بھی انہوں نے کہا، چنانچہ ابو طالب اپنی معیت میں حضور کو لے کر روانہ ہوئے جب قافلہ سرزمین شام کے مقام بصری میں فروکش ہوا تو وہاں ایک راہب اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا جسے بحیرا کہتے تھے یہ راہب علم نصرانیت سے پوری طرح واقف تھا لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ہمیشہ اس صومعہ میں کوئی راہب ہوتا جس تک اس (صومعہ) کے اندر (رکھی ہوئی) کتاب کے بارے میں (سابقہ) راہبوں کا علم پہنچتا اور وہ نسلاً بعد نسلٍ اس کے وارث ہوتے، جب یہ قافلہ اس سال راہب کے صومعہ کے قریب اترا حالانکہ پہلے بھی بارہا قافلے اس کے پاس سے گذرتے رہتے لیکن یہ راہب اہل قافلہ سے گفتگو نہ کرتا اور نہ ہی ان کے سامنے آتا حتی کہ اس سال جب وہ اس صومعہ کے قریب اترے تو اس نے ان کے لیے کثیر کھانا بنایا۔

وَ ذٰلِكَ فِيْمَا يَزْعَمُوْنَ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ وَهُوَ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ يَزْعَمُوْنَ أَنَّهٗ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ فِي الرَّكْبِ حِيْنَ أَقْبَلُوْا وَغَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ مِنْ بَيْنِ

الْقَوْمِ قَالَ ثُمَّ اَقْبَلُوْا فَنَزَلُوْا فِی ظِلِّ شَجَرَةٍ قَرِيْباً مِّنْهُ فَنَظَرَ اِلٰى الْغَمَامَةِ حِيْنَ أَظَلَّتِ الشَّجَرَةُ وَتَهَصَّرَتْ أَغْصَانُ الشَّجَرَةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اسْتَظَلَّ تَحْتَهَا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ بَحِيْرىٰ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ ثُمَّ أَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّی قَدْ صَنَعْتُ لَكُمْ طَعَامًا يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَاَنَا اُحِبُّ أَنْ تَحْضُرُوا كُلُّكُمْ صَغِيْرُكُمْ وَ كَبِيْرُكُمْ وَعَبْدُكُمْ وَحُرُّكُمْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْهُم وَاللّٰهِ يَا بَحِيْرىٰ اِنَّ لَكَ لَشَاناً الْيَوْمَ فَمَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا بِنَا وَقَدْ كُنَّا نَمُرُّ بِكَ كَثِيْراً فَمَا شَانُكَ الْيَوْمَ؟ قَالَ بَحِيْرىٰ صَدَقْتَ قَدْ كَانَ مَاتَقُوْلُ وَلٰكِنَّكُمْ ضَيْفٌ، وَقَدْ اَحْبَبْتُ أَنْ اُكْرِمَكُمْ وَأَصْنَعَ لَكُمْ طَعَاماً فَتَاكُلُوا مِنْهُ كُلُّكُم.

حل لغات: اَقْبَلَ اِقْبَالاً (افعال) آنا۔ غَمَامَةٌ بادل کا ٹکڑا جمع غَمَائِمُ ۔ اَظَلَّ اِظْلَالاً (افعال) سایہ کرنا۔ ظِلّ سایہ (جمع) ظِلَال ۔ تَهَصَّرَ (تفعل) جھک گیا۔ اِسْتَظَلَّ (استفعال) سایہ حاصل کیا۔ ضَيْف مہمان جمع ضُيُوْف وَ اَضْيَاف واحد اور جمع دونوں کے لیے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ مَعْشَر جماعت، گروہ (جمع) مَعَاشِر۔

ترجمہ: لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسی چیز کے سبب تھا جسے اس نے اپنے صومعہ کے اندر سے دیکھا تھا لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے اپنے صومعہ سے سرکار کو قافلہ کے اندر دیکھا کہ جب قافلہ آرہا تھا تو پوری قوم کے درمیان صرف آپ کے اوپر بادل کا ٹکڑا سایہ کیے ہوئے تھا۔ راوی کا بیان ہے پھر لوگ آئے اور قریب ہی کے ایک درخت کے سایہ میں ٹھہر گئے تو اس نے بادل کے ٹکڑے کو دیکھا جب درخت سایہ فگن تھا اور درخت کی شاخیں سرکار کے اوپر جھکی ہوئی تھیں یہاں تک کہ سرکار اس کے سائے تلے آگئے، بحیرا یہ منظر دیکھ کر اپنے عبادت خانہ سے باہر نکلا اور انھیں یہ کہہ کر بلا بھیجا کہ اے گروہ قریش میں نے تم لوگوں کے لیے کھانا تیار کیا ہے اور میری خواہش یہ ہے کہ تم میں کا چھوٹا بڑا، غلام، آزاد ہر ایک کھانے میں شریک ہو قافلہ کے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اے بحیرا آج تمہارا (عجیب) معاملہ ہے، کیوں کہ تم پہلے ہمارے ساتھ یہ سلوک نہیں کرتے تھے حالانکہ ہم تمہارے پاس سے بارہا گزرے ہیں تو پھر آج تمہارا کیا حال ہے؟ بحیرا نے کہا تم سچ کہہ رہے ہو بات وہی ہے جو تم کہہ رہے ہو لیکن تم ہمارے مہمان ہو اور میری

خواہش یہ ہے کہ میں تمہاری تعظیم وتکریم کروں اور تمہارے لیے کھانا بناؤں تا کہ تم سب لوگ اسے کھاؤ۔

فَاجْتَمَعُوا اِلَيْهِ وَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ لِحَدَاثَةِ سِنِّهٖ فِي رِحَالِ الْقَوْمِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا نَظَرَ بَحِيْرىٰ فِي الْقَوْمِ لَمْ يَرَ الصِّفَةَ الَّتِي يَعْرِفُ وَيَجِدُ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ عَنْ طَعَامِي قَالُوا لَهٗ يَا بَحِيْرىٰ مَا تَخَلَّفَ عَنْكَ اَحَدٌ يَنْبَغِي لَهٗ اَنْ يَّاتِيَكَ اِلَّا غُلَامٌ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَتَخَلَّفَ فِي رِحَالِهِمْ فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا اُدْعُوْهُ فَلْيَحْضُرْ هٰذَا الطَّعَامَ مَعَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَعَ الْقَوْمِ وَ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰى إِنْ كَانَ لَلُؤْمٌ بِنَا أَنْ يَّتَخَلَّفَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ طَعَامٍ مِّنْ بَيْنِنَا ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ فَاحْتَضَنَهٗ وَأَجْلَسَهٗ مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَآهُ بَحِيْرىٰ جَعَلَ يَلْحَظُهٗ لَحْظًا شَدِيْدًا وَيَنْظُرُ اِلٰى أَشْيَاءَ مِنْ جَسَدِهٖ قَدْ كَانَ يَجِدُهَا ۔

حل لغات: تَخَلَّفَ تَخَلُّفاً (تفعل) پیچھے رہنا۔ حَدَاثَةُ السِّنّ نوعمری، حَدِيْثُ السِّنّ نوعمر کو کہا جاتا ہے۔ رِحَال، رَحْل کی جمع قیام گاہ، مسکن۔ لَلُؤْم لام تاکید کے لیے ہے اور لُؤْم مصدر ہے (ک) دنی الاصل ہونا، ذلیل ہونا۔ اِحْتَضَنَ (افتعال) گود میں اٹھالیا۔ لَحَظَ لَحْظًا (ف) ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔

ترجمہ: چنانچہ سب اہل قافلہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور نبی پاک ﷺ کم سن ہونے کی وجہ سے درخت کے نیچے قیام گاہ پر پیچھے رہے، جب بحیرا نے سب مہمانوں کو دیکھا تو اس صفت کو نہ پایا جسے جانتا تھا اور اپنے پاس پاتا تھا تو اس نے کہا اے گروہ قریش تم میں کا کوئی کھانے سے پیچھے نہ رہے قافلہ والوں نے کہا اے بحیرا جن کو آنا تھا سب آ گئے ہیں کوئی پیچھے نہیں رہا سوائے ایک نوعمر بچے کے جو قیام گاہ پر رہ گیا ہے اس نے کہا تم ایسا نہ کرو اسے بھی بلاؤ تا کہ وہ بھی تمہارے ساتھ شریک طعام ہو راوی کا بیان ہے کہ قریش میں سے ایک شخص جو قوم کے ساتھ تھا اس نے کہا کہ لات وعزی کی قسم بیشک ہمیں زیب نہیں دیتا کہ عبداللہ ابن عبدالمطلب کے فرزند ہمارے

درمیان کھانے سے پیچھے رہیں پھر وہ گیا اور ان کو گود میں لا کر قوم کے ساتھ بٹھا دیا، بحیرا نے جب آپ کو دیکھا تو خوب غور سے آپ کو دیکھنے لگا اور آپ کے جسم اطہر میں موجود ان چیزوں کی طرف دیکھنے لگا، جنہیں وہ اپنے پاس پاتا تھا۔

فَقَالَ (لَہٗ) یَا غُلَامُ أَسْئَلُکَ بِحَقِّ اللّٰاتِ وَالْعُزّٰی إِلَّامَا أَخْبَرْتَنِی عَمَّا أَسْأَلُکَ عَنْہُ وَإِنَّمَا قَالَ لَہٗ بَحِیْرٰی ذٰلِکَ لِأَنَّہٗ سَمِعَ قَوْمَہٗ یَحْلِفُوْنَ بِھِمَا فَزَعَمُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ (لَہٗ) لَا تَسْأَلْنِی بِاللَّاتِ وَ الْعُزّٰی فَوَاللّٰہِ مَا اَبْغَضْتُ شَیْئاً قَطُّ بُغْضَھُمَا فَقَالَ لَہٗ بَحِیْرٰی فَبِاللّٰہِ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِی عَمَّا أَسْأَلُکَ عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ سَلْنِی عَمَّا بَدَالَکَ فَجَعَلَ یَسْأَلُہٗ عَنْ أَشْیَاءَ مِنْ حَالِہٖ فِی نَوْمِہٖ وَ ھَیْئَتِہٖ وَ أُمُوْرِہٖ فَجَعَلَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ ﷺ یُخْبِرُہٗ فَیَتَوَافَقُ ذٰلِکَ مَا عِنْدَ بَحِیْرٰی مِنْ صِفَتِہٖ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰی ظَھْرِہٖ فَرَأٰی خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ عَلٰی مَوْضِعِہٖ مِنْ صِفَتِہٖ الَّتِی عِنْدَہٗ .فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلٰی عَمِّہٖ أَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ لَہٗ مَا ھٰذَاالْغُلَامُ مِنْکَ قَالَ ابْنِیْ قَالَ لَہٗ بَحِیْرٰی مَاھُوَ بِابْنِکَ وَمَایَنْبَغِی لِھٰذَاالْغُلَامِ اَنْ یَّکُونَ اَبُوْہُ حَیّاً قَالَ فَإِنَّہٗ ابْنُ اَخِیْ قَالَ فَمَافَعَلَ اَبُوْہُ قَالَ مَاتَ وَأُمُّہٗ حُبْلٰی بِہٖ قَالَ صَدَقْتَ فَارْجِعْ بِابْنِ أَخِیْکَ اِلٰی بَلَدِہٖ وَاحْذَرْ عَلَیْہِ الْیَھُودَ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ رَأَوْہُ وَعَرَفُوْا مِنْہُ مَاعَرَفْتُ لَیَبْغُنَّہٗ شَرّاً فَإِنَّہٗ کَائِنٌ لَابْنِ أَخِیْکَ ھٰذَاشَانٌ عَظِیْمٌ فَأَسْرِعْ بِہٖ إِلٰی بِلَادِہٖ.

حل لغات: اَبْغَضَ (افعال) اس نے دشمنی کی، نفرت کی۔ بَدَابُدُوّاً (ن) ظاہر ہونا۔ تَوَافَقَ تَوَافُقاً (تفاعل) ایک دوسرے کے موافق ہونا۔ ظَھْر پشت (جمع) اَظْھُر۔ کَتِف شانہ (ج) اَکْتَاف۔ خَاتَم مہر۔ اَقْبَلَ اِقْبَالاً (افعال) متوجہ ہونا۔ حُبْلٰی حاملہ عورت (جمع) حُبْلَیَات۔ حَذِرَ حَذَرًا (س) چوکنا رہنا۔ لَیَبْغُنَّہٗ لام تاکید با نون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر غائب ضرور وہ اس کے لیے چاہیں گے۔ اِلاسْرَاع باصلہ کے ساتھ جلد لے جانا۔

ترجمہ: چنانچہ اس نے آپ سے کہا اے بچے میں تمہیں لات وعزی کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جس چیز کے بارے میں تم سے پوچھوں گا تم مجھے اس کا جواب دو گے بحیرا نے یہ بات آپ سے اس لیے کہی تھی کہ آپ کی قوم کو لات وعزی کی قسم کھاتے ہوئے سنا تھا لوگوں کا بیان

ہے کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا مجھے لات وعزی کا واسطہ دے کر کوئی بات نہ پوچھو خدا کی قسم جتنی مجھے ان سے نفرت ہے اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہے بحیرا بولا تو پھر میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں مجھے اس کا جواب دو، جس کے بارے میں میں تم سے پوچھوں حضور نے فرمایا اب جو تمہارا جی چاہے پوچھو وہ حضور ﷺ سے آپ کی نیند، ہیئت اور دوسرے کچھ امور کے بارے میں سوال کرنے لگا حضور جواب ارشاد فرماتے رہے حضور کا جواب ان صفات کے مطابق ہوتا جو نبی آخر الزماں ﷺ کے بارے میں اس کے پاس موجود تھیں پھر اس نے آپ کی پشت مبارک کی طرف دیکھا تو اسے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت اسی جگہ اسی صفت پر نظر آئی جیسی اس کے پاس تھی جب بحیرا سوال سے فارغ ہو گیا تو ابو طالب کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا اس بچہ کا آپ سے کیا رشتہ ہے؟ آپ نے کہا یہ میرا بیٹا ہے بحیرا نے کہا یہ آپ کا بیٹا نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا باپ زندہ موجود ہو سکتا ہے ابو طالب نے کہا یہ میرا بھتیجا ہے اس نے پوچھا اس کا باپ کہاں ہے آپ نے فرمایا کہ باپ کا انتقال اسی وقت ہو گیا جبکہ یہ شکم مادر میں تھا اس نے کہا آپ نے سچ کہا آپ اپنے بھتیجے کو لیکر وطن واپس لوٹ جائیں اور یہودیوں سے ہر وقت ہوشیار رہیں، بخدا اگر انہوں نے اسے دیکھ لیا اور انھیں ان نشانیوں کا علم ہو گیا جن کا علم مجھے ہوا ہے تو وہ اسے ضرر پہنچانا چاہیں گے، بلاشبہ آپ کے اس بھتیجے کی بڑی شان ہو گی تو بہت جلد اسے لے کر اس کے وطن چلے جائیے۔

صِفَاتٌ لِلنَّبِی ﷺ

اِنَّ أَوَّلَ قَائِمٍ بِاَمْرِ الْأُمَّةِ النَّبِیُّ ﷺ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ فَبَلَّغَ الرِّسَالَةَ وَجَاهَدَ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَنَصَحَ الْاُمَّةَ وَ عَبَدَ رَبَّهٗ حَتّٰی أَتَاهُ الْیَقِیْنُ فَهُوَ أَفْضَلُ الْخَلْقِ وَ أَشْرَفُ الرُّسُلِ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَحَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَصَاحِبُ الشَّفَاعَةِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحْتَ لِوَاءِهٖ فَهُوَ خَیْرُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اُمَّتُهٗ خَیْرُ الْاُمَمِ وَ أَصْحَابُهٗ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ وَمِلَّتُهٗ أَشْرَفُ الْمِلَلِ لَهُ الْمُعْجِزَاتُ الْبَاهِرَةُ وَ

اَلْخُلُقُ الْعَظِیْمُ وَالْعَقْلُ الْکَامِلُ الْجَسِیْمُ وَالنَّسَبُ الْأَشْرَفُ وَالْجَمَالُ الْمُطْلَقُ وَالْکَرَمُ الْأَوْفَرُ وَالشَّجَاعَةُ التَّامَّةُ وَالْحِلْمُ الزَّائِدُ وَالْعِلْمُ النَّافِعُ وَالْعَمَلُ الْاَرْفَعُ وَالْخَوْفُ الْأَکْمَلُ وَالتَّقْوٰی الْبَاهِرَةُ فَهُوَ أَفْصَحُ الْخَلْقِ وَأَکْمَلُهُمْ فِیْ کُلِّ صِفَاتِ الْکَمَالِ وَاَبْعَدُ الْخَلْقِ عَنِ الدَّنَاآتِ وَ النَّقَائِصِ وَفِیهِ قَالَ الشَّاعِرُ:

لَمْ یَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ
اَبَداً وَّعِلْمِی أَنَّهٗ لَا یَخْلُقُ

حل لغات: اَوَّلَ قَائِم یہ ترکیب اضافی اِنَّ کا اسم ہے، بِاَمْرِ الْاُمَّة، قَائِم سے متعلق ہے اور اَلنَّبِیُّ، اِنَّ کی خبر ہے۔ قَائِم اسم فاعل (ن) والی، منتظم۔ فَتْرَة دو نبیوں کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے اسے فترت سے تعبیر کرتے ہیں۔ بَلَّغَ تَبْلِیْغاً (تفعیل) پہنچانا۔ اَلرِّسَالَة پیغام (جمع) رَسَائِل۔ نَصَحَ نُصْحاً (ف) خیر خواہی کرنا۔ یَقِیْن موت۔ حَامِل اٹھانے والا۔ اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْد یہ وہ مقام ہے جہاں اگلے پچھلے سب سرکار کی تعریف کریں گے۔ اَلْحَوْضُ الْمَوْرُوْد وہ حوض جس کے پاس آیا جائے، مراد حوض کوثر ہے۔ لِوَاء جھنڈا جمع اَلْوِیَة وَ اَلْوِیَات۔ لَهُ الْمُعْجِزَاتُ الْبَاهِرَة الخ، لَهٗ خبر مقدم ہے اور اَلْمُعْجِزَات الْبَاهِرَة سے لے کر اَلتَّقْوٰی الْبَاهِرَة تک بطریق عطف مبتدا موخر ہے۔ اَلْبَاهِرَة اسم فاعل، صیغہ واحد مونث از بَهَرَ بَهْراً (ف) فائق ہونا، غالب ہونا، روشن ہونا۔ اَلْکَرَم سخاوت۔ اَلْاَوْفَر کامل، تام، مکمل۔ اَلْحِلْم بردباری۔ دَنَاآت، دَنَائَة کی جمع ہے رذیل اور گھٹیا چیز۔ اَلنَّقِیْصَة بری خصلت (جمع) نَقَائِص۔

ترجمہ: بیشک پہلی وہ ہستی جو امت کے معاملات کی والی ہوئی نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ ہے جن کو اللہ تعالی نے سلسلۂ رسالت کے منقطع ہونے کے بعد سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا چنانچہ آپ نے پیغام الہی کو (امت تک) پہنچا دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا جیسا جہاد کا حق تھا امت کی خیر خواہی کی اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ اپنے معبود حقیقی سے جا ملے تو آپ تمام مخلوق میں سب سے افضل، تمام رسولوں سے اشرف، نبی رحمت، متقیوں کے امام، لواء الحمد کو اٹھانے والے، شفاعت، مقام محمود اور حوض کوثر کے مالک، آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والے سارے لوگ بروز قیامت آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے آپ

تمام نبیوں میں بہتر آپ کی امت تمام امتوں سے بہتر آپ کے صحابہ انبیا کے بعد سب لوگوں سے افضل، آپ کا دین تمام ادیان و مذاہب سے بلند و بالا آپ کے روشن وتاباں معجزات ہیں، آپ خلق عظیم پر فائز ہیں آپ کو کامل اور زبردست عقل عطا کی گئی آپ کا نسب سب سے اشرف ہے، آپ جمال مطلق، کرم وافر، مکمل بہادری، زائد بردباری، نفع بخش علم، بلند و بالا عمل، کامل خوف اور واضح تقوی کے مالک ہیں۔ آپ مخلوق میں سب سے زیادہ فصیح، اور صفات کمال میں سب سے زیادہ کامل، رذیل اور گھٹیا چیزوں سے بہت دور تھے آپ ہی کے متعلق شاعر نے کہا ہے کہ

اللہ نے محمد ﷺ کی طرح کبھی کسی کو پیدا نہیں کیا
اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی پیدا نہیں کرے گا

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي بَيْتِهِ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ أَيْ فِي خِدْمَتِهِمْ وَكَانَ يُفَلِّي ثَوْبَهُ وَيَرْقَعُهُ وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ وَيَعْلِفُ نَاضِحَهُ وَيَقُمُّ الْبَيْتَ أَيْ يَكْنُسُهُ وَيَعْقِلُ الْبَعِيرَ وَيَاكُلُ مَعَ الْخَادِمِ وَيَعْجِنُ مَعَهَا وَيَحْمِلُ بِضَاعَتَهُ مِنَ السُّوْقِ، وَكَانَ ﷺ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ وَقَدْ قَالَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ سُنَّتِهِ فَقَالَ الْمَعْرِفَةُ رَأْسُ مَالِيْ وَالْحُبُّ أَسَاسِي وَالشَّوْقُ مَرْكَبِي وَذِكْرُ اللّٰهِ أَنِيْسِيْ وَالْحُزْنُ رَفِيْقِيْ وَالْعِلْمُ سِلَاحِيْ وَالصَّبْرُ رِدَائِي وَالرِّضَا غَنِيْمَتِي وَالْفَقْرُ فَخْرِيْ وَالزُّهْدُ حِرْفَتِيْ وَالْيَقِيْنُ قُوَّتِيْ وَالصِّدْقُ شَفِيْعِي وَالطَّاعَةُ حَسْبِي وَالْجِهَادُ خُلُقِي وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ، وَأَمَّا حِلْمُهُ وَجُوْدُهُ وَشَجَاعَتُهُ وَحَيَاءُهُ وَحُسْنُ عِشْرَتِهِ وَشَفْقَتُهُ وَرَأْفَتُهُ وَرَحْمَتُهُ وَبِرُّهُ وَعَدْلُهُ وَوَقَارُهُ وَصَبْرُهُ وَهَيْبَتُهُ وَثِقَتُهُ وَبَقِيَّةُ خِصَالِهِ الْحَمِيْدَةِ الَّتِي لَاتَكَادُ تُحْصَرُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا.

حل لغات: مِهْنَة خدمت جمع مِهَن و مُهَن ۔ فلیٰ یُفَلِّی تَفْلِیَةً (تفعیل) جوئیں نکالنا۔ رَقَعَ یَرْقَعُ رَقْعًا (ف) پیوند لگانا۔ خَصَفَ خَصْفًا (ض) سینا۔ عَلَفَ عَلْفًا (ض) چارہ دینا۔ نَاضِح اس اونٹ کو کہتے ہیں جس پر سیرابی کے لیے پانی لایا جاتا ہے۔ قَمَّ، یَقُمُّ قَمًّا (ن) جھاڑو دینا۔ عَقَلَ عَقْلًا (ن ض) باندھنا۔ عَجَنَ عَجْنًا (ن، ض) آٹا گوندھنا۔ بِضَاعَة اس مال کو

کہتے ہیں جو تجارت کے لیے تیار کیا جائے جمع بِضَائِع ۔ مُتَوَاصِل اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (تفاعل) مسلسل اور لگاتار کسی کام کو انجام دینے والا۔ اَلْاَحْزَان، حُزْن کی جمع بمعنی رنج و غم۔ مُتَوَاصِلُ الْاَحْزَان پیہم رنج و غم والا۔ دَائِمُ الْفِکْر ہمیشہ فکر مند رہنے والا۔ رَأْسُ الْمَال سرمایہ اور پونجی کو کہتے ہیں۔ اَسَاس بنیاد۔ مَرْکَب سواری۔ اَنِیْس جس سے انس حاصل ہو، ہمدم۔ سِلَاح ہتھیار (جمع) اَسْلِحَة۔ رِدَاء چادر (جمع) اَرْدِیَة ۔ اَلْحِرْفَة پیشہ۔ حَصَرَ حَصْراً (ن،ض) گھیرنا، شمار کرنا۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف فرما ہوتے تو گھر والوں کی خدمت میں لگے رہتے، اپنے کپڑے سے جوئیں نکالتے اور اس میں پیوند لگاتے، اپنے نعلین مبارک کو سلتے اور اپنے کام خود انجام دیتے، جو اونٹ پانی کے کام میں لایا جاتا اسے چارہ ڈالتے، گھر میں جھاڑو دیتے، اونٹ کو باندھتے، خادم کے ساتھ کھانا کھاتے اور میرے ساتھ آٹا گوندھتے، اپنا سامان بازار سے خود خرید کر لاتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برابر غمگین اور فکر مند رہتے تھے (معلوم ہوتا کہ) آپ کے لیے راحت نہیں ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سنت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ معرفت میرا سرمایہ ہے، محبت میرا دستور اساسی ہے، شوق میری سواری ہے، ذکر الٰہی میرا ہمدم حزن و ملال میرا دوست، علم میرا ہتھیار، صبر میری چادر، رضائے الٰہی میری غنیمت، فقر میرا فخر، زہد میرا پیشہ، یقین میری قوت، صدق میرا شفیع، طاعت میرا شرف، جہاد میری عادت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے" الغرض ان کے اندر بردباری، سخاوت و شجاعت، شرم و حیا، حسن سلوک، شفقت و محبت، رافت، رحمت، نیکی، عدل و انصاف، عزت و وقار، صبر و ضبط، ہیبت و خشیت، اعتماد و وثوق اور دیگر اوصاف حمیدہ اس قدر ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔

نَبِیٌّ یَرٰی مَا لَا یَرَی النَّاسُ

(حسان بن ثابت)

(۱) لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْھُمْ نَبِیُّھُمْ وَقُدِّسَ مَنْ یَّسْرِیْ إِلَیْھِمْ وَ یَغْتَدِیْ

(۲)	تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَضَلَّتْ عُقُوْلُهُمْ	وَ حَلَّ عَلٰی قَوْمٍ بِنُوْرٍ مُجَدَّدٖ
(۳)	هَدَاهُمْ بِهٖ بَعْدَ الضَّلَالَةِ رَبُّهُمْ	وَأَرْشَدَهُمْ مَنْ يَّتْبَعِ الْحَقَّ يُرْشَدٖ
(۴)	وَهَلْ يَسْتَوِی ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَكَّعُوا	عَمیً وَّ هُدَاةٌ يَهْتَدُوْنَ بِمُهْتَدِی
(۵)	لَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلٰی اَهْلِ يَثْرِبَ	رِكَابُ هُدًی حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِاَسْعُدٖ
(۶)	نَبِیٌّ يَرٰی مَالَا يَرَی النَّاسُ حَوْلَهٗ	وَيَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ فِی كُلِّ مَسْجِدٖ
(۷)	وَ اِنْ قَالَ فِی يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ	فَتَصْدِيْقُهَا فِی الْيَوْمِ اَوْفِی ضُحَی غَدٖ
(۸)	لِيَهْنِ اَبَابَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهٖ	بِصُحْبَتِهٖ مَنْ يُّسْعِدِ اللّٰهُ يَسْعَدٖ

حل لغات: خَابَ خَيْبَةً (ض) خائب وخاسر ہونا۔ قُدِّسَ فعل ماضی مجہول (تفعیل) پاک کرنا۔ اِغْتَدیٰ اِغْتِدَاءً (افتعال) صبح میں آنا یا جانا، مراد مطلقا آمد و رفت ہے۔ سَریٰ سُریً (ض) جانا۔ تَرَحَّلَ (تفعل) کوچ کیا۔ ضَلَّ ضَلَالًا (ض) گمراہ ہونا۔ هَدیٰ هِدَايَةً (ض) راستہ دکھانا۔ الِاِرْشَاد (افعال) راہ دکھانا۔ رَشَدَ رُشْدًا (ن) ہدایت پانا۔ حَلَّ يَحُلُّ حُلُوْلًا (ن، ض) اترنا۔ ضُلَّال، ضَالٌّ کی جمع گمراہ۔ تَسَكُّع (تفعل) حیران ہونا۔ هُدَاة، هَادِیْ کی جمع ہے راستہ دکھانے والا۔ رِكَاب سواری کے اونٹ کو کہتے ہیں اس کا واحد رَاحِلَة آتا ہے۔ السَعْد برکت جمع اَسْعُد۔ الضُّحیٰ چاشت۔ لِيَهْنِ امر غائب (ض) مبارک ہو۔ الِاِسْعَاد (افعال) نیک بخت بنانا۔ سَعِدَ سَعَادَةً (س) نیک بخت ہونا۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ جس قوم سے نبی تشریف لے گئے وہ نامراد ہوگئی اور مقدس ہیں وہ لوگ جن کے پاس نبی صبح و شام آتے جاتے ہیں ﴿۲﴾ ایک قوم سے اللہ کے رسول نے کوچ کیا تو اس قوم کی مت ماری گئی اور دوسری قوم کے پاس وہ نئے نور کے ساتھ قیام پذیر ہوئے ﴿۳﴾ اللہ نے انہیں رسول کی برکت سے گمراہی کے بعد ہدایت دی اور سیدھا راستہ دکھایا اور جو حق کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا ﴿۴﴾ کیا برابر ہو سکتے ہیں قوم کے وہ گمراہ لوگ جو گمراہی اور تاریکی میں سرگرداں ہیں اور وہ رہنما جو ایک ہدایت یافتہ (رسول اللہ ﷺ) کے ذریعے ہدایت پارہے ہیں ﴿۵﴾ اس رسول خدا کے نزول اجلال فرمانے کی وجہ سے اہل یثرب پر ہدایت کی سواریاں خیر و برکت لے کر اتریں ﴿۶﴾ لوگ اپنے گرد و پیش جو کچھ نہیں دیکھ سکتے نبی وہ سب

کچھ دیکھ لیتے ہیں اور ہر مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں (یعنی ان کے حکم سے ہر مجلس میں تلاوت کی جاتی ہے ﴿۷﴾ اگر آپ کسی دن کسی غائب چیز کے متعلق پیشین گوئی کر دیں تو اسی دن یا آئندہ کل اس کی تصدیق ہو جاتی ہے ﴿۸﴾ ابوبکر صدیق کو سرکار کی صحبت سے (حاصل ہونے والی) خوش بختی مبارک ہو جسے اللہ سعادت دے وہ سعادت مند ہوگا

كَيْفَ كَانَ الصَّحَابَةُ يُعَظِّمُوْنَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِّقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتّٰى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا لِّقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوْا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ .

حل لغات: طَلِيْعَة مقدمۃ الجیش واحد اور جمع دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جمع طلائع۔ فَخُذُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے اَخَذَ يَأْخُذُ أَخْذًا (ن) لینا، پکڑنا، اختیار کرنا۔ شَعَرَ شُعُوْرًا (ن،ک) بہ جاننا، محسوس کرنا۔ قَتَرَة گرد وغبار۔ رَكَضَ رَكْضًا (ن) ایڑ لگانا۔ أَنْذَرَ إِنْذَارًا و نَذِيْرًا (افعال) بتانا، جتلانا، انجام سے ڈرانا، دوسرا مصدر غیر قیاسی ہے۔ ثَنِيَّة گھاٹی جمع ثَنَايَا۔ هَبَطَ هُبُوْطًا (ن،ض) اترنا۔ بَرَكَ بُرُوْكًا (ن) اونٹ کا بیٹھنا۔ حَلْ حَلْ اونٹنی کو ڈانٹنے کے لیے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ أَلَحَّتْ (افعال) اڑی رہی، جگہ پکڑ لی۔ خَلَأَ خُلُوْءً (ف) اڑ جانا، جگہ سے نہ ٹلنا۔ اَلْقَصْوَاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی۔ حَابِسُ الْفِيْل ہاتھی کو روکنے والا مراد اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ: مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے ان میں سے ہر ایک دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتے ہیں دونوں کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانہ میں مدینہ سے چلے

ابھی لوگ راستے ہی میں تھے کہ نبی پاک علیہ وسلم صلی اللہ نے فرمایا خالد بن ولید قریش کے سواروں کے ساتھ غمیم میں مقدمۃ الجیش بن کر ہے تم لوگ داہنی طرف مڑ کر چلو بخدا خالد بن ولید کو ان حضرات کی خبر نہ ہوئی کہ اچانک اس نے لشکر کے گرد وغبار کو دیکھا تو سواری دوڑاتے ہوئے قریش کو بتانے کے لیے چلا اور نبی پاک علیہ وسلم صلی اللہ چلتے رہے جب اس گھاٹی پر پہنچے جس سے ان پر اترتے ہیں تو حضور کی سواری اڑ گئی لوگوں نے حل حل کہا مگر وہ زمین سے چپک گئی اب لوگوں نے کہا قصوا اڑ گئی، قصوا اڑ گئی اس پر نبی علیہ وسلم صلی اللہ نے فرمایا قصوا (اڑی) تھکی نہیں ہے اور نہ یہ اس کی عادت ہے مگر اس کو اسی نے روکا ہے جس نے ہاتھی کو روکا تھا۔

ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَایَسْئَلُوْنِیْ خُطَّۃً یُعَظِّمُوْنَ فِیْھَا حُرُمَاتِ اللّٰہِ اِلَّا اَعْطَیْتُھُمْ اِیَّاھَا ثُمَّ زَجَرَھَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْھُمْ حَتّٰی نَزَلَ بِاَقْصَی الْحُدَیْبِیَۃِ عَلٰی ثَمَدٍ قَلِیْلِ الْمَاءِ یَتَبَرَّضُہُ النَّاسُ تَبَرُّضاً فَلَمْ یُلْبِثْہُ النَّاسُ حَتّٰی نَزَحُوْہُ وَشُکِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَھْماً مِنْ کِنَانَتِہٖ ثُمَّ اَمَرَھُمْ اَنْ یَّجْعَلُوْہُ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ مَازَالَ یَجِیْشُ لَھُمْ بِالرِّیِّ حَتّٰی صَدَرُوْا عَنْہُ۔

حل لغات: خُطَّۃ عادت، کام، خصلت جمع خُطَط۔ الْحُرْمَۃ محترم چیز، قابل حفاظت چیز (جمع) حُرُمَات۔ زَجَرَ زَجْرًا (ن) ڈانٹنا۔ وَثَبَ وَثْبًا (ض) اٹھنا۔ عَدَلَ عَنْہُ اعراض کیا۔ الْاَقْصیٰ انتہا، آخر۔ ثَمَد ایسا گڈھا جس میں کم پانی ہو۔ تَبَرُّض (تفعل) تھوڑا تھوڑا پانی لینا۔ الِالْبَاث (افعال) ٹھہرانا مراد چھوڑنا ہے۔ نَزَحَ نَزْحًا (ف) کل پانی نکال لینا۔ الِانْتِزَاع (افتعال) اکھیڑنا، نکالنا۔ السَّھْم تیر (جمع) سِھَام۔ کِنَانَۃ ترکش جمع کَنَانَات۔ جَاشَ جَیْشًا (ض) جوش مارنا، ابلنا۔ الرِّی سیرابی، خوش حالی وزیادتی نعمت۔ صَدَرَ صَدْرًا وَ مَصْدَرًا عَنْہُ (ن ض) لوٹنا۔

ترجمہ: پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ کسی ایسی بات کا مجھ سے سوال کریں گے جس میں اللہ کی محترم چیزوں کی تعظیم ہوگی تو انہیں ضرور دوں گا اس کے بعد سواری کو ڈانٹا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اب حضور نے شاہراہ سے ہٹ کر سفر شروع کر دیا یہاں تک کہ حدیبیہ کے آخری سرے پر ایک کم پانی والے گڈھے پر اترے جس سے لوگ

تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے تھوڑی دیر میں اس کا کل پانی نکال لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیاس کی شکایت کی گئی تو حضور نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور حکم دیا کہ لوگ اسے گڈھے میں گاڑ دیں بخدا اس گڈھے سے مسلسل زیادہ پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے۔

فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْجَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِي فِي نَفَرٍمِّنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ اِنِّىْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيّ وَعَامِرَبْنَ لُؤَيّ نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّالَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشاً قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاؤُا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاؤُا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِىْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِىْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي وَ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ أَمْرَهٗ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَاُبَلِّغُهُمْ مَاتَقُوْلُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى قُرَيْشاً قَالَ اِنَّا قَدْ جِئْنَا كُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ وَ سَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ قَوْلاً فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَعْرِضَهٗ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا قَالَ سُفَهَاؤُ هُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَ نَا عَنْهُ بِشَيْئٍ وَ قَالَ ذَوُو الرَّأىِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ.

حل لغات: عَيْبَة وہ تھیلا جس میں کپڑا رکھا جاتا ہے یہاں مراد راز دار اور ہمدرد ہے۔ النُّصح اس کے معنی بھی سچے ہمدرد کے ہیں۔ الْاَعْدَاد عِدٌّ کی جمع ہے وہ پانی جو کبھی ختم نہ ہو۔ عُوْذ عائذ کی جمع ہے وہ اونٹنی جو اپنے بچے کے ساتھ ہو یا وہ اونٹنی جو دودھ والی ہو۔ مَطَافِيْل مُطْفِل کی جمع ہے بچہ والی اونٹنی۔ مُقَاتِلُوك نون جمع اضافت کی بنا پر ساقط ہے۔ صَادُّوك یہاں بھی نون جمع اضافت کے سبب ساقط ہے، از صَدَّ صَدّاً (ن) روکنا۔ نَهِكَ نَهْكاً (س) دبلا کرنا۔ الِاضْرَار (افعال) نقصان پہنچانا۔ مَادَدَ (مفاعلت) صلح کی۔ خَلِّيْ تَخْلِيَة (تفعیل) چھوڑنا۔ جَمَّ جُمُوْماً (ن،ض) آرام کرنا مراد اپنی جگہ ڈٹے رہنا ہے۔ الِانْفِرَاد

(انفعال) الگ ہونا۔ سَالِفَة گردن کے اگلے حصہ کو کہتے ہیں مراد گردن ہے جمع سَوَالِف۔ اَنْفَذَ اِنْفَاذًا (افعال) نافذ کرنا، غالب کرنا۔ عَرَضَ عَرْضًا (ض) پیش کرنا۔

ترجمہ: یہ حضرات اسی حال پر تھے کہ بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم کے کچھ افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور یہ لوگ تہامہ والوں میں رسول اللہ ﷺ کے راز دار تھے انھوں نے بتایا کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو حدیبیہ کے گہرے چشموں کے پاس موجود چھوڑ آیا ہوں اور ان کے ساتھ دودھاری اور بچے والی اونٹنیاں ہیں وہ آپ سے لڑنے اور آپ کو بیت اللہ سے روکنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں ہم عمرہ کرنے آئے ہیں قریش کو لڑائی نے کمزور کر دیا ہے اور انھیں نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہیں تو میں ایک مدت کے لیے ان سے صلح کرلوں اور وہ میرے اور لوگوں کے درمیان سے ہٹ جائیں اگر میں غالب آجاؤں تو اگر وہ چاہیں اس دین میں داخل ہونا جس میں لوگ داخل ہوئے تو وہ بھی داخل ہو جائیں ورنہ اپنی جگہ ڈٹے رہیں اور اگر انکار کر دیا تو قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں ان سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ میری گردن الگ ہو جائے اور اللہ یقیناً اپنے دین کو غالب فرمائے گا بدیل نے کہا آپ جو فرماتے ہیں وہ ان تک پہنچا دوں گا وہ قریش کے پاس آیا اور کہا میں تمہارے پاس ان کی بارگاہ سے آیا ہوں اور انہوں نے کچھ فرمایا ہے جس کو میں نے سنا ہے اگر تم چاہو تو تمہارے سامنے پیش کردوں ان کے بے وقوفوں نے کہا ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں کہ ان کی کوئی بات بتاؤ اور ان کے سمجھداروں نے کہا جو سنا ہے بتاؤ بدیل نے کہا وہ ایسا ایسا فرماتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا تھا بیان کر دیا۔

فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلٰى ۰ قَالَ أَوَ لَسْتُمْ بِالْوَلَدِ قَالُوا بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُونِي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظَ فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَ وَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِهِ قَالُوا ائْتِهِ فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْواً مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَاصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ

الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَصْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرىٰ فَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَرىٰ وُجُوهاً وَإِنِّي لَأَرىٰ أَشْوَاباً مِنَ النَّاسِ خَلِيقاً أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوبَكْرٍ امْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ.

حل لغات: الِاتِّهَام (افتعال) تہمت لگانا، بدگمانی کرنا۔ اِسْتَنْفَرَ (استفعال) بلایا۔ عُكَاظ مکہ کے قریب ایک مشہور جگہ تھی جہاں ہر سال بازار لگتا تھا۔ بَلَّحُوا (تفعیل) انکار کیا۔ اِنہ تَاصَلَ ہلاک کیا (استفعال) اِجْتَاحَ بھی اسی معنی میں ہے۔ اَشْوَاب، شَوْب کی جمع ہے، مختلف قسم کے لوگ۔ خَلِيق مناسب، لائق۔ مَصّ مَصًّا (س ن) چوسنا۔ بَظْر عرب کا دستور تھا کہ وہ عورتوں کا بھی ختنہ کیا کرتے تھے ختنہ کے بعد ختنہ کی جگہ جو حصہ رہ جاتا تھا اس کو بظر کہتے ہیں۔ لَات ایک بت تھا جسے ثقیف پوجتے تھے۔ يَد احسان۔ جَزىٰ جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔

ترجمہ: (یہ سب سن کر) عروہ بن مسعود کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے میری قوم کیا میں تمہارا باپ نہیں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا کیا تم بیٹے نہیں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا میرے بارے میں تمہیں کوئی بدگمانی ہے؟ انھوں نے کہا نہیں، اس نے کہا کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ میں نے اہل عکاظ کو (یہاں آنے کے لیے) بلایا جب انھوں نے انکار کر دیا تو اپنے اہل کو اپنی اولاد کو اور اپنے متبعین کو لے کر آیا ہوں لوگوں نے کہا صحیح ہے اس نے کہا نبی کریم ﷺ نے اچھی بات کہی ہے اسے قبول کر لو اور مجھے ان کے پاس جانے دو انھوں کہا جاؤ اس کے بعد وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ سے بات کرنے لگا نبی ﷺ نے اس سے اس قسم کی بات فرمائی تھی جیسی بدیل سے فرمائی تھی اس پر عروہ نے کہا اے محمد بتاؤ اگر تم نے اپنی قوم کو ختم کر دیا تو بھلا بتاؤ کیا تم نے اس سے پہلے کسی عربی کو سنا ہے جس نے اپنی جڑ ختم کر دی اور اگر معاملہ برعکس ہوا تو بخدا بلا شبہ میں آپ کے حلقے اور جماعت میں ایسے ایسے چہروں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے یہ سن کر ابوبکر نے اس سے فرمایا لات کی شرمگاہ چوس کیا ہم انہیں چھوڑ کر بھاگ جانے کے لائق ہیں اس نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے بتایا ابوبکر اس نے کہا سنو قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تمہارا احسان

میرے اوپر نہ ہوتا جس کا بدلہ ابھی میں چکا نہ سکا ہوں تو تمہیں جواب دیتا۔

قَالَ وَجَعَلَ یُکَلِّمُ النَّبِیَّ ﷺ فَکُلَّمَا کَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْیَتِهِ وَ الْمُغِیرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلیٰ رَأسِ النَّبِیِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّیفُ وَعَلَیهِ المِغفَرُ فَکُلَّمَا اَهْوىٰ عُرْوَةُ بِیَدِهٖ اِلیٰ لِحْیَةِ النَّبِیِّ ﷺ ضَرَبَ یَدَهٗ بِنَعْلِ السَّیْفِ وَقَالَ اَخِّرْ یَدَکَ عَنْ لِحْیَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ عُروَةُ رَأسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذا قَالُوْا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَیْ غُدَرُ أَلَسْتُ اَسْعیٰ فِی غَدْرَتِکَ وَکَانَ الْمُغِیرَةُ صَحِبَ قَوْماً فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ أَمَّا الاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِی شَیْئٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ یَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ بِعَیْنِهٖ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِی کَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوا أَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ کَادُوا یَقْتَتِلُونَ عَلیٰ وَضُوْئِهٖ وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَایُحِدُّوْنَ اِلَیْهِ النَّظَرَ تَعْظِیْماً لَهٗ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلیٰ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ أَیْ قَوْمِ وَ اللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُّ عَلَی الْمُلُوکِ وَ وَفَدْتُّ عَلیٰ قَیْصَرَ وَ کِسْریٰ وَالنَّجَاشِی وَاللّٰهِ اِنْ رَأَیْتُ مَلِکاً قَطُّ یُعَظِّمُهٗ أَصْحَابُهٗ مَا یُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّداً وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِی کَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا أَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوا أَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ کَادُوْا یَقْتَتِلُونَ عَلیٰ وَضُوْئِهٖ وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَایُحِدُّوْنَ إِلَیْهِ النَّظَرَ تَعْظِیْماً لَهٗ وَ اِنَّهٗ قَدْ عَرَضَ عَلَیْکُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا۔

حل لغات: لِحْیَة داڑھی (جمع) لُحیٰ۔ مِغْفَر خود جس کو فوجی ٹوپی کے نیچے پہنتا ہے الاِهْوَاء (افعال) جھکانا، بڑھانا۔ النَّعْل میان کے نچلے حصے میں چاندی یا لوہے کا بنا ہوا۔ غُدَر بروزن عُمَر غادر سے مبالغہ کے لیے معدول ہے بہت بڑا عہد شکن۔ رَمَقَ رَمْقًا (ن) کنکھیوں سے دیکھنا۔ تَنَخَّمَ تَنَخُّماً (تفعل) کھنکھارنا۔ نُخَامَة کھنکار، رینٹ، بلغم۔ دَلَكَ دَلْکًا (ن) رگڑنا۔ الِابْتِدَار (افتعال) سبقت کرنا۔ الوَضُوء وضو کا پانی۔ خَفَضَ خَفْضًا (ض) پست کرنا۔ وَفَدَ وَفْدًا (ض) قاصد بن کر آنا۔ اَحَدَّ اِحْدَادًا (افعال) گھورنا، تیز نظر کرنا یہاں یہی معنی مراد ہے۔

ترجمہ: راوی کا بیان ہے وہ نبی ﷺ سے بات کرنے لگا تو جب جب بات کرتا حضور کی ریش مبارک پکڑ لیتا مغیرہ بن شعبہ خود لگائے ہوئے نبی ﷺ کے پیچھے سر اقدس کے پاس تلوار لیے کھڑے تھے تو جب جب عروہ اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی ریش مبارک کی طرف بڑھاتا تو نیام کے نچلے حصے سے اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک سے اپنا ہاتھ دور رکھ یہ سن کر عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا مغیرہ بن شعبہ تو اس نے کہا اے غدار کیا تیری دغابازی کے معاملہ میں کوشش نہیں کر رہا ہوں حالت کفر میں مغیرہ کچھ لوگوں کے ساتھ تھے تو انہیں مار ڈالا اور ان کے مال لے لیے پھر آ کر مسلمان ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رہا اسلام تو مجھے منظور ہے اور رہا مال تو مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں پھر عروہ نبی ﷺ کے صحابہ کو کنکھیوں سے دیکھنے لگا راوی کا بیان ہے بخدا جب بھی رسول اللہ ﷺ کھنکھارتے تو رطوبت ان میں سے کسی کے ہاتھ پر پڑتی وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر ملتا اور جب حضور انہیں کسی بات کا حکم دیتے تو اسے بجالانے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے اور جب وضو فرماتے تو غسالہ پر لڑ جاتے اور جب کچھ فرماتے تو ان کے حضور اپنی آوازیں پست کر دیتے اور ان کی عظمت شان کی وجہ سے انہیں نظر بھر کر نہیں دیکھتے اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹا اور کہا اے قوم میں بادشاہوں کے پاس گیا ہوں اور میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی صحابہ محمد ﷺ کی کرتے ہیں بخدا اگر وہ کھنکھارتے ہیں تو ان کی رطوبت ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آتی ہے تو وہ اسے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے اور جب وہ کسی کو کچھ کرنے کا حکم دیتے ہیں تو لوگ تعمیل حکم کے لیے دوڑ پڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو غسالہ کے لیے لڑ پڑتے ہیں اور جب بولتے ہیں تو سب لوگ اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں اور ان کی عظمت کی وجہ سے آنکھیں جما کر انہیں نہیں دیکھتے اور انہوں نے ایک سلجھی ہوئی بات پیش کی ہے اسے قبول کر لو۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا

يَنبَغِي لِهؤُلاءِ اَن يُصَدُّوا عَنِ البَيتِ فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى اَصحَابِهِ قَالَ رَأَيتُ البُدنَ قَد قُلِّدَتْ وَ اُشعِرَتْ فَمَا اَرىٰ اَن يُصَدُّوا عَنِ البَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنهُم يُقَالُ لَهُ مِكرَزُ بنُ حَفصٍ فَقَالَ دَعُونِي آتِهِ فَقَالُوا ائتِهِ فَلَمَّا اَشرَفَ عَلَيهِم قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا مِكرَزٌ وَ هُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَينَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ اِذْ جَاءَ سُهَيلُ بنُ عَمرٍو قَالَ مَعمَرٌ فَاَخبَرَنِي أَيُّوبُ عَن عِكرَمَةَ اَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيلٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَد سَهُلَ لَكُم مِن أَمرِكُم.

حل لغات: اَشرَفَ (افعال) قریب ہوا۔ بَدَنَة وہ گائے یا اونٹ جس کی قربانی مکہ میں حج کے موقع پر کی جائے جمع بُدُن و بُدْن ۔ بَعَثَ بَعْثاً (ف) برانگیختہ کرنا، اٹھانا۔ لَبّٰى تَلْبِيَةً (تفعیل) تلبیہ کہنا۔ قَلَّدَ تَقْلِيداً (تفعیل) ہار پہنانا۔ اَشْعَرَ اِشْعَاراً (افعال) کوہان میں نیزہ مارنا تاکہ خون اس سے بہے یہ قربانی کا جانور ہونے کی علامت ہوتی ہے۔

ترجمہ: وہ کسی کو کچھ کرنے کا حکم دیتے ہیں تو لوگ تعمیل حکم کے لیے دوڑ پڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو غسالہ کے لیے لڑ پڑتے ہیں اور جب بولتے ہیں تو سب لوگ اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں اور ان کی عظمت کی وجہ سے آنکھیں جما کر انہیں نہیں دیکھتے اور انہوں نے ایک سلجھی ہوئی بات پیش کی ہے اسے قبول کر لو پھر اس کے بعد بنی کنانہ کے ایک شخص نے کہا مجھے ان کے پاس جانے دو لوگوں نے کہا جاؤ جب وہ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کے سامنے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فلاں ہے اور ایسی قوم کا فرد ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں لہٰذا تم انھیں اس کے لیے اٹھا دو (قربانی کے جانور) اٹھا دیے گئے اور لوگ تلبیہ کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھے جب اس نے یہ منظر دیکھا تو کہا سبحان اللہ ان لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا اچھی بات نہیں ہے جب وہ لوٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو کہا میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا ہے انہیں ہار پہنا دیے گئے ہیں ان کو نیزہ مار دیا گیا ہے، انہیں بیت اللہ سے روکنا میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں اب انہیں میں سے ایک مکرز بن حفص نامی شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا مجھے وہاں جانے دو لوگوں نے کہا جاؤ جب وہ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کے سامنے آیا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا یہ مکرز ہے یہ اچھا آدمی نہیں ہے وہ نبی ﷺ سے بات کرنے لگا اثنائے گفتگو ہی میں سہیل

بن عمرو آیا معمر نے کہا مجھے ایوب نے عکرمہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ جب سہیل آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا معاملہ آسان ہوگیا۔

رُؤیاً للنبیّ ﷺ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَأَىٰ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيًا قَالَ فَاِنْ رَأَىٰ أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَىٰ مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيًا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ فَاَخَذَا بِيَدَيَّ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ -قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ مُوْسٰى- كَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهَا رَأْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ رَأْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ قُلْتُ مَنْ هٰذَا ۔

حل لغات: رُؤیَا خواب۔ قَصَّ قَصصاً (ن) بیان کرنا۔ الاَرْضُ المُقَدَّسَة بیت المقدس۔ کَلُّوْب سلاخ، آنکڑا جمع کَلَالِب۔ شِدْق جبڑا جمع اَشْدَاق وَ شُدُوْق۔ قَفَا گدی جمع اَقْفِيَة۔ اِلْتَئَمَ اِلْتِئَامًا (افتعال) جڑنا، صحیح ہونا۔ اِضْطَجَعَ اِضْطِجَاعاً (افتعال) لیٹنا۔ فِهْر پتھر جمع اَفْهَار وَ فُهُوْر۔ صَخْرَة چٹان جمع صُخُوْر وَ صَخَرَات۔ شَدَخَ شَدْخًا (ف) سر کچلنا۔ تَدَهْدُه (تفعل) لڑھکنا۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں نبی ﷺ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے راوی کا بیان ہے اگر کوئی دیکھتا تو بیان کرتا اس پر جو اللہ چاہتا فرماتے ایک دن حضور ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض

کیا نہیں فرمایا لیکن میں نے رات دو شخصوں کو دیکھا ہے کہ میرے پاس آئے اور میرے دونوں ہاتھوں کو پکڑا پھر مجھے ارض مقدس تک لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا تھا اور ایک شخص کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں (ہمارے بعض اصحاب نے موسیٰ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے) لوہے کا آنکڑا تھا جسے اس کے جبڑے میں داخل کرتا یہاں تک کہ وہ اس کی گدی تک پہنچتا پھر اس کے دوسرے جبڑے کے ساتھ یہی معاملہ کرتا اور جب پہلا والا جبڑا صحیح ہو جاتا پھر لوٹتا اور ایسا ہی کرتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو ان دونوں نے کہا چلیے ہم چلے یہاں تک کہ چت لیٹے ہوئے ایک شخص کے پاس پہنچے ایک شخص اس کے سر پر پتھر یا چٹان لیے کھڑا تھا اور اس سے اس کے سر کو کچل رہا تھا جب اسے مارتا تو پتھر لڑھک جاتا وہ پتھر لینے کے لیے جاتا وہ جب تک لوٹتا اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا پہلے تھا وہ شخص پلٹ کر پھر اسے مارتا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟

قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَ أَسْفَلُهُ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتّٰى كَادُوا يَخْرُجُونَ فَإِذَا خَمِدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَ فِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى وَسْطِ النَّهْرِ اَوْ عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَا نِي دَارًا لَمْ أَرَقَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَ ابِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَاراً هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ

حل لغات: نَقْب سوراخ۔ تَنُّور جس میں روٹی پکائی جائے جمع تَنَانِیر۔ ضَیِّق تنگ۔ تَوَقَّد تَوَقُّداً (تفعل) بھڑکنا۔ الاِرْتِفَاع (افتعال) بلند ہونا۔ خَمَدَ خَمْدًا وَ خُمُودًا (ن،س) بجھنا، سرد ہونا۔ عُرَاۃ عَارِی کی جمع ننگے۔ شَطّ ساحل نہر جمع شُطُوط۔ الرَّوْضَةُ الخَضْرَاء

ہراباغ۔ الصَّبِیّ بچہ (جمع) صِبْیَان۔ اَوْقَدَ اِیْقَاداً (افعال) روشن کرنا، بھڑکنا۔ صَعِدَ صُعُوداً (س) چڑھنا، باصلہ کے ساتھ چڑھانا۔ الشَّابّ جوان (جمع) شَبَاب۔

ترجمہ: ان دونوں نے کہا تشریف لے چلیے ہم تنور کے مثل ایک سوراخ کے پاس گئے جس کے اوپر کا حصہ تنگ تھا اور نیچے کا حصہ چوڑا تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی تو جب آگ کا شعلہ قریب آتا تو وہ اوپر اٹھتے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہوجاتے جب وہ آگ دھیمی پڑ جاتی تو اس میں لوٹ جاتے اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو ان دونوں صاحبوں نے کہا آگے چلیے ہم چلے یہاں تک کہ ایک خون کی ندی پر آئے جس میں ایک مرد کھڑا تھا اور ندی کے بیچ یا ندی کے کنارے بھی ایک شخص کھڑا تھا جس کے سامنے کچھ پتھر تھے تو جو شخص ندی میں تھا وہ آگے آیا اور جب وہ نکلنا چاہتا تو وہ شخص پتھر سے اس کے منہ پر مارتا اور اسے وہیں لوٹا دیتا جہاں وہ تھا جب جب وہ نکلنے کے لیے آتا تو اس کے منہ پر وہ شخص ایک پتھر مارتا تو جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے بولے آگے چلیے ہم چلے یہاں تک کہ ایک ہرے بھرے باغ میں پہنچے جس میں ایک بڑا درخت تھا اس بڑے درخت کی جڑ میں ایک بزرگ تھے اور کچھ بچے تھے اور اس درخت کے قریب ایک شخص تھا جس کے سامنے آگ تھی وہ اسے بھڑکا رہا تھا وہ دونوں مجھے لے کر اس درخت پر چڑھے اور مجھے ایسے گھر میں لے گئے کہ اس سے عمدہ اور بہتر گھر میں نے نہیں دیکھا اس میں کچھ بوڑھے، کچھ جوان مرد اور عورتیں اور بچے تھے پھر مجھے اس گھر سے باہر لائے اور اس درخت پر لیکر چڑھے اور مجھے ایک گھر کے اندر لے گئے جو (پہلے سے) اچھا اور عمدہ تھا اس میں کچھ بوڑھے اور کچھ نوجوان تھے۔

قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ آكِلُوا الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِي فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي [illegible]

الـدَّارُ الْاُولٰی الَّتِی دَخَلتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَ أَنَا جِبْرَئِیلُ وَهٰذَا مِیکَائِیلُ فَارْفَعْ رَأسَکَ فَرَفَعْتُ رَأسِی فَاِذَا فَوْقِی مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِکَ مَنْزِلُکَ فَقُلْتُ دَعَانِی اَدْخُلُ مَنْزِلِی قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَکَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَکْمِلْهُ فَلَوِاسْتَکْمَلْتَ أَتَیْتَ مَنْزِلَکَ.

حل لغات: طَوَّفَ تَطْوِیْفًا (تفعیل) گھمانا۔ شَقَّ شَقًّا (ن) چیرنا، پھاڑنا۔ حَدَّثَ تَحْدِیْثًا (تفعیل) بیان کرنا۔ حَمَلَ حَمْلاً (ص) نقل کرنا۔ بَلَغَ بُلُوْغاً (ن) پہنچنا۔ اُفُق آسمان کا کنارہ، دنیا کا کونہ (جمع) آفاق ۔ زُنَاة، زانی کی جمع ہے۔ دَعَانِی فعل امر صیغہ تثنیہ مذکر حاضر (ف) تم دونوں مجھے چھوڑ دو۔

ترجمہ: میں نے کہا تم دونوں نے مجھے رات بھر گھمایا لہٰذا جو کچھ میں نے دیکھا ہے مجھے بتاؤ دونوں نے کہا ہاں ضرور بتائیں گے وہ جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا جھوٹا تھا وہ جھوٹ بولتا تھا اور جھوٹ اس سے نقل کر کے دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جاتا اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جائے گا اور وہ جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا وہ ایسا شخص تھا جسے اللہ نے قرآن کا علم عطا فرمایا تھا اس سے غافل ہو کر رات کو سویا اور دن میں اس پر عمل نہیں کیا اس کے ساتھ قیامت تک یہی سلوک کیا جائے گا اور جنہیں غار میں دیکھا وہ زانی ہیں اور جنہیں ندی میں دیکھا سود خور ہیں اور درخت کی جڑ میں جو بزرگ تھے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے اردگرد لوگوں کے بچے تھے اور جو آگ بھڑکا رہے تھے وہ مالک داروغۂ جہنم تھے اور وہ پہلا گھر جس میں تشریف لے گئے تھے عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ شہدا کا ہے اور میں جبریل ہوں یہ میکائیل ہیں تو آپ اپنے سر کو اٹھایئے میں نے اپنا سر اٹھایا تو اس وقت میرے اوپر بادل کے مانند تھا انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی جگہ ہے میں نے کہا مجھے چھوڑو میں اپنے گھر جاؤں تو بولے کہ آپ کی عمر ابھی باقی ہے جسے آپ نے مکمل نہیں فرمایا ہے اگر آپ نے اپنی عمر پوری کر لی ہوتی تو اپنے گھر کے اندر تشریف لے جاتے۔

آدَابُ النَّبِیِّ ﷺ لِاُمَّتِهٖ

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْمَا أَدَّبَ بِهٖ اُمَّتَهٗ وَ حَضَّهَا عَلَیْهِ مِنْ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَجَمِیْلِ الْمُعَاشَرَةِ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَیْنِ وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ فَقَالَ اَوْصَانِی رَبِّی بِتِسْعٍ اُوْصِیْکُمْ بِهَا اَوْصَانِی بِالْاِخْلَاصِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَالْعَدْلِ فِی الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَالْقَصْدِ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَ أَنْ اَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِی وَ اُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِی وَأَصِلَ مَنْ قَطَعَنِی وَأَن یَّکُوْنَ صَمْتِی فِکْراً وَ نُطْقِی ذِکْراً وَنَظَرِی عِبْرا.

حل لغات: اَدَّبَ تَادِیباً (تفعیل) مہذب بنانا، ادب سکھانا، تعلیم دینا۔ حَضَّ حَضاً (ن) ابھارنا۔ ذَاتُ البَیْن اس سے مراد وہ خصلت ہے جو لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کا سبب بنے یعنی قرابت ومودت۔ وَصَلَ وَصْلاً وصِلَةً (ض) ملانا۔ الرَّحِم والرِّحْم قرابت، رشتہ داری (جمع) ارْحَام۔ الایْصَاء (افعال) حکم دینا۔ القَصْد (ض) میانہ روی اختیار کرنا۔ حَرَمَ حِرْمَاناً (ض،س) محروم کرنا۔ صَمَت صَمْتاً (ن) خاموش رہنا۔

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے اپنی امت کو جن باتوں کی تعلیم دی ہے اور اسے اخلاق حسنہ، حسن معاشرت، قرابت ومودت اور صلہ رحمی پر ابھارا ہے، انھیں باتوں میں یہ فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم دیا جن کی بجا آوری کا میں تمھیں حکم دیتا ہوں اس نے مجھے ظاہر و باطن میں اخلاص کا، رضا اور ناراضگی میں عدل کا اور مالداری وفقیری میں اعتدال کا حکم دیا اور اس بات کا کہ میں معاف کردوں اسے جو مجھ پر ظلم کرے اور میں دوں اسے جو مجھے محروم کرے اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں جو مجھ سے قطع تعلق کرے اور یہ کہ میری خاموشی فکر، میرا بولنا ذکر اور میرا دیکھنا عبرت ہو۔

وَقَدْ قَالَ ﷺ نَهَیْتُکُمْ عَنْ قِیْلٍ وَّقَالٍ وَّاِضَاعَةِ الْمَالِ وَکَثْرَةِ السُّوَالِ قَدْ قَالَ ﷺ لَاتَقْعُدُوْاعَلٰی ظُهُوْرِ الطُّرُقِ فَاِنْ أَبَیْتُمْ فَغُضُّوا الْاَبْصَارَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ وَاهْدُوا الضُّلَّالَ وَاَعِیْنُوا الضَّعِیْفَ وَ قَالَ ﷺ أَوْکِئُوا السِّقَاءَ وَ اکْفِئُوا الْاَنَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِؤُا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ غُلْقاً وَ لَا یَحُلُّ وَکِیئاً وَ لَا یَکْشِفُ الْاَنَاءَ وَ قَالَ ﷺ أَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قَالُوا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

قَالُوا بَلٰی یَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ یَبْغَضُ النَّاسَ وَیَبْغَضُونَهٗ وَقَالَ حَصِّنُوا أَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبِلُوا الْبَلَاءَ بِالدُّعَاءِ وَقَالَ مَاقَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَأَلْهٰی وَقَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَکَافَأُ دِمَاءُ هُمْ وَ یَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاهُمْ وَقَالَ الْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَقَالَ لَا تَجْنِ یَمِیْنُکَ عَلٰی شِمَالِکَ وَلَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ الْمَرْءُ کَثِیْرٌ بِاَخِیْهِ وَقَالَ افْصِلُوا بَیْنَ حَدِیْثِکُمْ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَاسْتَعِیْنُوا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِکُمْ بِالْکِتْمَانِ .

حل لغات: قِیلٌ وَقَال لغوکلام۔ اَبٰی اِبَاءً (ف) انکارکرنا۔ غَضَّ غَضّاً (ن) جھکانا، پست کرنا۔ اَفْشٰی اِفْشَاءً (افعال) پھیلانا۔ ضَالٌّ گمراہ (جمع) ضُلَّال ۔ اَعَانَ اِعَانَةً (افعال) مدد کرنا۔ اَوْکَأَ اِیْکَاءً (افعال) باندھنا۔ الاِکْفَاء (افعال) الٹنا۔ اَغْلَقَ اِغْلَاقاً (افعال) بند کرنا۔ اَطْفَأَ اِطْفَاءً (افعال) بجھانا۔ حَلَّ حَلّاً (ن) کھولنا۔ رِفْد عطیہ جمع اَرْفَاد وَرُفُوْد۔ جَلَدَ جَلْدًا (ض) کوڑا مارنا۔ حَصَّنَ تَحْصِیْنًا (تفعیل) محفوظ کرنا۔ دَاوٰی مُدَاوَاةً (مفاعل) علاج کرنا۔ سِقَاء مشکیزہ۔ اَبْلٰی (افعال) بوسیدہ کردیا۔ اَلْهٰی اِلْهَاءً (افعال) غافل کرنا۔ التَّکَافُؤ (تفاعل) برابرہونا۔ عَالَ عَوْلًا (ن) کفالت کرنا۔ جَنٰی جِنَایَةً (ض) جرم کرنا مراد ظلم کرنا ہے۔ لَدَغَ لَدْغاً (ف) ڈسنا۔ الْجُحْر بل، سوراخ (جمع) اَجْحَار۔ کَتَمَ کِتْمَاناً (ن) چھپانا۔

ترجمہ: اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں بلاضرورت بحث وتکرار، اضاعت مال اور زیادہ سوال کرنے سے روک دیا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ راستوں میں نہ بیٹھو تو اگر اگر تم انکار کرو (ضرورتاً بیٹھو) تو اپنی نظروں کو جھکالو سلام کو عام کرو بھٹکے ہوئے لوگوں کی رہنمائی کرو اور کمزوروں کی مدد کرو اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مشکیزے کو باندھ دو اور برتن کو الٹ دو دروازہ کو بند کردو اور چراغ کو بجھا دو اس لیے کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا بند مشکیزے کو نہیں کھولتا اور برتن کو نہیں کھولتا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کیا میں تمہیں سب سے برے آدمی کے بارے میں نہ بتادوں لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ فرمایا جو تنہا کھائے اور اپنے

عطیے کو روکے (دوسروں کو نہ دے) اور اپنے غلام کو کوڑا مارے پھر فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بھی برے آدمی کے بارے میں نہ بتادوں صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو لوگوں سے بغض رکھتا ہے اور لوگ اس سے بغض رکھتے ہیں اور فرمایا اپنے مالوں کی زکوۃ کے ذریعے حفاظت کرو اپنے مریضوں کا صدقہ کے ذریعے علاج کرو، مصیبتوں کا دعا کے ذریعے استقبال کرو اور فرمایا جو کم ہو اور کافی ہو بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کردے اور فرمایا مسلمانوں کا خون آپس میں برابر ہے اور ان کا ادنی ان کے عہد وامان میں کوشش کرسکتا ہے اور وہ اپنے علاوہ پر باہم مددگار ہیں اور فرمایا دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کرو ان سے جن کا نفقہ تمہارے ذمہ ہے اور فرمایا تمہارا داہنا ہاتھ بائیں پر ظلم نہ کرے اور مومن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا اور فرمایا انسان اپنے بھائی کی وجہ سے زیادہ سمجھا جاتا ہے اور فرمایا کہ اپنی باتوں کے درمیان استغفار کرلیا کرو اور چھپانے کے ذریعے اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے مدد چاہو۔

وَقَالَ اَفْضَلُ الْاَصْحَابِ مَنْ اِذَا ذَكَرْتَ أَعَانَكَ وَ اِذَا نَسِيْتَ ذَكَّرَكَ وَقَالَ لَا يَؤُمُّ ذُوْ سُلْطَانٍ فِي سُلْطَانِهٖ وَلَايَجْلِسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَقَالَ ﷺ يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَالِهٖ مَا أَكَلَ فَاَفْنٰى وَ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْوَهَبَ فَاَمْضٰى وَقَالَ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ وَ قَالَ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ وَقَالَ لَوْ تَكَاشَفْتُمْ مَا تَرَاقَبْتُمْ وَ مَا هَلَكَ امْرَءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ وَقَالَ النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ سَوَاءٌ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ وَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْداً قَالَ خَيْراً فَغَنِمَ اَوْسَكَتَ فَسَلِمَ وَقَالَ خَيْرُ الْمَالِ سِكَّةٌ مَأْبُوْرَةٌ وَمُهْرَةٌ مَاْمُوْرَةٌ وَخَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَيْنٍ نَائِمَةٍ وَقَالَ مُعَاذٌ فِي الْخَيْلِ بُطُوْنُهَا كَنْزٌ وَظُهُوْرُهَا حِرْزٌ وَقَالَ مَا اَمْلَقَ تَاجِرٌ صَدُوْقٌ وَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ وَقَالَ قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ وَقَالَ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا وَقَالَ عَلِّقْ سَوْطَكَ حَيْثُ يَرَاهُ اَهْلُكَ.

قدرت۔ التُّکْرِمَة تکیہ جس پر انسان کو عزت و تعظیم کے خیال سے بیٹھایا جائے۔ حَرَصَ حِرْصاً (ض، س) لالچ کرنا۔ مُرْضِعَة دودھ پلانے والی۔ فَاطِمَة دودھ چھڑانے والی، ارشاد رسول ''نِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ'' کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کا ملنا خوشی کا باعث ہوتا ہے مگر اس کا انجام (برطرفی) رنج و غم کا سبب ہوتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ دنیوی اعتبار سے حکومت اچھی ہے مگر اخروی اعتبار سے بری ہے کیوں کہ مواخذۂ آخرت سے حاکم کا چھٹکارا پانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ تَکَاشَفَ تَکَاشُفاً (تفاعل) باہم کھولنا۔ تَرَاقَبَ تَرَاقُباً (تفاعل) ایک دوسرے کی نگہبانی کرنا۔ الرَّاحِلَة سواری کے لائق اونٹ، تا مبالغہ کے لیے ہے (جمع) رَوَاحِل اَسْنَان سِنٌّ کی جمع دانت۔ مُشْط کنگھی جمع اَمْشَاط۔ سِکَّة ایسا راستہ جس کے کناروں پر کھجور کے درخت ہوں۔ اَبَرَ اَبْرًا (ن ض) گابھا دینا، پیوندکاری کرنا، سِکَّةٌ مَأبُوْرَةٌ وہ راستہ جس کے کناروں پر کھجور کے ایسے درخت ہوں جن پر پھل لانے کے لیے پیوندکاری کی گئی ہو اور امام اصمعی کے بقول یہاں سکة سے مراد لوہے کا وہ ٹکڑا ہے جس سے زمین میں ہل جوتا جاتا ہے اور مأبورة سے مراد درست کیا ہوا یعنی تیز کیا ہوا ہے اور علامہ جوہری کے نزدیک اس قول کا مطلب یہ ہے کہ بہترین مال کھیتی اور چوپائے ہیں۔ الْمُهْر بچھیرا، مونث مُهْرَة بچھیری (ج) مُهَر وَمُهَرَات۔ مَأمُوْرَة محکوم مراد تابع فرمان، مُهْرَةٌ مَأمُوْرَةٌ سدھائی ہوئی بچھیری۔ عَيْنٌ سَاهِرَة بہتا ہوا چشمہ۔ عَيْنٌ نَائِمَة سوئی ہوئی آنکھ۔ حِرْز ہر وہ چیز جو ضائع اور تلف ہونے سے بچائے۔ اَمْلَقَ اِمْلَاقًا (افعال) محتاج ہونا۔ الِاقْفَار (افعال) بے آب و گیاہ ہونا مراد ویران ہونا ہے۔ الخَلُّ سرکہ۔ غَبَّ غَبًّا (ن) ناغہ کرنا۔ عَلَّقَ تَعْلِيقًا (تفعیل) لٹکانا۔ سَوْط کوڑا جمع اَسْوَاط۔

ترجمہ: کہ بہترین دوست وہ ہے کہ جب تم اسے یاد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے اور جب تم اسے بھول جاؤ تو وہ تمہیں یاد دلائے اور فرمایا کہ غلبہ و تسلط والا کسی کی ملکیت میں امامت نہ کرے اور نہ بلا اجازت اس کی مسند پر بیٹھے اور فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال میں سے اس کا مال وہی ہے جس کو کھایا اور فنا کر دیا، پہنا تو بوسیدہ کر دیا، صدقہ کیا تو آخرت کے لیے بھیج دیا اور فرمایا کہ عنقریب تم امارت کی خواہش کرو گے تو کیا ہی خوب ہے دودھ پلانے والی (حکومت کا ملنا جس سے آدمی بے پناہ فوائد حاصل کرتا ہے) اور کیا ہی بری ہے دودھ چھڑانے

والی (برطرفی اور عزل وموقوفی) اور فرمایا تم میں کا کوئی دو شخصوں کے درمیان غصہ کے عالم میں فیصلہ نہ کرے اور فرمایا کہ اگر تم نے ایک دوسرے کا عیب منکشف کیا تو تم نے نگہبانی نہیں کی وہ آدمی ہلاک نہیں ہوتا جس نے اپنی قدر پہچان لی اور فرمایا لوگ سوانٹوں کی طرح ہیں تم اس میں ایک بھی سواری کا اونٹ نہیں پاسکتے اور فرمایا کہ سارے لوگ آپس میں کنگھی کے دندانے کی طرح برابر ہیں اور فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جس نے اچھی بات کہی تو اس نے غنیمت حاصل کی، خاموش رہا تو سلامت رہا اور فرمایا بہترین مال کھیتیاں اور چوپائے ہیں اور بہترین مال بہتا ہوا چشمہ ہے سوئی ہوئی آنکھ کے لیے (چشمے کا مالک سویا رہے اور چشمہ بہتا رہے) اور معاذ نے کہا کہ گھوڑوں کے پیٹ خزانہ ہیں اور ان کی پشت جائے حفاظت ہے اور فرمایا سچا تاجر مفلس نہیں ہوتا وہ گھر ویران نہیں ہوتا جسمیں سرکہ ہو اور فرمایا علم کو لکھ کر محفوظ کرلو اور فرمایا ناغہ کرکے زیارت کرو یہ محبت میں اضافہ کا سبب ہوگا اور فرمایا کوڑا وہاں لٹکاؤ جہاں تمہارے اہل دیکھ سکیں۔

یَوْمَ الحَبِیْبِ ﷺ

﴿ابراهیم عزت سلیمان﴾

(۱) یَوْمَ الحَبِیْبِ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُه　مِنْ نُوْرِ سُنَّتِهٖ تَزْهُوْ مَرَاعِیْنَا

(۲) یَتْلُو الکِتَابَ الَّذِیْ یَهْدِی القُلُوْبَ اِلٰی　مَنْ اَبْدَعَ الکَوْنَ ذِکْرَاهُ تُزَکِّیْنَا

(۳) یَوْمَ الحَبِیْبِ الَّذِیْ یَعْفُو الاِلٰهُ بِهٖ　وَیَمْنَحُ الصَّفْحَ عَنْ کُلِّ المُعَانِیْنَا

(۴) یَوْمَ الحَبِیْبِ الَّذِیْ یُطْوَی الرَّجَاءُ بِهٖ　حَتّٰی یُجَابَ دُعَاءٌ قَبْلَ آمِیْنَا

(۵) یَوْمَ الحَبِیْبِ الَّذِیْ مَنْ جَاءَهٗ وَجِلاً　مُسْتَغْفِراً رَبَّهٗ یَرْضٰی وَیُرْضِیْنَا

(۶) صَلُّوْا عَلَیْهِ حَبِیْبِ اللّٰهِ مَا ظَهَرَتْ　مَلَامِحُ النُّوْرِ فِیْ دَاجِیْ لَیَالِیْنَا

(۷) صَلُّوْا عَلٰی مَنْ دَعَا لِلّٰهِ مُحْتَسِباً　وَمَنْ لِسَاحَتِهٖ یَهْفُوْ المُحِبُّوْنَا

(۸) وَمَنْ جَرَی المَاءُ نَهْراً مِنْ اَصَابِعِهٖ　فَهُوَ الغَمَامُ الَّذِیْ نَعْمَاهُ تَسْقِیْنَا

حل لغات: زَهَا زَهْوًا (ن) روشن ہونا، سبز وشاداب ہونا۔ مَرَاعِی مَرْعیٰ کی جمع چراگاہ۔ اَبْدَعَ اِبْدَاعاً (افعال) ایجاد کرنا، پیدا کرنا۔ مَنَحَ مَنْحاً (ف) عطا کرنا۔

صَـفَـحَ صَـفْـحـاً (ف) معاف کرنا۔ اَلْـمُـعَـانِیْـن (مفاعلت) اسم فاعل، صیغہ جمع مذکر، مشقت برداشت کرنے والے۔ طَوىٰ طَیًّا (ض) لپیٹنا۔ الرَّجاء امید۔ وَجِل خوف زدہ۔ اَلِاحْتِسَاب ثواب کی امید رکھنا۔ مَلَامِحُ مَلْمَح کی جمع ہے شعاع، کرن۔ اللَّیَالِی الدَّاجِیَة تاریک راتیں۔ السَّاحَة گوشہ، کنارہ، مراد بارگاہ ہے۔ هَفَا هَفُوًا (ن) تیز دوڑنا۔ غَـمَـام بادل جمع غَـمَـائِـم۔ نَـعُـمَـاء بابرکت ہاتھ۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اور جس کی شریعت کے نور سے ہماری چراگاہیں روشن ہیں۔ ﴿۲﴾ وہ اس کتاب کی تلاوت کرتا ہے جو دلوں کی رہنمائی خالق کائنات کی طرف کرتی ہے جس کا ذکر ہمیں پاک وصاف کرتا ہے۔ ﴿۳﴾ یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس کی شفاعت سے اللہ تعالی معافی کا پروانہ دے گا اور مشقت جھیلنے والوں کو درگزر فرمائے گا۔ ﴿۴﴾ یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس سے امید وابستہ ہے یہاں تک کہ آمین کہنے سے پہلے دعائیں قبول کرلی جاتی ہیں۔ ﴿۵﴾ یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس کے پاس کوئی خائف وترساں اپنے رب سے مغفرت طلب کرتا ہوا آتا ہے تو وہ راضی ہوجاتا ہے اور ہمیں خوش کردیتا ہے۔ ﴿۶﴾ درود بھیجو اللہ کے حبیب پر جب تک نور کی کرنیں ہماری تاریک راتوں کو جگمگاتی رہیں۔ ﴿۷﴾ درود بھیجو اس پر جس نے خدا کو اخلاص کے ساتھ پکارا اور جس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے محبین سبقت کرتے ہیں۔ ﴿۸﴾ اور اس پر جس کی انگشتہائے مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا تو وہ ایسے ابر کرم ہیں جن کے دست مبارک سے ہم سیراب ہو رہے ہیں۔

(۹) صَـلُّـوا عَـلَیْهِ صِلُوا حَبْلَ الْقُلُوْبِ بِهٖ — وَعَـطِّـرُوا الْـكَـوْنَ مِنْ ذِكْرَاهُ تُشْجِیْنَا

(۱۰) صَـلُّـوا عَـلَیْهِ فَرَبُّ الْعَرْشِ یَسْبِقُنَا — اِلَـى الـصَّـلَاةِ وَطُـوْبـٰى لِلْمُصَلِّیْنَا

(۱۱) اِنَّ الـصَّـلَاةَ عَـلَى الْمُخْتَارِ مَكْرُمَةٌ — مَـنْ نَـالَـهَـا نَـالَـهُ سَـعْـدٌ یُـوَافِیْـنَـا

(۱۲) یَـارَبَّ أَحْـمَـدَ جُدْ بِالْمَدْحِ مُتَّصِلاً — بِسَیِّـدِ الْـخَـلْـقِ كَـیْ تَـسْـمُـو قَـوَافِیْـنَـا

(۱۳) یَا اَكْرَمَ الرُّسُلِ وَجْدٌ فِی الْقُلُوْبِ سَرىٰ — فَـاسْـتَـرْسَـلَ الـشَّـوْقُ یَعْصِرُنَا وَیَطْوِیْنَا

(۱۴) یَا سَیِّدَ الْخَلْقِ فَامْسَحْ غُلَّةً ظَمِئَتْ وَالْحُبُّ مِنْ کَأْسِکُمْ یُرْوِی وَیُرْضِینَا

(۱۵) یَا سَیِّدَ الْخَلْقِ اِنَّ الْعَجْزَ یَحْرِمُنِی مِنْ عَذْبَةِ الْقَوْلِ فِی الذِّکْرَیٰ لِرَاعِینَا

(۱۶) یَامِنَّةَ اللّٰہِ لِلدُّنْیَا وَرَحْمَتَہٗ لِلْعَالَمِیْنَ أَتَیْنَا کُمْ فَزُوْرُوْنَا

حل لغات: حَبل رسی مراد رابطہ اور تعلق ہے۔ اَشْجیٰ اِشْجَاءً (افعال) خوش کرنا۔ وَافیٰ مُوَافَاۃً (مفاعلت) موافق ہونا۔ جُدْ امر (ن) سخاوت کر۔ سَمَا سُمُوًّا (ن) بلند ہونا۔ قَوَافِی، قَافِیَۃ کی جمع ہے بیت کے آخر میں دو ساکن سے پہلے جو متحرک ہو اس سے اخیر بیت تک قافیہ ہے، یہاں مراد اشعار ہیں۔ وَجد محبت، شوق۔ سَریٰ سَرَایَۃً (ض) سرایت کرنا۔ مَسَحَ مَسْحاً (ف) دور کرنا، مراد بجھانا ہے۔ غُلَّۃ سخت پیاس جمع غُلَل۔ اَرْوَیٰ اِرْوَاءً (افعال) سیراب کرنا۔ رَاعِی سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک ہے۔ زَارَ زِیَارَۃً(ن) دیکھنا یہاں مراد نظر رحمت فرمانا ہے۔

ترجمہ: ﴿۹﴾ ان پر درود بھیجو اور ان سے دلوں کی رسیوں کو جوڑ لو اور کائنات کو ان کے ذکر سے معطر کر دو جو ہمیں خوش کر دے۔ ﴿۱۰﴾ ان پر درود بھیجو کیوں کہ عرش والا ہم سے پہلے درود بھیجتا ہے اور بشارت ہو ان لوگوں کے لیے جو ان پر درود بھیجتے ہیں۔ ﴿۱۱﴾ بیشک مختار دو جہاں ﷺ پر درود بھیجنا ایسی خوبی ہے کہ جو اس کو پالے، اسے ایسی سعادت ملے جو ہمارے موافق ہوگی۔ ﴿۱۲﴾ اے احمد مختار ﷺ کے رب تو مخلوق کے سردار محمد ﷺ کی مسلسل تعریف کے ذریعے فیاضی فرما تا کہ ہمارے اشعار بلند ہو جائیں۔ ﴿۱۳﴾ اے رسولوں میں سب سے کریم آپ کی محبت ہمارے دلوں میں سرایت کر گئی تو اس نے شوق (لقا) کو چھوڑا اس حال میں کہ وہ ہمیں نچوڑ رہا ہے (غم سے نڈھال کیے جا رہا ہے) اور ہمیں لپیٹ رہا ہے (پیچ و تاب کھانے پر مجبور کر رہا ہے) ﴿۱۴﴾ اے مخلوق کے سردار ہماری شدت پیاس کو بجھایئے اور آپ کا جام محبت ہمیں سیراب کرے گا اور ہمیں خوش کر دے گا۔ ﴿۱۵﴾ اے مخلوق کے سردار بیشک عجز مجھے میرے آقا کے ذکر میں کلام کی حلاوت سے محروم کر رہا ہے۔ ﴿۱۶﴾ اے اہل عالم کے لیے اللہ کی رحمت اور اس کا احسان بن کر تشریف لانے والے ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں ہم پر نظر کرم فرمایئے۔

اَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ

عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَ كَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَاماً أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَاماً يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَ سَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ اِذَا اَتٰى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَاِذَا خَشِيْتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَالِكَ اِذْاَتٰى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ أَلسَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَراً فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَ كَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَ يُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِي قَالَ اِنِّي لَا اَشْفِي اَحَداً اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ.

حل لغات: اُخْدُوْد کھائی جمع اَخَادِيْد۔ كَبِرَ كِبَرًا (س) عمر رسیدہ ہونا۔ اَبْرَءَ اِبْرَاءً (افعال) شفا دینا۔ الاَكْمَه اندھا۔ الاَبْرَص کوڑھی۔

ترجمه: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اگلی امتوں میں ایک بادشاہ تھا اس کا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں لہذا تم ایک لڑکے کو میرے پاس بھیج دو تا کہ میں اس کو اپنا جادو سکھا دوں چنانچہ بادشاہ نے جادو سکھانے کے لیے ایک لڑکے کو جادوگر کے پاس بھیجا جب وہ جاتا تو اس کے راستہ میں ایک راہب پڑتا تھا وہ اس کے پاس بیٹھ کر اسکی باتیں سنتا تھا اس کی باتیں اسے اچھی لگتی تھیں

تو جب وہ جادوگر کے پاس پہونچتا تو جادوگر اسے مارتا لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی راہب نے اس سے کہا جب تم کو جادوگر سے خوف ہو تو کہدینا کہ گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے خوف ہو تو کہدینا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا کہ اچانک لڑکا ایک ایسے بڑے جانور کے پاس آیا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا لڑکے نے سوچا کہ آج میں آزماؤں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب چنانچہ لڑکے نے ایک پتھر اٹھا کر یہ دعا مانگی کہ اے اللہ اگر تیرے نزدیک راہب کا کام جادوگر سے بہتر ہے تو اس جانور کو ہلاک کردے تاکہ لوگ گزرنے لگیں چنانچہ اس نے پتھر مارا تو وہ جانور ہلاک ہوگیا اور لوگ گزر گئے پھر اس نے راہب کے پاس جاکر خبر دی راہب نے اس سے کہا اے پیارے بیٹے آج تم مجھ سے افضل ہوگئے ہو تمہارا معاملہ وہاں تک پہنچ گیا جس کو میں دیکھ رہا ہوں عنقریب تم مصیبت میں مبتلا ہوگے لہذا جب تم مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو کسی کو میرا پتہ نہ بتانا یہ لڑکا مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کردیتا تھا اور لوگوں کی تمام بیماریوں کا علاج کرتا تھا بادشاہ کا ایک ہمنشیں اندھا تھا اس نے یہ خبر سنی تو اس کے پاس بہت سے ہدایا اور تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہا اگر تم نے مجھے شفادے دی تو میں یہ ساری چیزیں تم کو دے دوں گا لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو صرف اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تم اللہ پر ایمان لاؤ تو میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ تمہیں شفادے گا وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے اس کو شفا دے دی۔

فَاتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ اَوَ لَكَ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْئَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَ تَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّي لَا اَشْفِي اَحَداً اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْئَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَأَبٰى فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْئَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَأَبٰى فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ

جِیْ ءَ بِالْغُلَامِ فَقِیْلَ لَهٗ ارْجِعْ عَنْ دِیْنِکَ فَاَبٰی فَدَفَعَهٗ اِلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰی جَبَلِ کَذَا وَکَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهٗ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِیْنِهٖ وَ اِلَّا فَا طْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اکْفِنِیْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَاءَ یَمْشِیْ اِلَی الْمَلِکِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِکُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُکَ قَالَ کَفَانِیْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهٗ اِلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَا حْمِلُوْهُ فِیْ قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِیْنِهٖ وَاِلَّا فَا قْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اکْفِنِیْهِمْ بِمَ شِئْتَ فَا نْکَفَأَتْ بِهِمِ السَّفِیْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ یَمْشِیْ اِلَی الْمَلِکِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِکُ مَافَعَلَ أَصْحَابُکَ فَقَالَ کَفَانِیْهِمِ اللّٰهُ.

حل لغات: اَلْمِئْشَار آرہ۔ مَفْرِق مانگ جمع مَفَارِق۔ شِقّ جانب جمع شُقُوْق۔ ذُرْوَة چوٹی جمع ذُرًی۔ طَرَحَ طَرْحاً (ف) پھینکنا۔ کَفٰی کِفَایَةً (ض) کافی ہونا۔ رَجَفَ رَجْفاً (ن) تیز ہلنا۔ قُرْقُوْرَة بڑی کشتی، جمع قَرَاقِیْر۔ قَذَفَ قَذْفاً (ض) پھینکنا۔ اِنْکَفَأَ اِنْکِفَاءً (انفعال) جھکنا، مائل ہونا۔

ترجمہ: وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھا بادشاہ نے اس سے پوچھا تمہاری بینائی کس نے لوٹائی اس نے کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے اس نے کہا میرا اور تمہارا رب اللہ ہے بادشاہ نے اس کو گرفتار کرلیا اور اس وقت تک اسے تکلیف دیتا رہا جب تک اس نے لڑکے کا نام نہیں بتا دیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا بادشاہ نے اس سے کہا اے بیٹے تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا کہ تم مادرزاد اندھے کو ٹھیک کرتے ہو کوڑھی کو تندرست کرتے ہو اور بہت کچھ کرتے ہو اس لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو صرف اللہ دیتا ہے بادشاہ نے اس کو گرفتار کرلیا اور اس وقت تک تکلیف دیتا رہا جب تک کہ اس نے اس راہب کا پتہ نہیں بتا دیا پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ تو راہب نے انکار کیا اس نے آرہ منگوایا اور اس کے سر کے درمیان میں آرہ رکھا اور اس کو اس سے چیرا یہاں تک کہ وہ دو ٹکڑے ہو کر گر گیا پھر بادشاہ کے ہمنشین کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کیا تو اس نے آرہ منگوایا اور اس کے سر کے درمیان آرہ رکھ کر اس کو چیر

ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر گیا پھر لڑکے کو لایا گیا تو اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کیا بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے چند اصحاب کے حوالے کیا اور حکم دیا اس لڑکے کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اسے لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھو جب تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ تو اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے فبہا ورنہ اس کو اس چوٹی سے پھینک دو وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر گئے اور پہاڑ پر چڑھے اس لڑکے نے دعا کی اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے اس وقت پہاڑ نے انھیں اس طرح جھنجھوڑا کہ وہ سب پہاڑ سے گر گئے وہ لڑکا بادشاہ کے پاس حاضر ہوا بادشاہ نے پوچھا جو تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا لڑکا بولا اللہ نے مجھے ان سے بچالیا بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند اصحاب کے حوالے کیا اور کہا اسے لے کر جاؤ اور ایک کشتی میں سوار کرو جب اسے لے کر سمندر کے بیچ میں پہنچ جاؤ تو اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے فبہا ورنہ اس کو سمندر میں پھینک دو وہ لوگ اس کو لے گئے اس نے دعا کی اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے وہ کشتی فوراً الٹ گئی اور سب غرق ہو گئے وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس حاضر ہوا بادشاہ نے اس سے پوچھا جو تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا لڑکا بولا اللہ نے مجھے ان سے بچالیا۔

فَقَالَ لِلْمَلِکِ اِنَّکَ لَسْتَ بِقَاتِلِی حَتّٰی تَفْعَلَ مَا آمُرُکَ بِہٖ قَالَ وَمَاھُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِی صَعِیْدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِی عَلٰی جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَھْماً مِنْ کِنَانَتِی ثُمَّ ضَعِ السَّھْمَ فِی کَبَدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُم ارْمِنِی فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ قَتَلْتَنِی فَجَمَعَ النَّاسَ فِی صَعِیْدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَہٗ عَلٰی جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَھْماً مِّنْ کِنَانَتِہٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّھْمَ فِی کَبَدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاہُ فَوَضَعَ السَّھْمَ فِی صُدْغِہٖ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی صُدْغِہٖ فِی مَوْضِعِ السَّھْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِیَ الْمَلِکُ فَقِیْلَ لَہٗ أَرَأَیْتَ مَاکُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰہِ نَزَلَ بِکَ حَذَرُکَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاہِ السِّکَکِ فَخُدَّتْ وَاُضْرِمَ النِّیْرَانُ وَقَالَ مَنْ لَمْ یَرْجِعْ عَنْ دِیْنِہٖ فَاَحْمُوْہُ فِیْھَا اَوْ قِیْلَ لَہٗ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰی جَاءَتِ امْرَأَۃٌ وَمَعَھَا صَبِیٌّ لَّھَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِیْھَا فَقَالَ لَھَا الْغُلَامُ یَااُمَّہِ اصْبِرِی فَاِنَّکِ عَلَی الْحَقِّ.

حل لغات: الصَّعِید زمین کا بلند حصہ، ہموار زمین جس میں درخت وغیرہ نہ ہوں۔ صَلَبَ صَلْباً (ن،ض) سولی دینا۔ کَبِدُالقَوس کمان کے دونوں طرف کا درمیان، کمان کا چلہ۔ صُدْغ آنکھ اور کان کے درمیان کا حصہ جمع اَصْدَاغ۔ حَذِرَ حَذَراً (س) ڈرنا۔ اَلفُوہ منہ، دہانہ (جمع) اَفْوَاہ۔ السِکَّۃ گلی، سیدھا راستہ (جمع) سِکَک۔ خَدَّ خَدًّا (ن) کھودنا۔ اَضْرَمَ اِضْرَاماً (افعال) بھڑکانا۔ النَّار آگ (جمع) نِیْرَان۔ اَحْمیٰ اِحْمَاءً (افعال) پھینکنا۔ اِقْتَحَمَ اِقْتِحَاماً (افتعال) خود کو مشقت کے ساتھ ڈالنا، داخل ہونا۔ تَقَاعَسَ تَقَاعُسًا (تفاعل) توقف کرنا۔

ترجمہ: پھر اس نے بادشاہ سے کہا تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو بادشاہ نے پوچھا وہ کیا عمل ہے لڑکے نے کہا تم لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو اور مجھے ایک درخت کے تنے پر سولی کے لیے لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے تیر نکال کر کمان کے چلے میں رکھ کر کہو اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو جب تم ایسا کرلو گے تو تم مجھے ہلاک کردو گے چنانچہ بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک بلند زمین میں جمع کیا اور اس کو ایک درخت کے تنے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور اس کو کمان کے چلے میں رکھا پھر کہا اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر اس کو تیر مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں پیوست ہو گیا اس لڑکے نے تیر کی جگہ کنپٹی پر اپنا ہاتھ رکھا اور مر گیا تمام لوگوں نے تین مرتبہ کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے اس کے پاس آ کر کہا گیا کیا تم نے دیکھا جس چیز سے تم ڈرتے تھے بخدا وہی چیز تمہیں پیش آئی تمام لوگ ایمان لائے بادشاہ نے گلیوں کے دہانے پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا خندقیں کھودی گئیں اور ان میں آگ بھڑکا دی گئی پھر بادشاہ نے کہا جو اپنے دین سے نہ پھرے اس کو اسی میں ڈال دو یا اس سے کہہ دیا جائے کہ آگ میں داخل ہو جاؤ ان لوگوں نے ایسا کیا یہاں تک کہ اخیر میں ایک عورت اپنے بچے کو گود میں لے کر آئی اس نے کودنے سے توقف کیا اس کے بچے نے کہا اے ماں تم ثابت قدم رہو اس لیے کہ تم حق پر ہو۔

اُسْوَۃُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قَـدْ عَلِمَ النَّاسُ كَيفَ كَرَمُ قُرَيْشٍ وَ سَخَاءُ هَا وَ كَيْفَ عُقُوْلُهَا وَ دَهَاءُ هَا وَ كَيْفَ رَأيُهَـا وَذَكَـاءُ هَا وَ كَيفَ سِيَاسَتُهَا وَتَدْبِيْرُهَا وَكَيْفَ اِيْجَازُهَا وَتَحْسِيْرُهَا وَ كَيفَ رَجَاحَةُ أَحْلامِهَا اِذَا خَفَّ الحَلِيْمُ وَحِدَّةُ اَذْهَانِهَا اِذَا كَلَّ الحَدِيْدُ وَ كَيفَ صَبْرُهَا عِنْدَ اللِّقَاءِ وَثَبَاتُهَا فِى اللَّاْوَاءِ وَ كَيْفَ وَفَائُهَا اِذَا استُحْسِنَ الغَدْرُ وَ كَيفَ جُوْدُهَا اِذَا حُبَّ الـمَالُ وَ كَيفَ ذِكْرُهَا لِاَحَادِيْثِ غَدٍ وَ قِلَّةُ صُدُودِهَا عَنْ جِهَةِ القَصْـدِ وَ كَيفَ اِقْـرَارُهَـا بِالْحَقِّ وَصَبْرُهَا عَلَيْهِ وَ كَيفَ وَصْفُهَا لَهُ وَدُعَاءُ هَا اِلَيْهِ وَ كَيفَ سَـمَاحَةُ اَخْلاَقِهَـا وَصَـوْنُهَـا لِاَعْرَاقِهَا وَ كَيفَ وَصَلُوا قَدِيْمَهُمْ بِحَدِيْثِهِمْ وَطَرِيْفَهُمْ بِتَلِيْدِهِمْ وَ كَيفَ اَشْبَهَ عَلاَ نِيَتُهُمْ سِرَّ هُمْ وَ قَوْلُهُمْ فِعْلَهُمْ وَهَلْ سَلَامَةُ صَدْرِ أَحَدِهِمْ اِلَّا عَلٰى قَدْرِ بُعْدِ غَدْرِهٖ وَ هَلْ غَفْلَتُهٗ اِلَّا فِى وَزْنِ صِدْقِ ظَنِّهٖ وَ هَلْ ظَنُّهٗ اِلَّا كَيَقِيْنِ غَيْرِهٖ.

وَقَالَ عُمَرُ :اِنَّکَ لَا تَنْتَفِعُ بِعَقْلِهٖ حَتّٰى تَنْتَفِعَ بِظَنِّهٖ •

وَقَالَ اَوْسُ بْنُ حَجَرٍ:

اَلْاَلْمَعِیُّ الَّذِیْ یَظُنُّ بِکَ الظَّنَّ — کَأَنْ قَدْ رَأٰی وَقَدْ سَمِعَا

قَالَ آخَرُ :

مَلِيْحٌ نَجِيْحٌ أَخُوْ مَازِنٍ — فَصِيْحٌ يُحَدِّثُ بِالْغَائِبِ

وَقَالَ بَلْعَاءُ بْنُ قَيْسٍ:

وَ اَبْغِى صَوَابَ الرَّأيِ اَعْلَمُ اَنَّهٗ — اِذَاطَاشَ ظَنُّ المَرْءِ طَاشَتْ مَقَادِيْرُه

حل لغات: اُسْرَۃ خاندان جمع اُسَر۔ دَھَاء ہوشیاری۔ ذَکَاءٌ تیزی خاطر، زودفہمی۔ اِیْجَاز وَتَحْسِیْر معنی ومراد کو کم کلمات میں بیان کرنا۔ رَجَاجَۃ حِلْم قوت عقل۔ خَفَّ خَفًّا (ض) خفیف العقل ہونا۔ حِدَّۃ شدت۔ کَلَّ کَلًّا (ض) تھکنا۔ اَلْحَدِید ذہین، تیزفہم۔ اَللِّقَاء مڈبھیڑ۔ اَللَّاوَاء قتال، شدت۔ صَدَّ صُدُوْدًا (ن) اعراض کرنا۔ اَلْقَصْد اعتدال، میانہ روی۔ سَمَاحَۃُ الاَخْلَاق وسعت اخلاق۔ صَانَ صَوْنًا (ن) حفاظت کرنا۔ اَعْرَاق عِرْق کی جمع نسب۔ طَرِیْف وتَلِیْد نیا پرانا۔ اَلْاَلْمَعِی چالاک وہوشیار۔ مَلِیْح

خوبصورت۔ نَجِیح کامیاب۔ نَجِیب شریف۔ طَاشَ طَیْشًا(ض) تیر کا نشانہ سے ہٹ جانا۔ مَقَادِیْر مقدار کی جمع ہے قضاوقدر۔

ترجمہ: لوگوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ قریش کی بخشش اور سخاوت کا عالم کیا تھا، ان کی عقلیں اور ہوشیاری کس درجہ کی تھی، ان کی رائے اور ذکاوت کیسی تھی، ان کی سیاست اور تدبیر کس نقطہ عروج کو پہنچی ہوئی تھی ان کے ایجاز وتحسیر کی کیفیت کیا تھی ان کی قوت عقل کتنی تھی جبکہ بردبارمات کھا جائے، ان کے ذہن کی تیزی کا عالم کیا تھا جبکہ ذہین تھک جائے مڈبھیڑ کے وقت ان کا صبر کیسا تھا، جنگ میں ان کی ثابت قدمی کیسی تھی ان کی وفاداری کیسی تھی جبکہ بے وفائی اچھی سمجھی جائے، ان کی سخاوت کیسی تھی جب کہ مال محبوب ہو اور کتنی اچھی طرح وہ کل کی باتوں کو یاد کر لیتے تھے، جہت اعتدال سے ان کا منحرف نہ ہونا کیسا تھا، کتنا قابل تعریف تھا ان کا حق کا اقرار کرنا اور اس پر ثابت رہنا، ان کے حق کی تعریف کرنے کا عالم کیا تھا اور (ان کا اچھے انداز میں) حق کی طرف بلانا کیسا تھا، ان کی وسعت اخلاق کا کیا پوچھنا وہ نسب کی حفاظت کس طرح کرتے تھے، اور کیسے انہوں نے اپنے قدیم کو جدید اور نئے کو پرانے کے ساتھ ملایا کس قدر ان کا ظاہر باطن کے مشابہ تھا اور کس قدر ان کا قول ان کے فعل کے موافق تھا ان میں سے کسی کا سینہ سلامت نہیں رہا مگر دھوکہ سے دور رہنے کے بقدر اور اس کی غفلت نہیں رہی مگر اس کے گمان کے سچے ہونے کی مقدار میں اور اس کا ظن اس کے علاوہ کے یقین ہی کی طرح ہے

اور عمر نے کہا:

کہ تم اس کی عقل سے نفع حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس کے ظن سے نفع حاصل نہ کرو۔

اور اوس بن حجر نے کہا:

وہ ہوشیار شخص جو تیرے متعلق کسی امر کا گمان کرتا ہے تو اس کا گمان ایسا ہی جیسے اس نے دیکھ اور سن لیا ہو۔

اور کسی دوسرے شاعر نے یوں کہا ہے:

خوبصورت ہے، کامیاب ہے، مازن کا ایک فرد ہے، فصیح ہے غیب کی باتوں کو بتاتا ہے

اور بلعا بن قیس نے کہا:

میں درستگی رائے کو طلب کر رہا ہوں مجھے یقین ہے کہ جب کسی انسان کا گمان غلط ہو جائے تو اس کی تقدیر بھی نشانے سے ہٹ جاتی ہے۔

بَلْ قَدْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ جَمَالُهَا وَ قِوَامُهَا وَ كَيْفَ نَمَاءُ هَا وَ بَهَاءُ هَا وَ كَيْفَ سُرُوْرُهَا وَنَجَابَتُهَا وَ كَيْفَ بَيَانُهَا وَجَهَارَتُهَا وَ كَيْفَ تَفْكِيْرُهَا وَبَدَاهَتُهَا فَالْعَرَبُ كَالْبَدَنِ وَقُرَيْشٌ رُوْحُهَا وَبَنُو هَا شِمٍ سِرُّهَا وَلُبُّهَا وَمَوْضِعُ غَايَةِالدِّيْنِ وَالدُّنْيَا مِنْهَا وَ هَاشِمٌ مُلْحُ الْاَرْضِ وَزِيْنَةُ الدُّنْيَا وَ رَحَى العَالَمِ وَ السَّنَامُ الْأَضْخَمُ وَالْكَاهِلُ الْأَعْظَمُ وَلُبَابُ كُلِّ جَوْهَرٍ كَرِيْمٍ وَ سِرُّ كُلِّ عُنْصُرٍ شَرِيْفٍ وَالطِّيْنَةُ الْبَيْضَاءُ وَالْمَغْرِسُ الْمُبَارَكُ وَالنِّصَابُ الوَثِيْقُ وَمَعْدِنُ الفَهْمِ وَيَنْبُوْعُ العِلْمِ وَالسَّيْفُ الْحُسَامُ فِی العَزْمِ مَعَ الأَنَاةِ وَالحَزْمِ وَالصَّفْحُ عَنِ الْجُرْمِ وَالْقَصْدُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَ الصَّفْحُ بَعْدَ المَقْدِرَةِ وَهُمُ الْاَنْفُ الْمُقَدَّمُ وَالسَّنَامُ الْاَكْرَمُ وَكَا لْمَاءِ الَّذِیْ لَا يُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ وَ كَالشَّمْسِ الَّتِی لَاتَخْفٰی بِكُلِّ مَكَانٍ وَ كَا لذَّهَبِ لَايُعْرَفُ بِالنُّقْصَانِ وَكَالنَّجْمِ لِلْحَيْرَانِ وَالبَارِدُ لِلظَّمْئَانِ وَمِنْهُمُ الثَّقَلَانِ وَالْأَطْيَبَانِ وَالسِّبْطَانِ وَالشَّهِيْدَانِ وَ أَسَدُاللّٰهِ وَ ذُوْ الْجَنَاحَيْنِ وَذُوْقَرْنَيْهَا وَ سَيِّدُ الوَادِیْ وَسَاقِی الْحَجِيْجِ وَحِلْمُ البَطْحَاءِ وَالبَحْرُ وَالحِبْرُ وَالْاَنْصَارُ اَنْصَارُهُمْ وَالْمُهَاجِرُوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ اَوْ مَعَهُمْ وَالصِّدِّيْقُ مَنْ صَدَّقَهُمْ وَالفَارُوْقُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالبَاطِلِ فِيْهِمْ وَالْحَوَارِی حَوَارِيُّهُمْ وَذُو الشَّهَادَتَيْنِ لِاَنَّهٗ شَهِدَ لَهُمْ وَلَا خَيْرَ اِلَّا لَهُمْ اَوْفِيْهِمْ اَوْمَعَهُمْ اَوْيُضَافُ اِلَيْهِمْ وَ كَيْفَ لَايَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ وَمِنْهُمْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاِمَامُ الاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَنَجِيْبُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ الَّذِیْ لَمْ يَتِمَّ لِنَبِیٍّ نُبُوَّةٌ اِلَّا بَعْدَ التَّصْدِيْقِ بِهٖ وَ الْبِشَارَةِ بِمَجِيْئِهٖ الَّذِیْ عَمَّ بِرِسَالَتِهٖ بَيْنَ الخَافِقَيْنِ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَی الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ.

حل لغات: قِوَام اصل۔ نَمَاء رفعت و کثرت۔ بَهَاء حسن و جمال۔ النَّجَابَة شرافت۔ البَدَاهَة بلا تامل بولنا۔ سِرّ، دل (جمع) اَسرَار۔ لُبٌّ عقل (جمع) اَلبَاب۔ مُلَح مُلْحَةٌ کی جمع

ہے خوبصورت چیز۔ رَحیٰ چکی مراد سردار ہے۔ سَنام چوٹی مراد بڑا آدمی ہے۔ کَاھِل کاندھا مراد مستند و معتمد شخص (جمع) کَوَاھِل ۔ لُبَاب خلاصہ۔ عُنصُر اصل، حسب۔ الطِّینَۃُ البَیضَاء اچھی خصلت۔ مَغرِس اسم ظرف پودا لگانے کی جگہ مراد مبارک بنیاد ہے جمع مَغَارِس۔ النِّصَاب مرجع، اصل۔ الوَثِیق مستحکم۔ یَنبُوع چشمہ جمع یَنَابِیع۔ السَّیفُ الحُسَام کاٹنے والی تلوار۔ الاَنَاۃ صبر و تحمل۔ حَزم احتیاط۔ الاَنفُ المُقَدَّم اونچی ناک والا یعنی باعزت۔ عِیرَان عِیر کی جمع ہے قافلہ۔ الظَّمْأن پیاسا۔ الثَّقَلَان کتاب اللہ اور اہل بیت یا کتاب و سنت۔ اَطیَبَان اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے طیب و طاہر ہیں۔ سِبطَان سے مراد حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔ شَہِیدَان عمر و عثمان رضی اللہ عنہما۔ اَسَدُ اللہ اس سے مراد حضرت علی یا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ ذُو الجَنَاحَین اس سے مراد جعفر بن ابی طالب ہیں۔ ذُو القَرنَین اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں یا منذر بن اسما کا لقب ہے۔ سَیِّدُ الوَادِی اس سے مراد عبد المطلب ہیں۔ سَاقِی الحَجِیج اس سے مراد عباس بن عبد المطلب ہیں۔ البَحر وَالحِبر سے مراد عبد اللہ بن عباس ہیں۔ حَوَارِی مددگار مراد زبیر بن عوام ہیں۔ ذُو الشَّھَادَتَین اس سے مراد حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ الخَافِقَان مشرق و مغرب، مراد پوری دنیا ہے۔

ترجمہ: بلکہ لوگوں کو معلوم ہو چکا کہ ان کا جمال اور ان کی اصل کیسی تھی ان کی رفعت و بلندی اور خوبی کا عالم کیا تھا، ان کی خوشی اور شرافت کس درجہ کو پہنچی ہوئی تھی، ان کا بیان اور ان کی بلندی آواز کیسی تھی، ان کا غور و فکر کرنا اور بلا تامل بول دینا کیسا تھا تو اہل عرب بدن کے مانند ہیں قریش ان کی روح ہیں بنو ہاشم ان کے دل اور ان کی عقل ہیں، ان کے دین اور دنیا کا منتہیٰ ہیں، ہاشم زمین کی رونق اور دنیا کی زینت ہیں، عالم کے سردار ہیں، بڑے سربرآوردہ اور معتمد و مستند ہیں، ہر شریف جوہر کا خلاصہ ہیں، ہر کریم عنصر کی اصل ہیں پاک طینت ہیں، ان کی بنیاد مسعود ہے، وہ مرجع مستحکم ہیں، فہم و فراست کی کان اور علم کا سرچشمہ ہیں، پختہ ارادے میں تامل و احتیاط کے ساتھ کاٹنے والی تلوار ہیں، جرم کو معاف کرنے والے ہیں، معرفت کے بعد قصد کرنے والے ہیں، قدرت کے بعد درگزر کرنے والے ہیں باعزت لوگ ہیں، بہترین سردار ہیں اور اس پانی کی طرح ہیں جسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی، اور اس سورج کی طرح ہیں جو کہیں چھپتا نہیں اور

اس سونے کی طرح ہیں جس کے کھوٹے ہونے کا تصور نہیں کیا جا سکتا، قافلوں کے لیے ستارہ کے مثل ہیں پیاسوں کے لیے ٹھنڈا پانی ہیں، انہین میں ثقلین بھی ہیں طیبین بھی ہیں، سبطین بھی ہیں، شہیدین بھی ہیں، شیر خدا ہیں، جعفر بن ابی طالب ہیں، ذوالقرنین ہیں، عبدالمطلب ہیں، حاجیوں کو سیراب کرنے والے ہیں، مکہ کے حلیم ہیں، بحر و حبر بھی ہیں اور انصار ان کے انصار ہیں، انہیں میں مہاجرین ہیں جنہوں نے ان کی طرف یا ان کے ساتھ ہجرت کی، صدیق ہیں جنھوں نے ان کی تصدیق کی، فاروق ہیں جنھوں نے حق اور باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچا، حواری ہیں جو ان کے مددگار ہیں، ذوالشھادتین بھی انھیں میں سے ہیں کیونکہ انہوں نے ان کے لیے گواہی دی خیر انھیں کے لیے ہے یا انہیں میں ہے یا انھیں کے ساتھ ہے یا انھیں کی طرف منسوب ہے اور کیسے وہ اس بلندی کو نہ پہنچیں کہ انہیں میں رب العالمین کا رسول ہے اولین و آخرین کا امام ہے، رسولوں میں جو سب سے شریف الاصل ہے انھیں میں سے ہے، آخری نبی انھیں میں سے ہے جس کی تصدیق اور تشریف آوری کی بشارت دیے بغیر کسی نبی کی نبوت تام نہیں ہوئی ان کی رسالت پوری دنیا کو عام ہے، اللہ نے ان کے دین کو سارے ادیان پر غالب فرمایا اگر چہ مشرکین ناپسند کریں۔

ذِکْرُ حَفْرِ زَمْزَمَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرِ الْغَافِقِي اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ حَدِيثَ زَمْزَمَ حِينَ أُمِرَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِحَفْرِهَا قَالَ قَالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ اِنِّي لَنَائِمٌ فِي الْحِجْرِ اِذْأَتَانِي آتٍ فَقَالَ احْفِرْ طَيْبَةَ قَالَ قُلْتُ وَمَا طَيْبَةُ؟ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ الْغَدُرَجَعْتُ اِلٰى مَضْجَعِي فَنِمْتُ فِيهِ فَجَائَنِي فَقَالَ احْفِرْ بَرَّةَ قَالَ فَقُلْتُ وَمَا بَرَّةُ؟ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ الْغَدُرَجَعْتُ اِلٰى مَضْجَعِي فَنِمْتُ فِيهِ فَجَاءَ نِي فَقَالَ احْفِرِ الْمَضْنُونَةَ فَقُلْتُ وَ مَا الْمَضْنُونَةُ؟ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ رَجَعْتُ اِلٰى مَضْجَعِي فَنِمْتُ فِيهِ فَجَاءَ نِي فَقَالَ احْفِرْ زَمْزَمَ قَالَ قُلْتُ وَمَا زَمْزَمُ؟قَالَ لَا تَنْزِفُ اَبَداً وَلَا تُذَمُّ تَسْقِي الْحَجِيجَ

الْأَعْظَمِ وَهِيَ بَيْنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ عِنْدَ نَقْرَةِ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ عِنْدَ قَرْيَةِ النَّمْلِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فَلَمَّا بَيَّنَ لَهُ شَأْنَهَا وَ دَلَّ عَلَىٰ مَوْضِعِهَا وَعَرَفَ أَنَّهُ صَدَقَ غَدَا بِمِعْوَلِهِ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَئِذٍ وَلَدٌ غَيْرُهُ فَحَفَرَ فِيهَا فَلَمَّا بَدَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ الطَّيُّ كَبَّرَ فَعَرَفَتْ قُرَيْشٌ أَنَّهُ قَدْ أَدْرَكَ حَاجَتَهُ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ إِنَّهَا بِئْرُ أَبِينَا إِسْمَاعِيلَ وَإِنَّ لَنَا فِيهَا حَقًّا فَأَشْرِكْنَا مَعَكَ فِيهَا قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ قَدْ خُصِّصْتُ بِهِ دُونَكُمْ وَأُعْطِيتُهُ مِنْ بَيْنِكُمْ فَقَالُوا لَهُ فَأَنْصِفْنَا فَإِنَّا غَيْرُ تَارِكِيكَ حَتّٰى نُخَاصِمَكَ فِيهَا.

حل لغات: حِجْر حا کے کسرہ کے ساتھ اس جگہ کو کہتے ہیں جس کے ارد گرد حطیم ہے طَيْبَة سے مراد زمزم ہے۔ بَرَّة سے مراد بھی یہی ہے۔ مَضْنُونَة بھی یہی ہے۔ مَضْجَع خواب گاہ (جمع) مَضَاجِع ۔ نَزَفَ نَزْفًا (ض) کنویں کا سارا پانی نکال دینا۔ أَذَمَّ إِذْمَامًا (افعال) کنویں میں پانی کم پانا۔ فَرْث گوبر۔ نَقَرَ نَقْرًا (ن) چونچ مارنا۔ الغُرَاب کوا۔ الأَعْصَم اگلے ایک یا دونوں سفید پاؤں والا جانور (جمع) عُصْم۔ مِعْوَل اسم آلہ، کدال (جمع) مَعَاوِل۔ الطَّيّ کنویں کی منڈیر۔

ترجمہ: عبداللہ بن زبیر غافقی سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حدیث زمزم بیان کرتے ہوئے سنا جب عبدالمطلب کو اسے کھودنے کا حکم دیا گیا کہتے ہیں کہ عبدالمطلب فرماتے ہیں میں مقام حجر میں محوخواب تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا طیبہ کو کھودو میں نے پوچھا طیبہ کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ پھر وہ میرے پاس سے چلا گیا دوسرے روز میں اپنی اسی خوابگاہ میں جا کر سویا تو وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ برہ کھودو میں نے پوچھا برہ کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ وہ پھر میرے پاس سے چلا گیا تیسرے روز میں پھر اپنی اسی خوابگاہ میں سویا ہوا تھا کہ وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ مضنونہ کھودو میں نے پوچھا مضنونہ کیا ہے؟ پھر وہ میرے پاس سے چلا گیا چوتھے روز پھر جب میں اپنی خوابگاہ میں سویا تو وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ زمزم کی کھدائی کرو میں نے پوچھا زمزم کیا ہے اس نے کہا وہ کبھی خشک نہ ہوگا اور نہ ہی اس کے پانی میں کمی واقع ہوگی وہ عظیم الشان حاجیوں کو سیراب کرے گا اور وہ جگہ گوبر اور خون کے درمیان ہے

(جہاں لوگ قربانیاں کرتے ہیں) ایک سفید ٹانگ والا کوا اپنی چونچ سے کھود رہا ہوگا اور وہاں چیونٹیوں کا ہجوم ہوگا ابن اسحٰق کہتے ہیں جب اس غیبی شخص نے ان کو زمزم کا محل وقوع بتا دیا اور اس جگہ کی نشان دہی کردی اور انہیں سچ ہونے کا یقین ہوگیا تو صبح ہوتے ہی یہ کدال لے کر وہاں پہنچے آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے حارث بن عبدالمطلب بھی تھے اس وقت ان کے علاوہ کوئی لڑکا نہیں تھا آپ نے اسے کھودنا شروع کردیا چنانچہ جب عبدالمطلب کو کنویں کی منڈیر نظر آئی تو آپ نے تکبیر کہی پس قریش کو معلوم ہوگیا کہ انہوں نے اپنا مقصد حاصل کرلیا فوراً اٹھے اور کہا کہ اے عبدالمطلب یہ ہمارے باپ اسماعیل کا کنواں ہے اس لیے ہمارا بھی اس میں حق ہے لہذا تم ہم کو بھی اپنے ساتھ شریک کرلو عبدالمطلب نے جواب دیا کہ میں ایسا نہیں کرسکتا یہ چیز میرے ہی لیے ہی خاص ہے تمہارے لیے نہیں اور تم لوگوں کے درمیان صرف مجھ ہی کو (یہ چیز) دی گئی ہے انہوں نے کہا آپ ہمارے ساتھ انصاف کیجیے ہم آپ کو چھوڑیں نہیں گے یہاں تک کہ ہم اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں گے۔

قَالَ فَاجْعَلُوا بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ مَنْ شِئْتُمْ أُحَاكِمُكُمْ اِلَيْهِ قَالُوا كَاهِنَةُ بَنِي سَعْدِ هُذَيْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَكَانَتْ بِاَشْرَافِ الشَّامِ فَرَكِبَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ بَنِي أَبِيهِ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَرَكِبَ مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ نَفَرٌ قَالَ وَ الْأَرْضُ اِذَا ذَاكَ مَفَاوِزُ قَالَ فَخَرَجُوا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ تِلْكَ الْمَفَاوِزِ بَيْنَ الْحِجَازِ وَالشَّامِ فَنِيَ مَاءُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَصْحَابِهٖ فَظَمِئُوا حَتّٰى اَيْقَنُوا بِالْهَلَكَةِ فَاسْتَسْقَوا مَنْ مَعَهُمْ مِنْ قَبَائِلِ قُرَيْشٍ فَاَبَوْا عَلَيْهِمْ وَ قَالُوا اِنَّا بِمَفَازَةٍ وَنَحْنُ نَخْشٰى عَلٰى اَنْفُسِنَا مِثْلَ مَا اَصَابَكُمْ فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ مَاصَنَعَ الْقَوْمُ وَمَا يَتَخَوَّفُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَأَصْحَابِهٖ قَالَ مَاذَا تَرَوْنَ قَالُوا مَا رَأْيُنَا اِلَّا تَبَعٌ لِرَأْيِكَ فَمُرْنَا بِمَا شِئْتَ قَالَ فَاِنِّي اَرٰى أَنْ يَّحْفِرَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ حُفْرَتَهٗ لِنَفْسِهٖ بِمَا بِكُمُ الْاٰنَ مِنَ الْقُوَّةِ فَكُلَّمَامَاتَ رَجُلٌ دَفَعَهٗ أَصْحَابُهٗ فِي حُفْرَتِهٖ ثُمَّ وَارَوْهُ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُكُمْ رَجُلاً وَاحِداً فَضَيْعَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَيْسَرُ مِنْ ضَيْعَةِ رَكْبٍ جَمِيعاً قَالُوا نِعْمَ مَا أَمَرْتَ بِهٖ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَحَفَرَ حُفْرَتَهٗ ثُمَّ قَعَدُوا يَنْتَظِرُوْنَ الْمَوْتَ

عَطَشًا ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ وَاللّٰهِ اِنَّ اِلْقَاءَ نَا بِاَیْدِیْنَا هٰكَذَا لِلْمَوْتِ لَا نَضْرِبُ فِی الْاَرْضِ وَلَا نَبْتَغِی لِاَنْفُسِنَا لَعَجْزٌ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَرْزُقَنَا مَاءً بِبَعْضِ الْبِلَادِ اِرْتَحِلُوا فَارْتَحَلُوا حَتّٰی اِذَا فَرَغُوا وَمَنْ مَعَهُمْ مِنْ قَبَائِلِ قُرَیْشٍ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِمْ مَاهُمْ فَاعِلُوْنَ، تَقَدَّمَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ فَرَکِبَهَا فَلَمَّا انْبَعَثَتْ بِهٖ انْفَجَرَتْ مِنْ تَحْتِ خُفِّهَا عَیْنُ مَاءٍ عَذْبٍ فَکَبَّرَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَکَبَّرَ اَصْحَابُهٗ ثُمَّ نَزَلَ فَشَرِبَ وَشَرِبَ اَصْحَابُهٗ وَاسْتَسْقَوْا حَتّٰی مَلَأُوْا اَسْقِیَتَهُمْ ثُمَّ دَعَا الْقَبَائِلَ مِنْ قُرَیْشٍ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَی الْمَاءِ فَقَدْ سَقَانَا اللّٰهُ فَاشْرَبُوا وَاسْتَسْقُوا فَجَاؤُا فَشَرِبُوا وَاسْتَسْقَوا ثُمَّ قَالُوا قَدْ وَاللّٰهِ قَضٰی لَکَ عَلَیْنَا یَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ وَاللّٰهِ لَا نُخَاصِمُکَ فِی زَمْزَمَ اَبَداً اِنَّ الَّذِیْ سَقَاکَ هٰذَا الْمَاءَ بِهٰذِهِ الْفَلَاةِ لَهُوَ الَّذِیْ سَقَاکَ زَمْزَمَ فَارْجِعْ اِلٰی سُقَایَتِکَ رَاشِداً فَرَجَعَ وَرَجَعُوْا مَعَهٗ وَلَمْ یَصِلُوا اِلَی الْکَاهِنَةِ وَخَلَّوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا.

حل لغات: حَاکَمَ مُحَاکَمَةً (مفاعلت) جھگڑے کو حاکم کے سامنے لے جانا۔ الشَّرَف بلند مکان (جمع) اَشْرَاف ۔ مَفَازَة جنگل (جمع) مَفَاوِز ۔ ظَمِیَ ظَمأً (س) سخت پیاسا ہونا۔ الْاِسْتِسْقَاء (استفعال) پانی طلب کرنا۔ الحُفْرَة قبر جمع حُفَر۔ وَارٰی مُوَارَاةً (مفاعلت) چھپانا۔ ضَاعَ ضَیْعَةً (ض) ضائع ہونا۔ ضَرَبَ فِی الْاَرْض اس نے سفر کیا۔ اِرْتَحَلَ اِرْتِحَالاً (افتعال) کوچ کرنا، کجاوہ کسنا۔ الْاِنْبِعَاث (انفعال) اٹھنا۔ الْاِنْفِجَار (انفعال) پانی جاری ہونا۔ الخُف اونٹ اور شتر مرغ کی ٹاپ (جمع) اَخْفَاف وَ خِفَاف ۔ السِّقَاء مشکیزہ جمع اَسْقِیَة وَ اَسْقِیَات۔ الفَلَاة وسیع بیابان جمع فَلَوَات۔ السِّقَایَة پانی پلانے کی جگہ یا پانی پلانے کا برتن اور سین کے ضمہ کے ساتھ پانی جمع کرنے کی جگہ، حوض۔

ترجمہ: عبدالمطلب نے کہا جس کو تم لوگ چاہو (فیصل) مقرر کرلو کہ اس کے پاس ہم مقدمہ پیش کریں انھوں نے ہذیم کے بنی سعد کی کاہنہ کا نام بطور حکم تجویز کیا آپ نے اسے تسلیم کرلیا کہتے ہیں کہ وہ شام کے بالائی علاقہ میں سکونت پذیر تھی تو عبدالمطلب اپنی برادری یعنی بنی عبد مناف کے ایک گروہ سمیت عازم سفر ہوئے اور قریش کے ہر ہر قبیلہ سے ایک ایک جماعت

نے رخت سفر باندھا راستے میں جنگل اور بیابان تھے راوی کا بیان ہے جب یہ لوگ حجاز وشام کے درمیانی بیابانوں میں سے کسی بیابان میں پہنچے تو عبدالمطلب اور ان کے ساتھیوں کا پانی ختم ہو گیا، انہیں سخت پیاس لگی اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ پیاس سے ہلاک ہو جائیں گے تو انہوں نے قریش کے ان قبیلوں سے پانی کا مطالبہ کیا جو ان کے ساتھ تھے تو ان لوگوں نے انہیں پانی دینے سے انکار کر دیا اور انہوں نے کہا کہ ہم بھی (بے آب وگیاہ) دشت وصحرا میں ہیں ہمیں بھی اپنی جانوں پر اس مصیبت کا خوف ہے جو تم لوگوں کو پہنچی جب عبدالمطلب نے اپنی قوم کے رویہ کو دیکھا اور اس چیز کو دیکھا جس کا انہیں اپنی اور اپنے اصحاب کی جان پر اندیشہ تھا تو ان سے ان کی رائے دریافت کی انہوں نے جواب دیا ہماری رائے آپ کی رائے کے تابع ہے آپ جو چاہیں حکم دیں عبدالمطلب نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی طاقت کے مطابق اپنے لیے ایک ایک گڈھا کھودلے تا کہ جب کوئی ہلاکت کا شکار ہو جائے تو اس کے ساتھی اس کو گڈھے میں ڈال کر چھپادیں اس طرح آخر میں ایک شخص رہ جائے گا کیوں کہ سارے قافلہ کی بربادی کی بہ نسبت ایک شخص کا ضائع ہونا (بے گوروکفن رہنا) زیادہ آسان ہے سب نے کہا کیا ہی اچھی بات کا حکم آپ نے دیا پھر ان میں سے ہر ایک کھڑا ہوا اور اپنا گڈھا کھودلیا اور وہ لوگ پیاسے بیٹھ کر موت کا انتظار کرنے لگے پھر عبدالمطلب نے اپنے ساتھیوں سے کہا خدا کی قسم ہمارا اس طرح اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دینا کہ نہ ہم سفر کریں اور نہ پانی تلاش کریں یقیناً ہماری کمزوری ہے شاید اللہ عزوجل ہمیں کسی شہر میں پانی نصیب فرمائے لہٰذا تم رخت سفر باندھو، لوگوں نے رخت سفر باندھ لیا، یہاں تک کہ جب سب لوگ تیار ہوئے اور جو قریش ان کے ساتھ تھے وہ دیکھ رہے تھے کہ اب یہ کیا کرتے ہیں تو عبدالمطلب اپنی اونٹنی کی طرف بڑھے اور اس پر سوار ہو گئے جب اونٹنی اٹھی تو اس کے کھر کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا عبدالمطلب نے اسے دیکھ کر تکبیر کہی اور ان کے سب ساتھیوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ اترے اور انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے پانی پیا اور پانی لیا یہاں تک کہ اپنی مشکیں بھر لیں پھر قریش کے قبیلوں کو بلایا اور فرمایا آؤ ہمیں اللہ نے سیراب کر دیا تم لوگ بھی پانی پی لو اور پانی لے لو تو وہ آئے پانی پیا اور پانی لیا اس کے بعد قریش نے کہا اے عبدالمطلب خدا کی قسم اللہ نے آپ کے حق میں ہمارے خلاف فیصلہ فرما دیا اب ہم آپ سے زم زم کے بارے میں کبھی بھی جھگڑا نہیں

کریں گے وہ ذات جس نے اس بے آب وگیاہ صحرا میں آپ کو اس پانی سے سیراب کیا یقیناً یہی وہ ہے جس نے آپ کو زم زم سے سیراب کیا (زم زم عطا کیا) تو اپنے حوض کی طرف صحیح و سلامت لوٹیے چنانچہ آپ لوٹے اور آپ کے سارے ساتھی بھی لوٹ گئے اور کاہنہ کے پاس نہیں گئے اور لوگوں نے آپ کے اور اس کاہنہ کے درمیان سے راستہ چھوڑ دیا (ہٹ گئے)۔

سَیْبُ الاِلٰہُ

(۱) اِنِّی لَاَسْتَغْنِی فَمَا اَبْطَرُ الغِنٰی وَاَعْرِضُ مَیْسُورِیْ عَلٰی مُبْتَغِی قَرْضِی

(۲) وَاُعْسِرُ اَحْیَاناً فَتَشْتَدُّ عُسْرَتِی وَاُدْرِکُ مَیْسُوْرَ الغِنٰی وَ مَعِی عِرْضِی

(۳) وَ مَا نَالَهَا حَتّٰی تَجَلَّتْ وَ اَسْفَرَتْ اَخُو ثِقَۃٍ مِنِّی بِقَرْضٍ وَ لَافَرْض

(۴) وَاَبْذُلُ مَعْرُوفِی وَتَصْفُوْ خَلِیْقَتِی اِذَا کَدِرَتْ اَخْلَاقُ کُلِّ فَتًی مَحْض

(۵) وَلٰکِنَّهُ سَیْبُ الاِلٰهِ وَرِحْلَتِی وَشَدِّی حَیَازِیْمَ الْمَطِیَّۃِ بِالغُرْض

(۶) وَ اَسْتَنْقِذُ المَوْلٰی مِنَ الاَمْرِ بَعْدَمَا یَزِلُّ کَمَا زَلَّ البَعِیْرُ عَنِ الدَّحْض

(۷) وَاَمْنَحُهُ مَالِی وَوُدِّی وَنُصْرَتِی وَاِنْ کَانَ مَحْنِیَّ الضُّلُوعِ عَلٰی بُغْضِی

حل لغات: سَیْب عطیہ جمع سُیُوب۔ بَطِرَ بَطَرًا (س) اترانا۔ مَیْسُور دولت وثروت جمع مَیَاسِیر۔ اِبْتَغٰی اِبْتِغَاءً (افتعال) طلب کرنا۔ اَعْسَرَ اِعْسَارًا (افعال) تنگدست ہونا۔ عِرْض عزت جمع اَعْرَاض۔ فَرْض تنخواہ مراد عطیہ اور بخشش ہے۔ الاِسْفَار وَالتَّجَلِّی دونوں ہم معنی ہیں ظاہر ہونا۔ روشن ہونا۔ اَخُوثِقَۃ بھروسہ والا، مددگار۔ بَذَلَ بَذْلًا (ن،ض) دینا، سخاوت کرنا۔ اَلْمَعْرُوف احسان۔ کَدِرَ کَدَرًا (ن، س، ك) گندا ہونا، میلا ہونا۔ الْفَتٰی نوجوان، سخی۔ حَیَازِیْم اونٹ کا سینہ جہاں زین کو باندھتے ہیں حَیْزُوم کی جمع ہے شَدُّ الحَیَازِیْم صبر یا سفر سے کنایہ ہے۔ مَطِیَّۃ سواری جمع مَطَایَا۔ الغُرْض کجاوہ کا تنگ۔ زَلَّ زَلًّا (ض،س) پھسلنا۔ اِسْتَنْقَذَ اِسْتِنْقَاذًا (استفعال) نجات دینا۔ مَوْلٰی جمع مَوَالِی اعزہ واقربا اس کے علاوہ مولی کا اطلاق درج ذیل معنوں پر ہوتا ہے رب، مالک، داماد یا بہنوئی، غلام، آزاد کردہ غلام، جس پر احسان کیا جائے۔ الدَّحْض چکنی جگہ جمع دِحَاض۔ مَنَحَ مَنْحًا (ف،ض) دینا عطا کرنا۔

غمر غمرًا (ن) ڈھانپنا۔ منحنی مڑا ہوا، لپٹا ہوا۔ ضلع پسلی جمع اضلاع۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ بے شک جب میں غنی ہوتا ہوں تو اپنی مالداری پر اتراتا نہیں ہوں اور اپنی مالداری کو پیش کرتا ہوں ان لوگوں پر جو مجھ سے قرض طلب کرتے ہیں۔ ﴿۲﴾ کبھی کبھی میں تنگ دست ہو جاتا ہوں اور میری تنگ دستی سخت ہو جاتی ہے اس کے بعد مالداری حاصل کرتا ہوں اس حال میں کہ میری آبرو میرے ساتھ ہوتی ہے۔ ﴿۳﴾ میری تنگی دور کرنے کے لیے کوئی مددگار قرض یا بخشش لے کر نہیں پہنچا یہاں تک کہ میری تنگدستی (کی تاریکی) خود بخود روشن ہوگئی۔ ﴿۴﴾ میں احسان کرتا ہوں اور میری عادت اس وقت بھی صاف رہتی ہے جبکہ ہر خالص بخی کی عادتیں میلی ہو جائیں۔ ﴿۵﴾ لیکن یہ عطائے الٰہی ہے اور (ظاہر میں اس کا سبب) میرا سفر اور اونٹوں کے سینوں کو تنگ سے کسنا ہے یعنی سفر اور غنیمت حاصل کرنا ہے۔ ﴿۶﴾ میں اپنے چچا کے بیٹے کو سخت مصیبت سے نجات دیتا ہوں جب کہ وہ اس سلسلے میں ایسا گر پڑے جیسے کہ اونٹ چکنی جگہ سے پھسل پڑتا ہے۔ ﴿۷﴾ میں اس کو اپنا مال محبت اور مدد دیتا ہوں اگرچہ اس کے پہلوؤں میں میرا بغض لپٹا ہوا ہے۔

(۸) وَيَغْمُرُهُ حِلْمِي وَلَوْ شِئْتُ نَالَهُ   قَوَارِعُ تَبْرِى الْعَظْمَ عَنْ كَلِمٍ مَضٍّ

(۹) وَاَقْضِي عَلٰى نَفْسِي اِذَا الْاَمْرُ نَابَنِي   وَفِي النَّاسِ مَنْ يُقْضٰى عَلَيْهِ وَلَا يَقْضِي

(۱۰) وَلَسْتُ بِذِىْ وَجْهَيْنِ فِيْمَنْ عَرَفْتُهُ   وَلَا الْبُخْلُ فَاعْلَمْ مِنْ سَمَائِي وَلَا اَرْضِي

(۱۱) وَاِنِّىْ لَسَهْلٌ مَا تُغَيِّرُ شِيْمَتِي   صُرُوْفُ لَيَالِي الدَّهْرِ بِالْفَتْلِ وَالنَّقْضِ

(۱۲) اَكُفُّ الْاَذٰى عَنْ اُسْرَتِي وَاَذُوْدُهُ   عَلٰى اَنَّنِي اَجْزِى الْمُقَارِضَ بِالْقَرْضِ

(۱۳) وَاُمْضِي هُمُوْمِي بِالزَّمَاعِ لِاَهْلِهَا   اِذَا مَا الْهُمُوْمُ لَمْ يَكَدْ بَعْضُهَا يَمْضِي

حل لغات: قَوَارِع قَارِعَة کی جمع ہے ایسے کلمات جن سے دل کو ٹھیس پہنچے۔ بَرِى بَرْيًا (ض) کاٹنا۔ مَضّ تکلیف دہ۔ نَابَ نَوْبَةً (ن) پیش آنا۔ ذُوالْوَجْهَيْن دورخا، منافق۔ السَّهل خوش اخلاق۔ شِيْمَة عادت (جمع) شِيَم۔ صُرُوْفُ الدَّهر حوادث زمانہ۔ الفتل بٹنا مراد مالدار ہونا ہے۔ نَقْض توڑنا مراد محتاج ہونا ہے۔ كَفَّ كَفًّا (ن) روکنا۔ ذَادَ

ذَوْدًا (ن) دور کرنا۔ مُقَارِض کاٹنے والا۔ الإمْضَاء کر گزرنا۔ زَمَاع پختہ ارادہ۔ هُمُوْم هَمّ کی جمع ہے قصد وارادہ۔

ترجمہ: ﴿۸﴾ اسے میرا حلم ڈھانک لیتا ہے اور اگر میں چاہتا تو اسے تکلیف دہ کلمات کی بولیاں پہنچتیں جو ہڈی کو بھی کاٹ دیتیں۔ ﴿۹﴾ جب مجھے کوئی دشوار معاملہ پیش آتا ہے تو میں اپنے نفس کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں حالانکہ ایسے لوگ موجود ہیں جن کے خلاف فیصلہ کیا جاتا ہے وہ اپنے خلاف فیصلہ نہیں کرتے۔ ﴿۱۰﴾ میں جاننے والوں کے معاملہ میں منافقانہ برتاؤ نہیں کرتا اور جان لو کہ بخل نہ میرا آسمان ہے نہ زمین۔ ﴿۱۱﴾ میں خوش اخلاق ہوں میری عادتوں کو شبہائے دہر کی گردشیں نہیں بدل سکتیں خواہ مالداری ہو یا فقیری۔ ﴿۱۲﴾ میں اپنے خاندان سے تکلیف دہ چیزوں کو روکتا ہوں اور تکلیف کو ان سے دور کرتا ہوں علاوہ ازیں جو مجھ سے قطع محبت کرتا ہے میں بھی اس سے قطع محبت کرتا ہوں۔ ﴿۱۳﴾ میں اپنے ارادے ان لوگوں کے لیے کر گذرتا ہوں جو ان کے مستحق ہیں جب کہ اور لوگوں کے ارادے بعض بھی پورے نہیں ہوتے۔

خُطْبَۃُ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فِی حَجَّۃِ الوَدَاع

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَتُوْبُ اِلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّآتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اُوْصِیْکُمْ عِبَادَاللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاَحُثُّکُمْ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ وَاَسْتَفْتِحُ بِالَّذِی ھُوَ خَیْرٌ اَمَّا بَعْدُ! اَیُّھَا النَّاسُ اِسْمَعُوا مِنِّی اُبَیِّنْ لَکُمْ فَاِنِّی لَا اَدْرِیْ لَعَلِّی لَا اَلْقَاکُمْ بَعْدَ عَامِی ھٰذَا فِی مَوْقِفِی ھٰذَا، اَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّ دِمَائَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِی شَھْرِکُمْ ھٰذَافِی بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ اللّٰھُمَّ اشْھَدْفَمَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَانَۃٌ فَلْیُؤَدِّھَا اِلَی الَّذِیْ ائْتَمَنَہٗ عَلَیْھَا وَ اِنَّ رِبَا جَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ وَاِنَّ اَوَّلَ رِباً اَبْدأُ بِہٖ رِبَا عَمِّی العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاِنَّ دِمَاءَ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَبْدأُبِہٖ دَمُ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاِنَّ

مَآثِرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ غَيْرَ السِّدَانَةِ وَالسِّقَايَةِ وَالْعَمْدُ قَوَدٌ وَشِبْهُ الْعَمْدِ مَاقُتِلَ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ فَفِيْهِ مِائَةُ بَعِيْرٍ فَمَنْ زَادَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

حل لغات: حَثَّ حَثًّا (ن) ابھارنا۔ اِسْتَفْتَحَ اِسْتِفْتَاحًا (استفعال) مدد طلب کرنا، شروع کرنا۔ مَوْقِف (ض) اسم ظرف ٹھہرنے کی جگہ۔ هَلْ ، قَدْ کے معنی میں ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ۔ اِئْتَمَنَ اِئْتِمَانًا (افتعال) امین بنانا۔ مَوْضُوْع ساقط، کالعدم۔ مَآثِر جمع ہے واحد مَأْثَرَة بروزن فعل، موروثی عزت۔ سِدَانَة کعبہ کی خدمت۔ قَوَد قصاص۔

ترجمہ: بیشک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم اپنے نفس اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اللہ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ کے بندو! میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں اطاعت الٰہی پر ابھارتا ہوں اور میں آغاز اس سے کر رہا ہوں جو سب سے بہتر ہے بعد حمد کے اے لوگو! میری بات سنو میں تم سے بیان کر رہا ہوں اس لیے کہ شاید اس سال کے بعد اس جگہ میں تم سے نہ ملوں اے لوگو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جاملو بالکل اسی طرح جیسے تمہارے شہر میں اس مہینہ کا یہ دن حرام ہے سنو میں نے تم تک اللہ کے پیغام پہنچا دیئے اے اللہ تو گواہ رہنا تو جس کے پاس کوئی امانت ہو تو وہ اس کے حوالے کر دے جس نے اس کو اس پر امین بنایا ہے اور بلاشبہ جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیے گئے سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کا سود باطل کرتا ہوں اور بے شک جاہلیت کے تمام خون باطل کر دیے گئے سب سے پہلے میں عامر بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا خون باطل کرتا ہوں اور بے شک جاہلیت کی موروثی عزت باطل کر دی گئی سوائے خدمت کعبہ اور حاجیوں کی سیرابی کے، قتل عمد میں قصاص ہے اور شبہہ عمد وہ قتل ہے جو لاٹھی یا پتھر سے واقع ہو اس کی

دیت سو اونٹ ہے تو جو (اس پر) بڑھائے گا وہ اہل جاہلیت سے ہوگا۔

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِي اَرْضِكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنَّهٗ رَضِيَ اَنْ يُطَاعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا تَحْقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّسِيُّ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَاِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَ ذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا وَ اِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقًّا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ غَيْرَكُمْ وَلَا يُدْخِلْنَ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ بُيُوْتَكُمْ اِلَّا بِاِذْنِكُمْ وَلَا يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ تَعْضُلُوْهُنَّ وَ تَهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنِ انْتَهَيْنَ وَاَطَعْنَكُمْ فَعَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنَّمَا النِّسَاءُ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ وَاسْتَوْصُوْا بِهِنَّ خَيْرًا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مَالُ اَخِيْهِ اِلَّا عَنْ طِيْبِ نَفْسِهٖ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ اَعْنَاقَ بَعْضٍ فَاِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَمْ تَضِلُّوْا كِتَابُ اللّٰهِ وَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ لِاٰدَمَ وَ اٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ لَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰى اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَسَّمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيْبَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ وَلَا يَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ فِيْ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ مَنْ دَعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا

وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

حل لغات: حَقَرَ حَقْراً (ض) چھوٹا سمجھنا۔ النَّسِیَ تاخیر، کفار و مشرکین اشہر حرم کو کبھی مقدم کرتے اور کبھی موخر کرتے اس طرح وہ اشہر حرم میں جنگ کرتے اس سے منع کیا گیا اور کفر میں زیادتی کہا گیا۔ اَلْاِسْتِدَارَۃ (استفعال) گھومنا۔ اَوْطَأَ اِیْطَاءً (افعال) روندوانا۔ عَضَلَ عَضْلًا (ن) روکنا۔ هَجَرَ هَجْراً (ن) چھوڑنا۔ التَّبْرِیْح (تفعیل) تھکانا۔ عَوَان، عَانِیَۃ کی جمع قیدی عورتیں۔ اَلْاِسْتِیْصَاء (استفعال) وصیت قبول کرنا۔ اَلْعَاهِر زانی۔ التَّوَلِّی (تفعل) ولی بنانا۔ صَرْف وَعَدْل سے مراد فرض و نفل ہے۔

ترجمہ: اے لوگو! بلاشبہ شیطان مایوس ہو گیا کہ تمہاری اس زمین میں اس کی پرستش کی جائے لیکن وہ اس بات سے راضی ہو گیا کہ اس کے علاوہ ان اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے جنھیں تم حقیر جانتے ہو سنو اے لوگو! ان کا مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور کفر میں بڑھنا اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں کہ اس کی گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی اور بے شک ابتدا میں خدا نے جس آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا زمانہ پھر پھرا کر اسی نقطہ پر آ گیا اور بے شک مہینوں کی تعداد خدا کے یہاں بارہ ہے جو اللہ کی کتاب میں موجود ہے اسی دن سے جب سے اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی ہے جس میں چار مہینے حرمت کے ہیں تین پے درپے اور ایک تنہا وہ یہ ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے سنو میں نے تم تک پیغام پہنچا دیے اے اللہ گواہ رہنا اے لوگو! تمہاری عورتوں کا تم پر کچھ حق ہے اور تمہارا ان کے اوپر کچھ حق ہے تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے غیر سے تمہارا فرش نہ رندوائیں اور تمہاری اجازت کے بغیر کسی ایسے شخص کو تمہارے گھروں میں داخل نہ کریں جسے تم ناپسند کرو اور وہ کوئی برائی نہ کریں تو اگر وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کو روکنے ان کو آرام گاہوں سے جدا کرنے اور انہیں ہلکی پھلکی مار مارنے کی اجازت دی ہے تو اگر وہ باز آ جائیں اور تمہاری بات مانیں تو بھلائی کے طور پر ان کو کھانا کھلانا اور کپڑا پہنانا تمہارے ذمہ ہے اور عورتیں تمہاری قید میں ہیں وہ اپنے لیے کسی چیز کی مالک نہیں ان کو تم نے اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور ان کی شرم گاہوں کو کلام الٰہی کے

ذریعے حلال کیا ہے تو تم عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے بارے میں خیر کی وصیت قبول کرو۔ اے لوگو! مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو کسی انسان کو اپنے بھائی کا مال بغیر اس کی رضا کے لینا جائز نہیں۔ سنو میں نے تم تک پیغام پہنچا دیے اے اللہ تو گواہ رہنا تو اے لوگو! تم میرے بعد کفر کی طرف نہ پھرنا کہ تمہارا ایک دوسرے کی گردن کو مارے میں تمہارے اندر ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں کہ جب تک تم پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے کتاب اللہ اور میرے اہل بیت سنو میں نے تم تک پیغام پہنچا دیے اے اللہ تو گواہ رہنا۔ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارے باپ ایک ہیں تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے اللہ کی بارگاہ میں تم میں کا زیادہ معزز وہ ہے جو تقوی میں زیادہ ہے کسی عربی کے لیے کسی عجمی پر فضیلت نہیں ہاں تقوی کے اعتبار سے فضیلت ہے کیا میں نے تم تک احکام الٰہی نہیں پہنچائے سب نے بیک زبان کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ تم میں جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے۔ اے لوگو! اللہ نے ہر وارث کو وراثت سے اس کا حصہ مقرر فرما دیا اب کسی وارث کے لیے تہائی سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔ لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زنا کار کے لیے پتھر ہے۔ جو اپنے باپ یا مولی کے علاوہ کسی کو اپنا باپ یا مولیٰ بنائے اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

نَصرَانِیَانِ یَحفِرَانِ الضَّرِیحَ النَّبَوِیَّ

اِعْلَمْ أَنِّی قَدْ وَقَفْتُ عَلٰی رِسَالَةٍ قَدْ صَنَّفَهَا الْعَلَّامَةُ جَمَالُ الدِّیْنِ الْأُسْنَوِی فِی الْمَنْعِ مِنِ اسْتِعْمَالِ الْوُلَاةِ لِلنَّصَارٰی وَسَمَّاهَا بَعْضُهُمْ بِالْإِنْتِصَارَاتِ الْإِسْلَامِیَّةِ، وَرَأَیْتُ عَلَیْهَا بِخَطِّ تِلْمِیْذِهٖ شَیْخِ مَشَائِخِنَا زَیْنِ الدِّیْنِ الْمَرَاغِی مَاصُوْرَتُهٗ نَصِیْحَةُ أُوْلِی الْأَلْبَابِ فِی مَنْعِ اسْتِخْدَامِ النَّصَارٰی كِتَابٌ لِشَیْخِنَا الْعَلَّامَةِ جَمَالِ الدِّیْنِ الْأُسْنَوِی وَلَمْ یُسَمِّهٖ فَسَمَّیْتُهٗ بِحَضْرَتِهٖ فَأَقَرَّنِی عَلَیْهِ انْتَهٰی فَرَأَیْتُهٗ ذَكَرَ فِیْهَا مَا لَفْظُهٗ وَقَدْ دَعَتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ یَعْنِی النَّصَارٰی فِی سَلْطَنَةِ الْمَلِكِ الْعَادِلِ نُوْرِ الدِّیْنِ الشَّهِیْدِ اِلٰی أَمْرٍ عَظِیْمٍ ظَنُّوْا أَنَّهٗ یَتِمُّ لَهُمْ وَیَا بَی اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ

نُوْرَہٗ وَ لَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ.

حل لغات: ضَرِیْح قبر جمع ضَرَائِح ۔اِسْتَعْمَلَ اِسْتِعْمَالًا (استفعال) عامل بنانا۔ اَلْوُلَاۃ حکام وَالِی کی جمع ہے۔اَقَرَّ اِقْرَارًا باقی رکھنا، برقرار رکھنا۔

ترجمہ: تم جان لو کہ میں ایک ایسے رسالے پر مطلع ہوا جس کو علامہ جمال الدین اسنوی نے عیسائیوں کو عامل و حاکم بنانے کی ممانعت کے سلسلے میں تحریر فرمایا ہے بعض لوگوں نے اس رسالے کو انتصارات اسلامیہ سے موسوم کیا ہے اور میں نے اس پر ایک تحریر دیکھی جوان کے شاگرد شیخ المشائخ زین الدین مراغی کی ہے وہ یہ ہے: "نصیحۃ اولی الالباب فی منع استخدام النصاری" ہمارے شیخ جمال الدین اسنوی کی کتاب ہے جس کا نام انہوں نے نہیں رکھا تھا تو میں نے ان کی موجودگی میں اس کا نام رکھا اور انہوں نے اسے برقرار رکھا یہاں تک ان کی بات ختم ہوگئی میں نے اس میں مذکور ایک چیز دیکھی وہ یہ ہے کہ بادشاہ عادل نورالدین شہید کی سلطنت میں نصرانیوں کو ان کے نفس نے ایک عظیم کام پر ابھارا ان کا خیال یہ تھا کہ وہ کام ان کے لیے پورا ہو جائے گا اور اللہ یہ چاہتا ہے کہ اپنے نور کو پورا فرمائے اگرچہ کافر ناپسند کریں۔

وَذٰلِکَ اَنَّ السُّلْطَانَ الْمَذْکُوْرَ کَانَ لَہٗ تَہَجُّدٌ یَاتِی بِہِ اللَّیْلَ وَ اَوْرَادٌ یَاتِی بِہَا فَنَامَ عَقَبَ تَہَجُّدِہٖ فَرَاَی النَّبِیَّ ﷺ فِی نَوْمِہٖ وَھُوَ یُشِیْرُ اِلٰی رَجُلَیْنِ اَشْقَرَیْنِ وَیَقُوْلُ اَنْجِدْنِی وَاَنْقِذْنِی مِنْ ھٰذَیْنِ فَاسْتَیْقَظَ فَزِعًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَ صَلّٰی وَ نَامَ فَرَاَی الْمَنَامَ بِعَیْنِہٖ فَاسْتَیْقَظَ وَ صَلّٰی وَنَامَ فَرَآہُ اَیْضًا مَرَّۃً ثَالِثَۃً فَاسْتَیْقَظَ وَ قَالَ لَمْ یَبْقَ نَوْمٌ وَکَانَ لَہٗ وَزِیْرٌ مِنَ الصَّالِحِیْنَ یُقَالُ لَہٗ جَمَالُ الدِّیْنِ الْمَوْصِلِیَّ فَاَرْسَلَ خَلْفَہٗ لَیْلًا وَ حَکٰی لَہٗ جَمِیْعَ مَا اتَّفَقَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ وَ مَا قُعُوْدُکَ؟ اُخْرُجِ الْآنَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ النَّبَوِیَّۃِ وَاکْتُمْ مَا رَاَیْتَ فَتَجَہَّزَ فِی بَقِیَّۃِ لَیْلَتِہٖ وَ خَرَجَ عَلٰی رَوَاحِلَ خَفِیْفَۃٍ فِی عِشْرِیْنَ لِیَاْخُذَ یَتَاَمَّلُہٗ لِیَجِدَ فِیْہِ الصِّفَۃَ الَّتِی اَرَاھَا النَّبِیُّ ﷺ لَہٗ فَلَا یَجِدُ تِلْکَ الصِّفَۃَ فَیُعْطِیْہِ وَیَاْمُرُہٗ بِالْاِنْصِرَافِ اِلٰی اَنِ انْقَضَتِ النَّاس.

حل لغات: اَوْرَاد وظائف وِرْد کی جمع ہے۔ اَشْقَر سرخ جو زردی کی طرف مائل ہو۔ اَنْجَدَ اِنْجَادًا (افعال) مدد کرنا۔اَنْقَذَ اِنْقَاذًا (افعال) بچانا۔اِتَّفَقَ اِتِّفَاقًا (افتعال) واقع

ہونا، حادث ہونا۔ تَجَھُّز (تفعل) تیار ہونا۔ رَوَاحِل خَفِیفَة تیز رفتار سواریاں۔

ترجمہ: اور وہ یہ ہے کہ سلطان نور الدین ہر رات تہجد اور دوسرے کچھ وظیفے پڑھا کرتے تھے (ایک رات) تہجد کی نماز پڑھ کر سوئے خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی سرکار دو عالم ﷺ نے دو کیری آنکھ والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بادشاہ سے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں سے میری حفاظت کرو اور مجھے بچاؤ بادشاہ گھبرا کر اٹھے وضو کیا اور نماز پڑھی اور سو گئے دوبارہ پھر وہی خواب دیکھا بادشاہ پھر بیدار ہوئے نماز پڑھی اور سو گئے تیسری مرتبہ بھی یہی خواب دیکھا تو آپ بیدار ہوئے اور فرمایا اب نیند کی کوئی گنجائش نہیں ہے آپ کا ایک نیک اور صالح وزیر تھا جسے جمال الدین موصلی کہا جاتا تھا بادشاہ نے رات ہی میں اس کو بلا بھیجا اور سارا قصہ سنا دیا وزیر نے بادشاہ سے کہا اب آپ کے بیٹھنے کا وقت نہیں ہے فوراً مدینہ منورہ چلیے اور جو کچھ آپ نے دیکھا ہے اسے پوشیدہ رکھیے بادشاہ نے اسی رات کے باقی حصے میں تیاری کی اور بادشاہ بیس آدمیوں کے ہمراہ تیز رفتار سواریوں پر نکلے ان کے ساتھ وزیر مذکور اور مال کثیر بھی تھا، تو سولہ دن میں بادشاہ مدینہ پہنچے، مدینہ منورہ سے باہر غسل کیا پھر مدینہ میں داخل ہوئے، جنت کی کیاری میں نماز پڑھی اور زیارت کی پھر بیٹھ گئے اس حال میں کہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کریں تو وزیر نے اعلان کیا جب کہ اہل مدینہ مسجد میں اکٹھا تھے کہ بادشاہ نور الدین زیارت نبی ﷺ کے ارادے سے آئے ہیں اور صدقے کے بہت سارے مال اپنے ساتھ لائے ہیں۔ تو جتنے لوگ تمہارے پاس ہیں (ان کا نام) لکھو تو ان لوگوں نے سارے اہل مدینہ کا نام لکھا بادشاہ نے انہیں اپنے پاس حاضر ہونے کا حکم دیا اور جو لینے کے لیے حاضر ہوتا اس کو گہری نگاہ سے دیکھتے تاکہ وہ صفت پا جائیں جو نبی ﷺ نے دکھائی ہے تو وہ اس صفت کو نہ پاتے اسے دیتے اور لوٹ جانے کا حکم دیتے یہاں تک کہ سب لوگ ختم ہو گئے۔

فَقَالَ السُّلطَانُ هَلْ بَقِيَ أَحَدُكُم يَأْخُذُ شَيْئاً مِنَّ الصَّدَقَةِ؟ قَالُوا لَا فَقَالَ تَفَكَّرُوْا وَتَأَمَّلُوْا فَقَالُوا لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ اِلَّا رَجُلَيْنِ مَغرِبِيَّيْنِ لَا يَتَنَا وَلَانِ مِنْ اَحَدٍ شَيْئاً وَهُمَا صَالِحَانِ غَنِيَّانِ يُكْثِرَانِ الصَّدَقَةَ عَلَى المَحَاوِيجِ فَانْشَرَحَ صَدْرُهُ وَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَأُتِيَ بِهِمَا فَرَآهُمَا الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمَا بِقَوْلِهِ

أَنجِدْنِی أَنقِذْنِی مِنْ هٰذَیْنِ فَقَالَ لَهُمَا مِنْ اَیْنَ اَنْتُمَا؟ قَالَا مِنْ بِلَادِ المَغْرِبِ جِئْنَا حَاجَّیْنِ فَاخْتَرْنَا المُجَاوَرَةَ فِی هٰذَا العَامِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اصْدُقَانِی فَصَمَّمَا عَلیٰ ذٰلِکَ فَقَالَ اَیْنَ مَنْزِلُهُمَا فَأُخْبِرَ بِأَنَّهُمَا فِی رِبَاطٍ بِقُرْبِ الحُجْرَةِ الشَّرِیْفَةِ فَاَمْسَکَهُمَا وَ حَضَرَ اِلیٰ مَنْزِلِهِمَا فَرَأیٰ فِیْهِ مَالاً کَثِیْراً وَخَتْمَتَیْنِ وَ کُتُباً فِی الرَّقَائِقِ وَلَمْ یَرَ فِیْهِ شَیْئاً غَیْرَ ذٰلِکَ فَأَثْنیٰ عَلَیْهِمَا أَهْلُ المَدِیْنَةِ بِخَیْرٍ کَثِیْرٍ وَ قَالُوا اِنَّهُمَا صَائِمَانِ الدَّهْرِ مُلَازِمَانِ الصَّلَوَاتِ فِی الرَّوْضَةِ الشَّرِیْفَةِ وَ زِیَارَةِ النَّبِیِّ ﷺ وَ زِیَارَةِ البَقِیْعِ کُلَّ یَوْمٍ بُکْرَةً وَزِیَارَةِ قُبَاءٍ کُلَّ سَبْتٍ وَلَا یَرُدَّانِ سَائِلاً قَطُّ بِحَیْثُ سَدَّا خَلَّةَ أَهْلِ المَدِیْنَةِ فِی هٰذَا العَامِ المُجْدِبِ فَقَالَ السُّلْطَانُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَمْ یُظْهِرْ شَیْئاً مِمَّا رَاٰهُ وَ بَقِیَ السُّلْطَانُ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ بِنَفْسِهٖ فَرَفَعَ حَصِیْراً فِی البَیْتِ فَرَأیٰ سِرْدَاباً مَحْفُوراً یَنْتَهِی اِلیٰ صَوْبِ الحُجْرَةِ الشَّرِیْفَةِ فَارْتَاعَتِ النَّاسُ لِذٰلِکَ.

حل لغات: مَحَاوِیج فقراو مساکین مِحوَاج کی جمع ہے۔ صَمَّمَ تَصْمِیْمًا (تفعیل) اصرار کرنا۔ رِبَاط وہ عمارت جو فقیروں کے لیے وقف ہو جمع رِبَاطَات۔ خَتْمَتَیْن قرآن کے دو نسخے۔ رَقَائِق رَقِیْقَة کی جمع ہے غلیظة کی ضد ہے مراد رقت انگیز باتیں ہیں۔ سَدَّ سَدًّا (ن) بند کرنا۔ خَلَّة محتاجگی، ضرورت (جمع) خِلَال۔ اَجْدَبَ اِجْدَابًا (افعال) قحط زدہ ہونا۔ سِرْدَاب تہہ خانہ (جمع) سَرَادِیب۔ صَوْب جانب۔ اِرْتَاعَ خوف زدہ ہوا۔

ترجمہ: تو بادشاہ نے دریافت فرمایا کیا کوئی ایسا شخص باقی رہ گیا ہے جو صدقے کا کچھ مال لے۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں بادشاہ نے کہا غور وخوض کرلو تو لوگوں نے عرض کیا کوئی باقی نہیں رہا سوائے ایسے دو مغربی شخص کے جو کسی سے کچھ نہیں لیتے نیک اور مالدار ہیں ضرورت مندوں پر خوب صدقہ کرتے ہیں فوراً بادشاہ کو شرح صدر ہوا اور کہا کہ ان دونوں کو میرے پاس حاضر کرو چنانچہ جب یہ دونوں لائے گئے تو بادشاہ نے دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ یہ وہی دو مرد ہیں جن کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ (اے نورالدین) تم میری مدد کرو اور ان دونوں سے بچاؤ بادشاہ نے ان دونوں سے پوچھا تم دونوں کہاں سے آئے ہو دونوں نے

جواب دیا کہ ہم بلاد مغرب سے حج کے لیے آئے تھے اور اس سال ہم نے یہاں روضہ منورہ کے جوار کو منتخب کر لیا بادشاہ نے کہا تم سچ سچ بتاؤ مگر وہ اسی پر اڑے رہے بادشاہ نے ان دونوں کی قیام گاہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ روضہ منورہ کے قریب ہی ایک رباط میں مقیم ہیں بادشاہ نے ان دونوں کو (وہیں) روکا اور خود اکیلا ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کمرے میں بہت سارے مال ہیں اور قرآن کے دو نسخے اور رقت انگیز باتوں پر مشتمل چند کتابیں رکھی ہوئی ہیں اس کے علاوہ کوئی چیز کمرے میں نظر نہیں آئی اہل مدینہ نے ان کی بہت تعریف کی اور یہ بیان دیا کہ دونوں ہمیشہ روزہ رکھنے والے، جنت کی کیاری میں ہمیشہ نماز پڑھنے والے اور نبی پاک ﷺ کی زیارت کرنے والے روزانہ صبح کو جنت البقیع اور ہر سنیچر کو مسجد قبا کی زیارت کے لیے جاتے ہیں اور کسی سائل کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں کرتے اور اس قحط رسیدہ سال میں مدینہ منورہ کے باشندوں کے فقر و فاقہ کو بند کیا (محتاجی دور کی) بادشاہ نے کہا سبحان اللہ (تعجب کا اظہار کیا) اور بادشاہ نے جو کچھ دیکھا تھا اسے ظاہر نہیں کیا بادشاہ خود گھر میں چکر لگاتے رہے یکا یک انہوں نے گھر کی ایک چٹائی کو اٹھایا تو ایک کھودی ہوئی سرنگ انہیں نظر آئی جو حجرۂ شریفہ تک پہنچ رہی تھی یہ دیکھ کر سب لوگ گھبرا گئے۔

وَقَالَ السُّلْطَانُ عِنْدَ ذٰلِکَ اصْدُقَانِی حَالَکُمَا وَ ضَرَبَهُمَا ضَرْباً شَدِیْداً فَاعْتَرَفَا بِاَنَّهُمَا نَصْرَانِیَّان بَعَثَهُمَا النَّصَارٰی فِی زِیّ حُجَّاجِ الْمَغَارِبَةِ وَ أَمَالُوهُمَا بِاَمْوَالٍ عَظِیْمَةٍ وَ أَمَرُوْهُمَا بِالتَّحَیُّلِ فِی شَیْءٍ عَظِیْمٍ خَیَّلَتْهُ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ وَ تَوَهَّمُوْا اَنْ یُمَکِّنَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَهُوَ الْوُصُوْلُ اِلٰی جَنَابِ الشَّرِیْفِ وَیَفْعَلُوا بِهِ مَازَیَّنَهُ لَهُمْ اِبْلِیْسُ فِی النَّقْلِ وَمَا یَتَرَتَّبُ عَلَیْهِ فَنَزَلَا فِی اَقْرَبِ رِبَاطٍ اِلَی الْحُجْرَةِ الشَّرِیْفَةِ وَفَعَلَا مَا تَقَدَّمَ وَصَارَا یَحْفِرَانِ لَیْلاً وَ لِکُلٍّ مِنْهُمَا مِحْفَظَةُ جِلْدٍ عَلٰی زِیِّ الْمَغَارِبَةِ وَ الَّذِیْ یَجْتَمِعُ مِنَ التُّرَابِ یَجْمَعُهُ کُلٌّ مِنْهُمَا فِی مِحْفَظَتِهٖ یَخْرُجَانِ لِاِظْهَارِ زِیَارَةِ الْبَقِیْعِ فَیُلْقِیَانِهٖ بَیْنَ الْقُبُوْرِ وَاَقَامَا عَلٰی ذٰلِکَ مُدَّةً فَلَمَّا قَرُبَا مِنَ الْحُجْرَةِ الشَّرِیْفَةِ اَرْعَدَتِ السَّمَاءُ وَاَبْرَقَتْ وَحَصَلَ رَجِیْفٌ عَظِیْمٌ بِحَیْثُ خُیِّلَ انْقِلَاعُ تِلْکَ الْجِبَالِ فَقَدِمَ السُّلْطَانُ صَبِیْحَةَ تِلْکَ اللَّیْلَةِ وَاتَّفَقَ اِمْسَاکُهُمَا

الأعمال وأمر مع ذلک بقطع المُکُوس جمیعاً.

حل لغات: زِیّ ہیئت (جمع) أزیا۔ أمال مال دیا۔ مِحفظة تھیلا (جمع) مَحافِظ، مِحفَظات۔ رَجیف زلزلہ۔ اِنقلاع (انفعال) جڑ سے اکھڑ جانا۔ تاہِیل (تفعیل) اہل بنانا۔ رَصاص سیسہ اس کا واحد رَصاصَة آتا ہے۔ أذاب إذابةً (افعال) پگھلانا۔ إضعاف (افعال) ذلیل کرنا۔ مُکُوس ٹیکس مَکس کی جمع ہے۔

ترجمہ: بادشاہ نے اس وقت کہا تم اپنا حال سچ سچ بتاؤ اور انہیں خوب مارا تو ان دونوں نے اقرار کیا کہ ہم دونوں نصرانی ہیں، ہمیں نصرانیوں نے مغربی حجاج کے لباس میں بھیجا اور ہمیں بہت مال دیا اور ہمیں ایک عظیم شئی کے بارے میں حیلہ سازی کا حکم دیا ہے جس کا خیال ان کے نفس نے انھیں دلایا ان کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے جسد مبارک تک رسائی ممکن کر دے گا اور اس کے ساتھ وہ کریں گے جو منتقل کرنے اور اس پر مرتب ہونے والے امور کے سلسلے میں ابلیس نے ان کے لیے مزین کیا تو روضہ منورہ کے قریب ہی ہم ایک رباط میں ٹھہر گئے اور یہ سارا کام کیا ہم لوگ رات میں نقب کھودتے ہیں اور ہمارے پاس مغربی ہیئت کے چمڑے کے تھیلے ہیں ہم جمع ہونے والی مٹی کو اسی تھیلے میں رکھ کر ظاہر اُبقیع کی زیارت کے لیے نکلتے ہیں اور اسے قبروں کے درمیان ڈال دیتے ہیں اور ایک مدت سے ہم یہی کام کر رہے ہیں تو جب ہم حجرۂ شریفہ سے قریب ہو گئے۔ تو آسمان گرجا، بجلی چمکی اور ایسا عظیم زلزلہ آیا لگتا تھا کہ پہاڑ اکھڑ جائیں گے اور اسی رات کی صبح کو بادشاہ بھی تشریف لائے اور ہم کو روکنے اور اعتراف کرانے کا اتفاق ہوا تو جب ان دونوں نے اقرار کرلیا اور دونوں کا حال بادشاہ کے سامنے ظاہر ہو گیا اور یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ

نے خاص مجھے اس عظیم کام کے لیے اہل بنایا بہت زیادہ روئے اور ان دونوں کی گردن مار ڈالنے کا حکم دیا اور ان دونوں کو اس کھڑکی کے نیچے قتل کر دیا گیا جو حجرۂ شریفہ سے متصل ہے اور وہ اس حصے میں ہے جو بقیع سے متصل ہے پھر خوب زیادہ سیسہ حاضر کرنے کا حکم دیا اور حجرۂ شریفہ کے اردگرد سطح آب تک گہری خندق کھدوائی پھر سیسہ پگھلا کر اس خندق کو بھر دیا گیا تو حجرے کے چاروں طرف سیسہ کی دیوار ہو گئی جو پانی تک پہنچی ہوئی تھی پھر بادشاہ اپنے ملک لوٹا اور نصرانیوں کو ذلیل کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ کسی کافر کو کسی کام میں استعمال نہ کیا جائے اور اسی کے ساتھ تمام ٹیکسوں کو ختم کرنے کا حکم دیا۔

کَیفَ اَسلَمَ الطُّفَیلُ بنُ عَمرٍو الدَّوسِی

قَالَ ابنُ اِسحَاقَ وَکَانَ رَسُول اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی مَایَرٰی مِن قَومِہٖ یَبذُلُ لَھُمُ النَّصِیحَۃَ وَیَدعُوھُم اِلَی النَّجَاۃِ مِمَّا ھُم فِیہِ وَجَعَلَت قُرَیشٌ حِینَ مَنَعَہُ اللّٰہُ مِنھُم یُحَذِّرُونَہُ النَّاسَ وَمَن قَدِمَ عَلَیھِم مِنَ العَرَبِ وَکَانَ الطُّفَیلُ بنُ عَمرٍو الدَّوسِی یُحَدِّثُ اَنَّہُ قَدِمَ مَکَّۃَ وَرَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِھَافَمَشٰی اِلَیہِ رِجَالٌ مِّن قُرَیشٍ وَکَانَ الطُّفَیلُ رَجُلاً شَرِیفاً شَاعِراً لَبِیباً فَقَالُوا لَہُ یَا طُفَیلُ اِنَّکَ قَدِمتَ بِلَادَنَا وَھٰذَالرَّجُلُ الَّذِی بَینَ أَظھُرِنَا قَد أَعضَلَ بِنَا وَقَد فَرَّقَ جَمَاعَتَنَا وَشَتَّتَ أَمرَنَا وَاِنَّمَا قَولُہُ کَا لسِّحرِ یُفَرِّقُ بَینَ الرَّجُلِ وَ بَینَ أَبِیہِ وَبَینَ الرَّجُلِ وَبَینَ أَخِیہِ وَ بَینَ الرَّجُلِ وَبَینَ زَوجَتِہٖ وَاِنَّا نَخشٰی عَلَیکَ وَ عَلٰی قَومِکَ مَاقَد دَخَلَ عَلَینَا فَلَا تُکَلِّمَنَّہُ وَ لَا تَسمَعَنَّ مِنہُ شَیئاً قَالَ فَوَاللّٰہِ مَازَالُوا بِی حَتّٰی أَجمَعتُ اَن لَّا اَسمَعَ مِنہُ شَیئاً وَلَا اُکَلِّمَہُ حَتّٰی حَشَوتُ فِی اُذُنَیَّ حِینَ غَدَوتُ اِلَی المَسجِدِ کُرسُفاً فَرَقاً مِن اَن یَّبلُغَنِی شَیٌٔ مِّن قَولِہٖ وَأَنَا لَا اُرِیدُ اَن أَسمَعَہُ قَالَ فَغَدَوتُ اِلَی المَسجِدِ فَاِذَا رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَائِمٌ یُصَلِّی عِندَ الکَعبَۃِ قَالَ فَقُمتُ مِنہُ قَرِیباً فَاَبَی اللّٰہُ اِلَّا اَن یُّسمِعَنِی بَعضَ قَولِہٖ قَالَ فَسَمِعتُ کَلَاماً حَسَناً قَال فَقُلتُ فِی نَفسِی وَأُثکَلُ أُمِّی وَاللّٰہِ اِنِّی لَرَجُلٌ لَبِیبٌ شَاعِرٌ مَا یَخفٰی عَلَیَّ الحَسَنُ مِنَ القَبِیحِ فَمَا یَمنَعُنِی

ان اسمع من ھذا الرجل ما یقول فان کان الذی یاتی بہ حسناً قبلتہ وان کان قبیحاً ترکتہ۔

حل لغات: بذل بذلاً (ن، ض) دینا، سخاوت کرنا۔ بذل النصیحۃ نصیحت کرنا۔ منع منعاً (ف) روکنا، محفوظ رکھنا۔ التحذیر ڈرانا، چوکنا کرنا، متنبہ کرنا۔ لبیب عقلمند (جمع) الباء۔ اعضل اعضالاً (افعال) مشکل ہونا" با" صلے کے ساتھ مشکل میں ڈالنا۔ شتت تشتیتاً (تفعیل) متفرق کرنا۔ اجمع اجماعاً (افعال) پختہ ارادہ کرنا۔ حشا حشواً (ن) بھرنا۔ غدا غدواً (ن) جانا۔ کرسف روئی۔ فرق فرقاً (س) خوف کرنا، ڈرنا۔ ثکل ثکلاً (س) گم کرنا۔

ترجمہ: ابن اسحٰق نے کہا کہ نبی پاک ﷺ اپنی قوم کی طرف سے جو (برائیاں) دیکھتے اس پر انہیں نصیحت فرماتے اور انہیں اس سے نجات کی طرف بلاتے تھے جس میں وہ تھے جب اللہ نے قریش سے آپ کو محفوظ رکھا تو قریش آپ سے لوگوں کو اور اپنے پاس آنے والے عربوں کو چوکنا کرنے لگے طفیل بن عمرو دوسی بیان کرتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ آئے جب کہ نبی ﷺ وہیں تھے تو قریش کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے طفیل ایک شریف آدمی اور عقلمند شاعر تھے تو ان لوگوں نے ان سے کہا اے طفیل تم ہمارے شہر میں تشریف لائے ہو یہ شخص جو ہمارے درمیان ہے اس نے ہمارے لیے مصیبت کھڑی کر رکھی ہے ہمارے اتحاد کو اس نے پارہ پارہ کر دیا ہے ہمارے معاملے کو اس نے پراگندہ کر دیا ہے اس کا کلام جادو کی طرح ہے یہ بیٹے اور باپ کے درمیان، بھائی بھائی کے درمیان، خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈال رہا ہے ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں تم اور تمہاری قوم پر بھی ایسی مصیبت نہ آ جائے جس کے ہم شکار ہیں اس لیے اس سے کلام مت کرنا اور نہ ہی اس کی کوئی بات سننا (طفیل) کہتے ہیں خدا کی قسم مسلسل مجھے یہی سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ نہ میں ان کی بات سنوں گا اور نہ ان سے کلام کروں گا حتیٰ کہ جب میں مسجد میں جاتا تو اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لیتا اس خوف سے کہ کہیں ان کی کوئی بات میرے کانوں میں پہنچ جائے اور میں اسے سننا نہیں چاہتا طفیل کہتے ہیں ایک روز میں مسجد میں گیا وہاں اچانک میں نے دیکھا کہ رحمت عالم ﷺ کعبہ کے سامنے نماز ادا کر رہے ہیں میں نزدیک

جا کر کھڑا ہو گیا تو اللہ نے یہی چاہا کہ میں ان کی بعض بات سن لوں کہتے ہیں کہ میں نے دل آویز کلام سنا کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میری ماں مجھ سے کھو جائے خدا میں ایک عقلمند آدمی ہوں (ممتاز) شاعر ہوں، کلام کے حسن و قبح کو اچھی طرح پہچانتا ہوں ان کی بات سننے سے مجھے روکنے والی کیا چیز ہے اگر انہوں نے کوئی اچھی بات کہی تو قبول کروں گا اور اگر کوئی قبیح بات ہوگی تو میں اسے چھوڑ دوں گا۔

قَالَ فَمَكَثْتُ حَتّٰى انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى بَيْتِهٖ فَاتَّبَعْتُهٗ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ قَالُوْا اِلَيَّ كَذَا وَ كَذَا فَوَاللّٰهِ مَا بَرِحُوْا يُخَوِّفُوْنَنِيْ اَمْرَكَ حَتّٰى سَدَدْتُ اُذُنَيَّ بِكُرْسُفٍ لِئَلَّا اَسْمَعَ قَوْلَكَ ثُمَّ اَبَى وَاللّٰهِ اِلَّا اَنْ يُسْمِعَنِيْ قَوْلَكَ فَسَمِعْتُهٗ قَوْلًا حَسَنًا فَاعْرِضْ عَلَيَّ اَمْرَكَ قَالَ فَعَرَضَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاِسْلَامَ وَتَلَا عَلَيَّ الْقُرْآنَ فَلَا وَاللّٰهِ مَاسَمِعْتُ قَوْلًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ وَلَا اَمْرًا اَعْدَلَ مِنْهُ قَالَ فَاَسْلَمْتُ وَشَهِدْتُ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرُءٌ مُطَاعٌ فِيْ قَوْمِيْ وَاَنَا رَاجِعٌ اِلَيْهِمْ وَدَاعِيْهِمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ لِيْ آيَةً تَكُوْنُ لِيْ عَوْنًا عَلَيْهِمْ فِيْمَا اَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَهٗ آيَةً قَالَ فَخَرَجْتُ اِلٰى قَوْمِيْ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةٍ تُطْلِعُنِيْ عَلَى الْحَاضِرِ وَقَعَ نُوْرٌ بَيْنَ عَيْنَيَّ مِثْلَ الْمِصْبَاحِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ فِيْ غَيْرِ وَجْهِيْ اِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّظُنُّوْا اَنَّهَا مُثْلَةٌ وَقَعَتْ فِيْ وَجْهِيْ لِفِرَاقِيْ دِيْنَهُمْ قَالَ فَتَحَوَّلَ فَوَقَعَ فِيْ رَاْسِ سَوْطِيْ قَالَ فَجَعَلَ الْحَاضِرُ يَتَرَاءَوْنَ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ سَوْطِيْ كَالْقِنْدِيْلِ الْمُعَلَّقِ وَاَنَا اَهْبِطُ اِلَيْهِمْ مِنَ الثَّنِيَّةِ قَالَ حَتّٰى جِئْتُهُمْ فَاَصْبَحْتُ فِيْهِمْ.

حل لغات: اَطْلَعَ اِطْلَاعًا (افعال) باخبر کرنا۔ الحَاضِر بڑا قبیلہ اور آبادی۔ ثَنِيَّة گھاٹی جمع ثَنَايَا۔ مُثْلَة چہرہ بگڑنا۔ تَحَوَّلَ تَحَوُّلًا (تفعل) پھر جانا۔ السَّوط کوڑا۔ هَبَطَ هُبُوطًا (ن،ض) اترنا۔

ترجمہ: کہتے ہیں کہ میں وہاں رکا رہا یہاں تک کہ حضور اپنے گھر تشریف لے گئے میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا یہاں تک کہ جب حضور گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کے پاس گیا میں

نے عرض کی اے محمد (ﷺ) آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں مجھ سے یہ یہ باتیں بتائی ہیں بخدا وہ مجھے آپ کے معاملہ سے ڈراتے رہے یہاں تک کہ اس خوف سے کہ آپ کی آواز کانوں کے پردے سے ٹکرائے میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی مگر بخدا اللہ نے مجھے آپ کا کلام سنا ہی دیا تو میں نے ایک عمدہ کلام سنا لہذا آپ مجھ پر اپنا معاملہ پیش کیجیے (طفیل) کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ پر اسلام پیش فرمایا اور مجھے قرآن کریم پڑھ کر سنایا خدا کی قسم اس سے زیادہ عمدہ کلام اور اس سے زیادہ انصاف والا معاملہ میں نے آج تک کبھی نہیں سنا تھا (طفیل) کہتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کرلیا اور میں نے حق کی شہادت دے دی پھر میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی میں ایسا آدمی ہوں کہ میری قوم میری مطیع وفرمانبردار ہے اور اب میں ان کی طرف لوٹ کر جاؤں گا اور انہیں اسلام کی دعوت دوں گا اس لیے آپ اللہ سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے کوئی نشانی عطا فرمائے جو تبلیغ ودعوت کے اس سلسلہ میں میری معاون اور مددگار ثابت ہو تو آپ نے دعا کی اے اللہ اس کے لیے کوئی نشانی پیدا فرمادے (طفیل) کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی طرف روانہ ہوا یہاں تک کہ جب میں اس گھاٹی میں تھا جو شہر کے لوگوں سے باخبر کررہی تھی تو اچانک میری آنکھوں کے درمیان چراغ کی طرح ایک نور پھوٹنے لگا میں نے دعا کی اے اللہ اس نور کو چہرے سے ہٹا کر دوسری جگہ فرمادے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ گمان کریں گے کہ ان کا دین چھوڑنے کی وجہ سے میرا چہرہ بگڑ گیا ہے کہتے ہیں وہ نور وہاں سے منتقل ہوکر میرے سوٹے کے ایک کنارہ پر چمکنے لگا کہتے ہیں کہ جب میں گھاٹی سے بستی پر اتر رہا تھا تو وہاں کے لوگ اس نور کو میرے سوٹے میں ایسے ہی دیکھ رہے تھے جیسے (روشن) قندیل لٹک رہی ہو کہتے ہیں کہ پھر میں ان کے پاس آیا اور ان کے مابین صبح کی۔

أَثَرُ تَعَالِيمِ الِاسْلَامِ فِي الْعَرَبِ

لَاشَکَّ اَنَّ تَعَالِيمَ الْاِسْلَامِ رَفَعَتِ الْمُسْتَوىٰ العَقْلِي لِلْعَرَبِ اِلٰى دَرَجَةِ كُبْرىٰ فَهٰذِهِ الصِّفَاتُ الَّتِي وَصَفَ الاِسْلَامَ بِهَا اللّٰهُ تَعَالٰى نَقَلَتْهُمْ مِنْ عِبَادَةِ اَصْنَامٍ وَ اَوْثَانٍ وَمَا يَقْتَضِيهِ ذٰلِکَ مِنِ انْحِطَاطٍ فِي النَّظَرِ وَاِسْفَافٍ فِي الفِكْرِ اِلٰى عِبَادَةِ

اِلٰہٍ وَرَاءَ الْمَادَّۃِ لَا تُدْرِکُہُ الاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الاَبْصَارَ کَانَ الْاِلٰہُ عِنْدَ اَکْثَرِھِم اِلٰہَ قَبِیْلَۃٍ وَاِنِ اتَّسَعَ سُلْطَانُہٗ فَاِلٰہُ قَبَائِلَ اَوْ اِلٰہُ الْعَرَبِ فَاَبَانَہُ الاِسْلَامُ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ وَ مُدَبِّرَ الْکَوْنِ وَبِیَدِہٖ کُلُّ شَیْئٍ وَ عَالِماً بِکُلِّ شَیْئٍ فَاسْتَطَاعَ الْعَرَبِیُّ بِھٰذِہٖ التَّعَالِیْمِ اَنْ یَّرْقٰی اِلیٰ فَھْمِ اِلٰہٍ لَا مَادَّۃَ لَہٗ وَاسِعِ السُّلْطَانِ وَاسِعِ الْعِلْمِ وَاَفْھَمَھُمُ الاِسْلَامُ اَنَّ دِیْنَھُمْ خَیْرُ الاَدْیَانِ وَاَنَّ الْعَالَمَ حَوْلَھُمْ فِی ضَلَالٍ وَأَنَّ نَبِیَّھُمْ ھَادِی النَّاسِ جَمِیْعاً وَاَنَّھُمْ وَرَثَتُہٗ فِی ھِدَایَۃِ الاُمَمِ فَکَانَ ذٰلِکَ مِنَ الْبَوَاعِثِ عَلیٰ غَزْوِ ھٰذِہٖ الاُمَمِ یَدْعُوْنَھُمْ اِلیٰ دِیْنِھِمْ وَیُبَشِّرُوْنَھُمْ بِہٖ فَمَنْ دَخَلَ فِیْہِ کَانَ کَاَحَدِھِمْ وَکَانَ لِعَقِیْدَۃِ الْیَوْمِ الآخِرِ وَدَارِ الْجَزَاءِ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ اَثَرٌ عَظِیْمٌ فِی بَیْعِ کَثِیْرٍ مِّنْھُمْ نُفُوْسَھُمْ فِی سَبِیْلِ نَشْرِ الدَّعْوَۃِ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ وَعْداً عَلَیْہِ حَقاً فِی التَّوْرَاۃِ وَالاِنْجِیْلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَیْعِکُمُ الَّذِی بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔

حل لغات: المُسْتَوٰی معیار جمع مُسْتَوَیَات۔ اَصْنَام اور اَوْثَان کے درمیان فرق یہ ہے کہ صنم لکڑی، چاندی یا سونے کے اس بت کو کہتے ہیں جو انسان کی صورت پر ہو اور وثن پتھر کے بت کو کہتے ہیں۔ اِنْحِطَاط گراوٹ، پستی۔ اَسَفَّ اِسْفَافًا (افعال) گھٹیا کاموں کے پیچھے پڑنا۔ رَقِیَ رُقِیًّا (س) ترقی کرنا، چڑھنا۔ بَوَاعِث، بَاعِث کی جمع ہے محرک، سبب، داعیہ۔ الغَزْو غلبہ۔ نَشَرَ نَشْرًا (ض، ن) پھیلانا۔ اِسْتَبْشَرَ اِسْتِبْشَارًا (استفعال) خوشی منانا۔

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام کی تعلیم نے عرب کے عقلی معیار کو انتہائی بلند درجے تک پہنچا دیا تو وہ صفتیں جن کے ذریعے اللہ نے اسلام کو متصف کیا ہے ان صفتوں نے اہل عرب کو بتوں کی عبادت اور ان کے مقتضیات یعنی نظری انحطاط اور فکری دناءت سے ایسے معبود کی عبادت کی طرف پھیر دیا جو مادہ سے وراء ہے، آنکھیں جس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور سب اس کے احاطہ علم میں ہیں خدا اکثر کے نزدیک کسی قبیلہ کا ہوتا تھا اور اگر اس کی بادشاہت میں وسعت ہوتی تو چند قبیلوں کا یا عرب کا معبود ہوتا تو اسلام نے واضح کر دیا کہ معبود (برحق) سارے جہان

کا معبود ہے جو کائنات کا مدبر ہے جس کے دست قدرت میں سب کچھ ہے اور وہ ہر شی کو جانتا ہے تو عربی ان تعلیمات کے ذریعے قادر ہوا اس پر کہ ایک ایسے معبود کو سمجھنے کی طرف ترقی کرے جو مادہ سے وراء ہے اس کی سلطنت وسیع ہے، اس کا علم محیط ہے اور اسلام نے انہیں سمجھایا کہ ان کا دین سب سے بہتر دین ہے اور ان کے ارد گرد سارا عالم گمراہی میں ہے اور ان کے نبی تمام لوگوں کے رہبر ہیں اور وہ امت کی ہدایت میں ان کے وارث ہیں تو ان امتوں پر غلبے کا یہی محرک تھا وہ لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلاتے تھے اور انہیں اس کی بشارت دیتے تھے تو جو اس میں داخل ہو جاتا وہ ان کے ایک فرد کی طرح ہوتا۔ یوم آخرت، دار جزا اور جنت و دوزخ کے عقیدے کی بڑی تاثیر یہ تھی کہ ان میں کے بہت سے لوگوں نے اشاعت دین کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا، بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں اس کے ذمۂ کرم پر سچا وعدہ توریت، انجیل اور قرآن میں ہے اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے تو خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے اس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

كَانَ لِلْاِسْلَامِ اَثَرٌ كَبِيْرٌ فِي تَغْيِيْرِ قِيْمَةِ الْاَشْيَاءِ وَ الْأَخْلَاقِ فِي نَظَرِ الْعَرَبِ فَارْتَفَعَتْ قِيْمَةُ اَشْيَاءَ وَانْخَفَضَتْ قِيْمَةُ أُخْرىٰ وَ اَصْبَحَتْ مُقَوِّمَاتُ الْحَيَاةِ فِي نَظَرِهِمْ غَيْرَهَا بِالْاَمْسِ وَقَدْ لَاقَى النَّبِيُّ ﷺ صُعُوْبَاتٍ كُبْرىٰ فِي نَقْلِهِمْ مِنْ عَقْلِيَّتِهِمِ الْجَاهِلِيَّةِ اِلىٰ عَقْلِيَّتِهِمِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَتَجِدُهَا مَبْسُوْطَةً فِي كُتُبِ السِّيْرَةِ كَمَا احْتَمَلَ الْمُسْلِمُوْنَ السَّابِقُوْنَ مِنَ الْعَذَابِ كَثِيْراً فَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ اِنْ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ لَيَضْرِبُوْنَ اَحَدَهُمْ وَ يُجِيْعُوْنَهٗ وَيُعَطِّشُوْنَهٗ حَتّٰى مَا يَقْدِرُ عَلىٰ أَنْ يَّسْتَوِيَ جَالِساً مِنْ شِدَّةِ الضَّرِّ الَّذِيْ نَزَلَ بِهٖ حَتّٰى يُعْطِيَهُمْ مَاسَأَلُوْهُ مِنَ الْفِتْنَةِ وَ حَتّٰى يَقُوْلُوا لَهُ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى اِلٰهُكَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ......الخ حَتّٰى اضْطُرَّ كَثِيْرٌ مِنْهُمْ بَعْدَ خَمْسِ سَنَوَاتٍ مِنَ الدَّعْوَةِ اَنْ يُّهَاجِرُوْا اِلىٰ قُطْرٍ نَصْرَانِيٍّ وَ هُوَ الْحَبَشَةُ يَلْجَأُوْنَ اِلَيْهِ فَهَاجَرَ نَحْوُ مِائَةٍ مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَتَرَكُوْا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَكَّةَ مَعَ عَدَدٍ قَلِيْلٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ وَ لَمْ يُنْشَرِ الْاِسْلَامُ وَ

بِعِبَارَةٍ أُخْرىٰ لَمْ تَنْتَشِرِ العَقِيْدَةُ الجَدِيْدَةُ اِلَّا بَعْدَ الهِجْرَةِ اِلَي المَدِيْنَةِ وَ انْهِزَامِ قُرَيْشٍ حَرِبِيًّا.

حل لغات: اِنْخَفَضَ اِنْخِفَاضًا (انفعال) پست ہونا، کم ہونا۔ مُقَوِّمَاتُ الحَيَاة لوازم زندگی۔ عَقْلِيَّة ذہنیت، خیال۔ الاِجَاعَة بھوکا رکھنا۔ الاِعْطَاش وَالتَّعْطِيْش پیاسا رکھنا۔ قُطْر شہر (جمع) اَقْطَار۔ لَجَأَ لَجْأً (ف) پناہ لینا۔ نَحْو تقریباً۔ اِنْهَزَمَ اِنْهِزَامًا (انفعال) شکست کھانا۔

ترجمہ: عرب کی نظر میں اشیا اور اخلاق کی قیمت کو بدلنے میں اسلام کا بڑا اثر ہے تو کچھ چیزوں کی قیمت بڑھ گئی اور کچھ چیزوں کی قیمت گھٹ گئی تو لوازم حیات ان کی نظر میں آج وہ ہوگئے جو کل نہیں تھے اور نبی کریم ﷺ کو انھیں جاہلی ذہنیت سے اسلامی خیال کی طرف پھیرنے میں بڑی بڑی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا جن کو تفصیل کے ساتھ تم سیرت کی کتابوں میں پاؤگے جیسا کہ اولین مسلمانوں نے بہت سی تکلیفیں برداشت کیں چنانچہ ابن عباس سے مروی ہے کہ بخدا مشرکین کسی مسلمان کو مارتے اور اس کو بھوک و پیاس سے تڑپاتے یہاں تک کہ وہ سیدھا بیٹھنے پر بھی قادر نہ ہوتا اس تکلیف کی وجہ سے جو اسے لاحق ہوتی یہاں تک کہ وہ ان کی طلب کردہ گمراہی کو اختیار کرلے اور وہ اس سے کہتے کہ لات وعزیٰ تمہارے معبود ہیں نہ کہ اللہ تو وہ کہہ دے کہ ہاں، یہاں تک کہ بہت سارے مسلمان دعوت کے پانچ سال بعد عیسائی ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے جس میں وہ پناہ لیں چنانچہ تقریبا سو مسلمان ہجرت کر گئے اور نبی کریم ﷺ چند صحابہ کے ساتھ مکہ ہی میں مقیم رہے اب اسلام کی اشاعت موقوف ہوگئی دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ عقیدہ جدیدہ کی اشاعت مدینہ کی طرف ہجرت کرنے اور قریش کے جنگ میں شکست خوردہ ہونے کے بعد ہوئی۔

وَ حَقًّا اَنَّ هٰذَا النِّزَاعَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَ قُرَيْشٍ اَوَّلاً ثُمَّ بَيْنَ المَدَنِيِّيْنَ وَالمَكِّيِّيْنَ ثَانِياً ثُمَّ بَيْنَ مَنْ دَخَلُوا مِنَ العَرَبِ فِي الاِسْلَامِ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلُوا اِنَّمَا هُوَ نِزَاعٌ بَيْنَ عَقْلِيَّتَيْنِ عَقْلِيَّةٌ وَثَنِيَّةٌ تُبَاحُ فِيْهَا اللَّذَائِذُ وَتُمْنَحُ فِيْهَا الحُرِّيَّةُ اِلىٰ حَدٍّ بَعِيْدٍ وَتُقَدَّرُ فِيْهَا الاَخْلَاقُ تَقْدِيْراً خَاصّاً وَ عَقْلِيَّةٌ اُخْرىٰ مُوَحِّدَةٌ تُدَاسُ فِيْهَا الاَصْنَامُ دَوْساً وَ تُمْتَهَنُ بِكُلِّ اَنْوَاعِ الاِمْتِهَانِ وَ تُكْسَرُ مِنْ غَيْرِ هَوَادَةٍ وَلَا تُبَاحُ فِيْهَا اللَّذَائِذُ اِلَّا

چیزیں مباح تھیں اور اس میں بہت حد تک آزادی تھی اور اس میں اخلاق کو ایک مخصوص پیمانے سے ناپا جاتا تھا دوسری جاہلیت تو دینی تھی جس میں بتوں کو پوجا جاتا تھا اور انھیں ہر طرح سے ذلیل کیا جاتا تھا اور سختی کے ساتھ انھیں توڑ دیا جاتا تھا اور اس میں ساری لذتیں بھی جائز نہیں تھیں مگر ایک مقدار کے مطابق اور اس میں خمس دیا جاتا تھا تاکہ اس کو فقیروں اور مفاد عام کے لیے خرچ کیا جائے اور اس میں آزادی مخصوص اوقات میں عبادت اور جان و مال کے احترام کی قیدوں کے ساتھ مقید تھی اور اخلاق کی قیمت کو اس میں بدل دیا جاتا تھا تو انتقام اور دشمنی کو اچھی خصلتیں نہیں سمجھا جاتا وعلی ہذا القیاس اور دونوں حالتوں کے درمیان فرق کی بہترین تعبیر وہ روایت ہے جو مروی ہے جعفر بن ابی طالب سے اور یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی آپ نے نجاشی سے اس وقت فرمایا جب کہ اس نے آپ سے ان کے حالات دریافت کیے۔ ہم ایک جاہل قوم تھے بتوں کی پرستش کرتے، مردار کھاتے، برائیوں کا ارتکاب کرتے، رشتے کاٹتے اور پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے، ہم میں کا قوی کمزور کو ظلم کا نشانہ بناتا تھا ہماری یہی حالت تھی کہ اللہ نے ہمارے درمیان ہمیں میں سے ایک ایسے رسول کو بھیجا جس کے حسب ونسب صداقت ودیانت اور اس کی پارسائی سے ہم خوب واقف ہیں تو اس (رسول) نے ہمیں اللہ کی طرف بلایا تاکہ ہم اس کی وحدانیت کا اقرار کریں اور اسی کی عبادت کریں اور ان پتھروں اور بتوں کی پوجا چھوڑ دیں جن کو ہم اور ہمارے آباء واجداد اللہ کے علاوہ پوجتے تھے اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی کرنے، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا، محرمات اور خونریزی سے باز رہنے کا حکم دیا، بے حیائی، جھوٹ، یتیم کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کی عبادت، نماز، روزہ اور زکوۃ کا حکم دیا تو ہم نے اس کی تصدیق کی اور ہم اس پر ایمان لائے تو ہماری قوم نے ہم پر زیادتی کی اور انہوں نے ہمیں ستایا اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کی کوشش کی تاکہ ہمیں اللہ کی عبادت سے بتوں کی عبادت کی طرف پھیر دیں اور یہ کہ ہم حلال سمجھیں ان بری چیزوں کو جنہیں پہلے حلال سمجھتے تھے تو جب ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی اور ظلم ڈھایا، ہم پر تنگی کی، ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان حائل ہو گئے تو ہم آپ کے ملک چلے آئے۔

هذه القصة تمثل النزاع بين العقليتين اصدق تمثيل وقد عقد الاستاذ جولد زيهر فصلاً في نقط النزاع بين الاسلام والفضائل عند العرب في الجاهلية عنونه بالدين و المروءة وهو يتلخص في ان الاسلام رسم للحياة مثلاً اعلى غير المثل الاعلى للحياة في الجاهلية وهذان المثلان لايتشابهان و كثيرا ما يتناقضان فالشجاعة الشخصية والشهامة التي لا حد لها والكرم الى حد الاسراف والاخلاص التام للقبيلة والقسوة في الانتقام والاخذ بالثار ممن اعتدى عليه او على قريب له او على قبيلته بقول اوفعل هذه هي اصول الفضائل عند العرب الوثنيين في الجاهلية أما في الاسلام فالخضوع لله والانقياد لامره والصبر واخضاع منافع الشخص ومنافع قبيلة لاوامر الدين والقناعة وعدم التفاخر والتكاثر وتجنب الكبر والعظمة هي المثل الاعلى للانسان في الحياة.

حل لغات: مَثَّلَ تَمْثِيْلاً (تفعیل) ہوبہوتصویر بنانا۔ النُّقْطَة مرکز جمع نُقَط ۔ العَنْوَنَة (رباعی مجرد) عنوان قائم کرنا۔ مَثَل نمونہ۔ الشَّهَامَة ذکاوت۔ القَسْوَة سختی۔ اَخْضَعَ اِخْضَاعًا (افعال) جھکانا۔

ترجمہ: یہ قصہ دونوں ذہنیتوں کے درمیان جھگڑے کی سچی تصویر کشی کر رہا ہے استاذ جولد زیہر نے دور جاہلیت میں عرب کے نزدیک فضائل اور اسلام کے درمیان جھگڑے کے سلسلے میں ایک باب باندھا ہے جس کا عنوان "الدین والمروءة" ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام نے زندگی کے لیے ایسا بہترین نمونہ پیش کیا ہے جو دور جاہلیت میں زندگی کے بہترین نمونہ کے علاوہ ہے اور یہ دونوں نمونے ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں، اکثر ان دونوں میں تناقض ہے تو شخصی شجاعت اور وہ ذکاوت جس کی کوئی حد نہیں اور اسراف کی حد تک بخشش اور قبیلہ کے لیے اخلاص تام اور اس سے انتقام و دیت لینے میں سختی جس نے اس پر زیادتی کی یا اس کے قریب والے پر یا اس کے قبیلہ پر قول کے ذریعے یا فعل کے ذریعے یہ جاہلیت میں عرب بت پرستوں کے نزدیک فضائل کے اصول تھے اور رہا اسلام تو اس میں (فضیلت یہ ہے) اللہ کے لیے جھکنا، اس کے حکم پر

گردن رکھ دینا صبر کرنا، دین کے معاملات کے لیے شخص یا اپنے قبیلہ کی منفعت کو قربان کر دینا، قناعت کرنا، فخر اور زیادہ مال طلب نہ کرنا، عجب وغرور اور عظمت (ظاہر کرنے) سے بچنا یہ حیات انسانی کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

الظُّلْمُ مَرْتَعُهٗ وَخِیْمٌ

(۱) یَابَدْرُ وَالْاَمْثَالُ یَضْـ ـرِبُهَا لِذِی اللُّبِّ الْحَکِیْمُ

(۲) دُمْ لِلْخَلِیْلِ بِوُدِّهٖ مَا خَیْرُ وُدٍّ لَا یَدُوْمُ

(۳) وَاعْرِفْ لِجَارِکَ حَقَّهٗ وَالْحَقُّ یَعْرِفُهُ الْکَرِیْمُ

(۴) وَاعْلَمْ بِاَنَّ الضَّیْفَ یَوْ مًا سَوْفَ یَحْمَدُ اَوْ یَلُوْمُ

(۵) وَالنَّاسُ مُبْتَنِیَانِ مَحْـ ـمُوْدُ الْبِنَایَةِ اَوْ ذَمِیْمُ

(۶) وَاعْلَمْ بُنَیَّ فَاِنَّهٗ بِالْعِلْمِ یَنْتَفِعُ الْعَلِیْمُ

(۷) اَنَّ الْاُمُوْرَ دَقِیْقُهَا مِمَّا یَهِیْجُ لَهُ الْعَظِیْمُ

(۸) وَالتَّبْلُ مِثْلُ الدَّیْنِ تُقْـ ـضَاهُ وَقَدْ یُلْوَی الْغَرِیْمُ

(۹) وَالْبَغْیُ یَصْرَعُ أَهْلَهٗ وَالظُّلْمُ مَرْتَعُهٗ وَخِیْمُ

(۱۰) وَلَقَدْ یَکُوْنُ لَکَ الْغَرِیْـ ـبُ أَخًا وَیَقْطَعُکَ الْحَمِیْمُ

حل لغات: دُمْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر۔ دَامَ دَوَامًا (ن) ہمیشہ رہنا۔ لَامَ لَوْمًا وَمَلَامَةً (ن) ملامت کرنا۔ دَقِیْق چھوٹا، حقیر۔ هَاجَ هَیْجَانًا (ض) بھڑکنا، برانگیختہ ہونا۔ التَّبْل انتقام، دیت۔ لَوٰی لَیًّا (ض) قرض میں ٹال مٹول کرنا۔ غَرِیْم قرض خواہ۔ البَغْی حد سے گزرنا۔ صَرَعَ صَرْعًا (ف) ہلاک کرنا، پچھاڑنا۔ مَرْتَع چراگاہ مراد انجام ہے۔ وَخِیْم اس کھانے کو کہتے ہیں جو موافق نہ ہو اور بدہضمی ہو جائے۔ حَمِیْم گہرا دوست جمع اَحِمَّاء۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ اے میرے بیٹے بدر! حالانکہ کہاوتوں کو دانا شخص عقلمند کے لیے بیان کرتا ہے

(کیونکہ بے سمجھ کو ان سے کوئی فائدہ نہیں)۔﴿۲﴾اپنے دوست کے ساتھ ہمیشہ دوستی کے ساتھ رہ کیونکہ اس دوستی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لیے دوام نہیں۔﴿۳﴾اپنے پڑوسی کے حق کو پہچان اور لوگوں کے حق کو اچھا آدمی جانا کرتا ہے۔﴿۴﴾جان لو کہ مہمان کسی نہ کسی دن (میزبان کی) تعریف کرے گا (بصورت احسان) اور کسی دن اس کی ملامت کرے گا (بصورت عدم احسان)۔﴿۵﴾لوگ بنا کے اعتبار سے دو طرح کے ہیں کچھ لوگوں کی بنا قابل تعریف ہے اور کچھ لوگوں کی بنا لائق مذمت ہے۔﴿۶﴾جان لے اے میرے پیارے بیٹے کیونکہ علم سے عقلمندوں کو فائدہ ہوتا ہے۔﴿۷﴾کہ چھوٹے امور ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے سبب بڑے معاملے کھڑے ہو جاتے ہیں۔﴿۸﴾انتقام قرض کی مانند ہے جس کا تجھ سے تقاضا کیا جائے گا اور کبھی قرض خواہ کو ٹالا جاتا ہے۔﴿۹﴾رکشی سرکش کو ہلاک کر دیتی ہے اور ظلم کی چرا گاہ بدہضمی لاتی ہے۔﴿۱۰﴾کبھی اجنبی تمہارا بھائی ہو جاتا ہے اور گہرا دوست رشتہ ختم کر لیتا ہے۔

(۱۱) وَالْمَرْءُ يُكْرَمُ لِلْغِنٰى وَيُهَانُ لِلْعَدَمِ الْعَدِيْمُ

(۱۲) قَدْ يُقْتِرُ الْحُوَلُ التَّقِيُّ وَيُكْثِرُ الْحَمِقُ الْاَثِيْمُ

(۱۳) يُمْلٰى لِذٰكَ وَيُبْتَلٰى هٰذَا فَاَيُّهُمَا الْمَضِيْمُ

(۱۴) وَالْمَرْءُ يَبْخَلُ فِي الْحُقُوْ قِ وَلِلْكَلَالَةِ مَا يُسِيْمُ

(۱۵) مَا بُخْلُ مَنْ هُوَ لِلْمَنُوْ نِ وَرَيْبِهَا غَرَضٌ رَجِيْمُ

(۱۶) وَتُخَرَّبُ الدُّنْيَا فَلَا بُؤْسٌ يَدُوْمُ وَلَا نَعِيْمُ

(۱۷) وَيَرَى الْقُرُوْنَ أَمَامَهُ هَمَدُوْا كَمَا هَمَدَ الْهَشِيْمُ

(۱۸) كُلُّ امْرِءٍ سَتَئِيْمُ مِنْـــــهُ الْعِرْسُ اَوْمِنْهَا يَئِيْمُ

(۱۹) مَا عِلْمُ ذِيْ وَلَدٍ أَيَثْـــــكَلُهُ اَمِ الْوَلَدُ الْيَتِيْمُ

حل لغات: عَدِيْم فقیر۔ اَقْتَرَ اِقْتَارًا (افعال) محتاج ہونا۔ حُوَل مدبر۔ حَمِق بے وقوف اَمْلٰى اِمْلَاءً (افعال) مہلت دینا۔ مَضِيْم ذلیل۔ كَلَالَة اس کی تفسیر میں بہت سارا اختلاف ہے کچھ لوگوں نے کہا کلالہ اس کو کہتے ہیں جس کا نہ باپ ہو نہ اولاد کچھ لوگوں نے کہا صرف جس کا

باپ نہ ہو اور کچھ لوگوں نے اس کے برعکس قول کیا ہے۔ اَسَامَ اِسَامَةً (افعال) چرانا۔ مَنُوْن زمانہ۔ رَیْب انقلاب۔ غَرَض نشانہ۔ رَجِیم مردود۔ خَرَّبَ تَخْرِیبًا (تفعیل) ویران کرنا۔ بُؤس سختی، شدت۔ نَعِیم نعمت۔ قُرُوْن جماعتیں، قَرْن کی جمع ہے۔ هَمَدَ هُمُوْدًا (ن) ہلاک ہونا۔ هَشِیم خشک شدہ گھاس۔ آمَ اَیْمَةً (ض) رانڈ و بیوہ ہونا۔ عِرْس بیوی۔ ثَكِلَ ثَكْلًا (س) کھو دینا۔

ترجمہ: ﴿۱۱﴾ آدمی کی مالداری کی وجہ سے تعظیم کی جاتی ہے اور فقیر کی مفلسی کی وجہ سے توہین کی جاتی ہے۔ ﴿۱۲﴾ کبھی مدبر پرہیز گار مفلس ہو جاتا ہے اور احمق گنہگار مال دار ہو جاتا ہے۔ ﴿۱۳﴾ احمق گنہگار کو مہلت دی جاتی ہے اور اس پرہیز گار کا مصیبتوں سے امتحان لیا جاتا ہے تو ان دونوں میں کون ذلیل و خوار ہے۔ ﴿۱٤﴾ انسان حقوق میں بخل کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ اونٹ جن کو یہ چراتا ہے ایسے وارثوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جو اس کے نسب میں شریک نہ ہوں۔ ﴿۱۵﴾ کس قدر (نکما) بخل ہے اس شخص کا جو زمانہ اور اس کے انقلاب کا ملعون نشانہ ہے۔ ﴿۱٦﴾ دنیا ویران ہو جائے گی نہ سختی ہمیشہ رہے گی نہ نعمت۔ ﴿۱۷﴾ حالانکہ وہ ان قوموں کو جو بالکل جاتی رہیں اپنے آگے دیکھتا ہے کہ وہ ایسی مر گئیں جیسے خشک گھاس جو پس کر بھس کے موافق ہو جائے۔ ﴿۱۸﴾ ہر مرد قریب ہے کہ اس کی بیوی اس کے مرنے سے بیوہ ہو جائے یا وہ مرد اس عورت کے مرنے سے رنڈوا ہو جائے۔ ﴿۱۹﴾ فرزند کے باپ کو اس بات کا علم نہیں کہ کیا وہ فرزند کو گم کرے گا یا اس کا فرزند اسے گم کر دے گا۔

سِيرَةُ سَيِّدِنَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي عُمَّالِهٖ

كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّنْ يَّشْتَرِيْ رِضَا الْعَامَّةِ بِمَصْلَحَةِ الْاُمَرَاءِ فَكَانَ الْوَالِي فِي نَظَرِهٖ فَرْدًا مِنَ الْاَفْرَادِ يَجْرِي حُكْمُ الْعَدْلِ عَلَيْهِ كَمَا يَجْرِي عَلٰى غَيْرِهٖ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ فَكَانَ حُبُّ الْمُسَاوَاةِ بَيْنَ النَّاسِ لَا يَعْدِلُهُ شَيْئٌ مِنْ اَخْلَاقِهٖ اِذَا اشْتَكَى الْعَامِلَ اَصْغَرُ الرَّعِيَّةِ جَرَّهُ اِلَى الْمُحَاكَمَةِ حَيْثُ يَقِفُ الشَّاكِي وَ الْمَشْكُوْ مِنْهُ يُسَوِّيْ بَيْنَهُمَا فِي الْمَوْقِفِ حَتّٰى يَظْهَرَ الْحَقُّ فَاِنْ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْعَامِلِ اقْتَصَّ مِنْهُ اِنْ كَانَ هُنَاكَ دَاعٍ اِلَى الْقِصَاصِ اَوْ عَامَلَهُ بِمَا تَقْضِي بِهٖ

الشَّرِیْعَۃُ اَوْ عَزَلَہٗ وَ سُوَّاسُ الاُمَمِ عَلٰی اخْتِلَافٍ فِی ذٰلِکَ فَمِنْھُمْ مَنْ لَمْ یَرَ الْقِصَاصَ مِنَ الْعُمَّالِ یَرٰی ذٰلِکَ اَھْیَبَ لِمَقَامِ الْعَامِلِ فِی نَظَرِ الرَّعِیَّۃِ وَ رُبَّمَا اسْتُحْسِنَ ذٰلِکَ فِی عَھْدِ الاِضْطِرَابَاتِ الَّتِی یُرَادُ تَسْکِیْنُھَا بِشَیْءٍ مِّنَ الرُّعْبِ یُقْذَفُ فِی قُلُوبِ الْعَامَّۃِ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ لَا یُقِیْدُ مِنْ عُمَّالِہٖ وَ لَعَلَّ ذٰلِکَ لِمَا کَانَ فِی عَھْدِہٖ مِنَ الاِضْطِرَابَاتِ فِی الْجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِیَّۃِ اَمَّا عُمَرُ فَکَانَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ الرَّأیِ لِاَنَّ مَصْلَحَۃَ الْعَامَّۃِ عِنْدَہٗ کَانَتْ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ وَالاَمْرُ قَدِاسْتَقَرَّ فَلَمْ یَکُنْ ھُنَاکَ مَایَدْعُو اِلٰی مُرَاعَاۃِ ھٰذِہِ السِّیَاسَۃِ .

حل لغات: عَدَلَ عَدْلًا (ض) برابری کرنا۔ مُحَاکَمَۃ مقدمہ دائر کرنا۔ تَوَجَّہَ تَوَجُّھًا (تفعل) متوجہ ہونا۔ اِقْتَصَّ اِقْتِصَاصًا (افتعال) قصاص لینا۔ سُوَّاس سَائِس کی جمع ہے، منتظم۔ اِضْطِرَاب ہنگامہ۔ اَقَادَ اِقَادَۃً (افعال) قصاص لینا۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کا مقصد عاملوں کی مصلحت کے ذریعے عوام کی خوشنودی کو خریدنا تھا (حاصل کرنا تھا) لہذا آپ کی نظر میں ایک عامل کی حیثیت ایک فرد کی طرح تھی جس طرح دوسرے لوگوں پر عدل کے احکام جاری ہوتے اسی طرح اس کے اوپر بھی عدل کے سارے احکام جاری ہوتے لوگوں کے درمیان مساوات کی رغبت ایسی تھی کہ ان کے اخلاق میں سے کوئی بھی چیز اس کی برابری نہیں کرسکتی تھی جب رعایا کا ایک معمولی سا آدمی کسی عامل کی شکایت کرتا تو اسے حاکم کے پاس فیصلہ کے لیے لے جاتا جہاں شاکی (شکایت کرنے والا) اور مشکو منہ (جس کی شکایت کی جائے) اس طرح کھڑے ہوتے کہ ان کے درمیان وہاں یکساں سلوک کیا جاتا یہاں تک کہ حق ظاہر ہوجاتا اگر عامل کی طرف متوجہ ہوتے (یعنی اگر عامل کی غلطی ہوتی) تو اس سے قصاص لیتے اگر وہ غلطی موجب قصاص ہوتی یا شریعت کے مطابق آپ اس کے ساتھ معاملہ فرماتے یا اس کو معزول کردیتے۔ قوموں کے منتظمین اس سلسلے میں مختلف تھے تو ان میں سے کچھ لوگوں نے عاملوں سے قصاص لینا مناسب نہیں سمجھا وہ اسے رعایا کی نظر میں عامل کے مقام کے لیے انتہائی خطرناک سمجھتے تھے اور بسا اوقات اسے مستحسن سمجھا گیا ان ہنگاموں کے دور میں جن کی تسکین عوام کے دلوں میں کچھ رعب

ڈال ہی کر ہو سکتی تھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عاملوں سے قصاص نہیں لیتے تھے اور شاید اس سے مانع وہ ہنگامے تھے جوان دنوں جزیرۂ عرب میں رونما ہوئے تھے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو وہ اس خیال سے متفق نہیں تھے کیونکہ آپ کی نظر میں عوام کا مفاد ہر چیز پر فائق تھا اور معاملات چونکہ اپنی جگہ برقرار تھے (ٹھیک تھے) اس لیے وہاں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اس سیاست کی رعایت کا تقاضا کرتی۔

كَانَ اِذَا بَعَثَ عَامِلاً عَلىٰ عَمَلٍ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّى لَمْ أَبْعَثْهُمْ لِيَاخُذُوا اَمْوَالَهُمْ وَلَا لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَهُمْ مَنْ ظَلَمَهُ أَمِيرُهُ فَلَا إِمْرَةَ عَلَيْهِ دُونِى وَخَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ جُمُعَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُشْهِدُكَ عَلىٰ اُمَرَاءِ الاَمْصَارِ اِنِّىْ اِنَّمَا بَعَثْتُهُ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَ اَنْ يَّقْسِمُوا بَيْنَهُمْ فَيْأَهُمْ وَاَنْ يَعْدِلُوْا فَاِنْ اَشْكَلَ عَلَيْهِمْ شَىْءٌ رَفَعُوهُ لِى وَ كَانَ اِذَا اسْتَعْمَلَ الْعُمَّالَ خَرَجَ مَعَهُمْ يُشَيِّعُهُمْ فَيَقُولُ اِنِّى لَمْ اَسْتَعْمِلْكُمْ عَلىٰ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلىٰ اَشْعَارِهِمْ وَلَا عَلىٰ اَبْشَارِهِمْ اِنَّمَا اسْتَعْمَلْتُكُمْ عَلَيْهِمْ لِتُقِيْمُوا بِهِمُ الصَّلَاةَ وَ تَقْضُوا بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَتَقْسِمُوا بَيْنَهُمْ بِا لعَدْلِ وَ اِنِّى لَمْ اُسَلِّطْكُمْ عَلىٰ اَبْشَارِهِمْ وَلَا عَلىٰ اَشْعَارِهِمْ وَلَا تَجْلِدُوا الْعَرَبَ فَتُذِلُّوْهَا وَلَا تُجَمِّرُوْهَا فَتَفْتِنُوهَا وَ لَا تَغْفُلُوا عَنْهَا فَتَحْرِمُوْهَا جَرِّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاَنَا شَرِيْكُكُمْ وَخَطَبَ مَرَّةً فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّى وَاللهِ مَا اُرْسِلُ عُمَّالاً لِيَضْرِبُوْا اَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا اَمْوَالَكُمْ وَلٰكِنِّى اُرْسِلُهُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِيْنَكُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهٖ شَىْءٌ سِوىٰ ذٰلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ اِلَىَّ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَاُقِصَّنَّهُ مِنْهُ فَوَثَبَ عَمْرُوبْنُ العَاصِ فَقَالَ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اَرَأَيْتَكَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنْ اُمَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلىٰ رَعِيَّةٍ فَاَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهٖ اِنَّكَ لَتُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ وَكَيْفَ لَا اُقِصُّهُ مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهٖ أَلَا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِيْنَ فَتُذِلُّوهُمْ وَلَا تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ وَلَا تَمْنَعُوهُمْ حُقُوقَهُمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ وَلَا تُنْزِلُوهُمُ الغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ.

حل لغات: اِمْرَة حکومت، سرداری۔ فَیْأٌ جمع اَفْیَاء مالِ غنیمت۔ شَیَّعَ تَشْیِیْعًا (تفعیل)

رخصت کرنے کے لیے نکلنا۔ اَشْعَار شَعْر کی جمع ہے بال۔ اَبْشَار بَشْر کی جمع ہے کھال، جلد، چمڑا۔ جَلَدَ جَلْدًا (ض) کوڑے مارنا۔ جَمْهَرَ جَمْهَرَةً (رباعی مجرد) جمع کرنا۔ تَجْرِيْدُ الْقُرْآن قرآن کو اختلاط سے محفوظ رکھنا۔ اَقَصَّ اِقْصَاصًا (افعال) بدلہ لینا۔ غِيَاض غَيْضَة کی جمع ہے جھاڑی۔

ترجمہ: (آپ کا طریقہ یہ تھا کہ) جب کسی عامل کو کسی کام پر حاکم بنا کر بھیجتے تو آپ یوں دعا گو ہوتے اے اللہ میں انہیں اس لیے نہیں بھیج رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے مال ضبط کریں اور ان کو ماریں وہ شخص جس کا امیر اس کے اوپر ظلم کرے تو میرے علاوہ اس کا کوئی حاکم اور سردار نہیں ایک دن جمعہ کو لوگوں سے خطاب فرمایا تو یوں عرض کیا اے اللہ میں تجھے شہروں کے عاملوں پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں اس لیے بھیجا ہے کہ وہ لوگوں کو ان کے دین اور ان کے نبی کی سنت کی تعلیم دیں اور ان کے درمیان مال غنیمت تقسیم کریں اور ان کے درمیان انصاف کریں پھر اگر کوئی چیز ان پر مشتبہ ہو جائے تو وہ اسے میرے سامنے پیش کریں اور جب عاملوں کو مقرر کرتے تو انہیں رخصت کرنے کے لیے نکلتے اور کہتے کہ میں نے تم کو امت محمد یہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے بال اور کھال کا عامل نہیں بنایا ہے بلکہ میں نے تمہیں اس لیے عامل بنایا ہے کہ تم ان کے ساتھ نماز قائم کرو، ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو اور حق کے ساتھ ان کے درمیان (مال غنیمت) تقسیم کرو، میں نے تمہیں ان کی کھالوں اور بالوں پر مسلط نہیں کیا ہے عرب کو کوڑا مار کر انہیں ذلیل نہ کرنا نہ انہیں جمع کر کے فتنہ (آزمائش) میں ڈالنا اور نہ ہی ان سے غافل ہو کر محروم کر دینا قرآن کو اختلاط سے محفوظ رکھنا اور نبی ﷺ سے کم روایت کرنا اس حال میں کہ میں تمہارا شریک ہوں۔ ایک مرتبہ آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا اے لوگو! سنو خدا کی قسم میں عاملوں کو اس لیے نہیں بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں ماریں اور تمہارے مالوں کو لیں بلکہ میں اس لیے بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں تمہارے دین اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت سکھائیں تو جس کے ساتھ اس کے علاوہ (خلاف) سلوک کیا جائے وہ میرے پاس اسے پیش کرے قسم اس کی جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے ضرور میں اس سے قصاص لوں گا تو عمرو بن عاص جھٹ اٹھے اور عرض کی اے امیر المومنین کیا اگر رعایا پر مقرر مسلمانوں کا کوئی امیر رعایا کے کسی فرد کو ادب دینے کے لیے مارے تو

بھی آپ اس سے قصاص لیں گے آپ نے فرمایا ہاں قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے تب بھی اس سے قصاص لوں گا اور کیسے میں اس سے قصاص نہ لوں حالانکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اپنے آپ سے قصاص لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ خبردار مسلمانوں کو مار کر انہیں ذلیل نہ کرو اور انہیں جمع کر کے فتنے (آزمائش) میں نہ ڈالو، ان کے حقوق کی حق تلفی کر کے انھیں ناشکرانہ بناؤ، انہیں جھاڑیوں میں اتار کر ضائع نہ کرو۔

وَكَانَ لِلوُصُولِ اِلىٰ مَا يُرِيْدُمِنْ عُمَّالِهِ مَا يَأمُرُهُمْ اَنْ يُوَافُوْهُ كُلَّ سَنَةٍ فِي المَوْسِمِ مَوْسِمِ الحَجِّ وَمَنْ كَانَتَ لَهُ شَكْوىٰ اَوْ مَظْلَمَةٌ هُناكَ فَلْيَرْفَعُهَا وَاِذْ ذَاكَ يُحَقِّقُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنه بَعْدَ أن يَجْمَعَ بَيْنَ الاِثْنَيْنِ حَتّٰى تُرَدَّ اِلَى المَظْلُومِ ظُلامَتُهُ اِنْ كَانَتْ وَكَانَ العُمَّالُ يَخافُونَ اَنْ يَفْتَضِحُوا عَلىٰ رُؤُسِ الأشْهَادِ فِي مَوْسِمِ الحَجِّ فَكَانُوا يَبْتَعِدُونَ عَنْ ظُلْمِ أيِّ اِنْسَانٍ وَقَدْ اسْتَحْضَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اِلَيْهِ كَثِيرًامِّنَ العُمَّالِ الَّذِيْنَ لَهُمْ اَعْظَمُ فَضْلٍ وَاَكْبَرُ عَمَلٍ بِشِكَايَةٍ قُدِّمَتْ اِلَيْهِ مِنْ بَعْضِ الاَفْرَادِ فَقَدِ اسْتَحْضَرَ سَعْدَ بْنَ أبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ فَاتِحُ القَادِسِيَّةِ وَالمَدَائِنِ وَالكُوفَةِ وَكَانَ الَّذِي شَكَاهُ نَاسٌ مِّنْ أهْلِ عَمَلِهِ بِالكُوفَةِ فَجَمعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَوَجَدَهُ بَرِيئاً وَ اسْتَحْضَرَ المُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ البَصْرَةِ وَالمُغِيْرَةُ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنْهُ مِنَ الصَّحابَةِ وَمِنْ ذَوِي الأَثَرِ الصَّالِحِ فِي الفُتُوحِ الاِسْلامِيَّةِ وَكَانَ بَعْضُ مَنْ مَعَهُ بِالبَصْرَةِ قَدِاتَّهَمَهُ بِتُهْمَةٍ شَنِيْعَةٍ فَوَجَّهَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الكِتَابَ المُوْجَزَالَّذِي جَمَعَ فِي كَلِمِهِ القَلِيْلَةِ أنْ عَزَلَ وَعَاتَبَ وَ اسْتَحَثَّ وَأمَرَ "اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي نَبَأٌعَظِيْمٌ فَبَعَثْتُ اَبَا مُوسىٰ أمِيراً فَسَلِّمْ مَافِي يَدِكَ وَالعَجَلَ العَجَلَ فَقَدِمَ عَلىٰ عُمَرَ مَعَ الشُّهُودِ الَّذِيْنَ شَكَوْهُ وَلَمْ تَثْبُتِ التُّهَمَةُ عَلَيْهِ عِنْدَ عُمَرَ فَعَاقَبَ شُهُودَهُ بالحَدِّ الَّذِي فَرَضَهُ اللهُ لِمِثْلِهِمْ وَشُكِيَ اِلَيْهِ عَمَّارُبْنُ يَاسِرٍ وَكَانَ اَمِيراً عَلَى الكُوفَةِ وَهُوَ مِنَ السَّابِقِيْنَ الاَوَّلِيْنَ شَكَاهُ قَوْمٌ مِّنْ أهْلِ الكُوفَةِ بِانَّهُ لَيْسَ بِاَمِيْرٍ وَلَا يَحْتَمِلُ مَاهُوَ فِيْهِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْدَمَ مَعَ وَفْدٍ مِنْ أهْلِ الكُوفَةِ فَسَأَلَ الوَفْدَ عَمَّا يَشْكُوْنَ مِنْ عَمَّارٍ فَقَالَ قَائِلُهُمْ اِنَّهُ غَيْرُ كَافٍ وَلَا عَالِمٍ

بِالسِّیَاسَةِ وَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اِنَّهُ لَا یَدْرِیْ عَلَامَ اسْتُعْمِلَ فَاخْتَبَرَهُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ فِی ذٰلِکَ اخْتِبَارًا یَدُلُّ عَلیٰ سِعَةِ عِلْمِ عُمَرَ بِتِلْکَ الْبِلَادِ فَلَمْ یُحْسِنِ الْاِجَابَةَ فِی بَعْضِهِمْ فَعَزَلَهُ عَنْهُمْ ثُمَّ دَعَاهُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ اَسَاءَ کَ حِیْنَ عَزَلْتُکَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَافَرِحْتُ بِهٖ حِیْنَ بَعَثْتَنِیْ وَ قَدْ سَاءَ نِیْ حِیْنَ عَزَلْتَنِیْ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا اَنْتَ بِصَاحِبِ عَمَلٍ وَلٰکِنِّیْ تَاَوَّلْتُ قَوْلَهُ تَعَالیٰ وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِیْنَ ۔

حل لغات: وَافٰی مُوَافَاۃ (مفاعلت) آنا، اچانک آنا۔ ظُلَامَة ظلم جوتم اٹھاؤ، جو چیز تم سے ظلماً لی جائے جمع مَظَالِم ۔ اِفْتَضَحَ اِفْتِضَاحًا (افتعال) رسوا ہونا۔ اِسْتَحْضَرَ اِسْتِحْضَارًا (استفعال) کسی کے حاضر ہونے کو طلب کرنا اس میں طلب ماخذ کی خاصیت ملحوظ ہے۔ عَزَلَ عَزْلًا (ض) معزول کرنا۔ اِسْتَحَثَّهُ (استفعال) اس نے اس کو ابھارا۔ عَاقَبَ مُعَاقَبَةً (مفاعلت) سزا دینا۔

ترجمہ: عاملوں سے اپنی منشا پوری کرنے کے لیے ہر سال موسم حج میں انھیں جمع ہونے کا اور جسے کوئی شکایت ہوتی یا اس کے اوپر ظلم کیا گیا ہوتا تو وہ اسے پیش کرنے کا حکم دیتے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو جمع کر کے (مسئلہ دائرہ کی) تحقیق فرماتے یہاں تک کہ مظلوم کی طرف ظلم کی شکایت لوٹا دی جاتی اگر واقعۃً معاملہ ایسا ہی ہوتا، عاملین کو موسم حج میں مجمع عام میں رسوا ہونے کا خوف ہوتا اس لیے وہ کسی بھی انسان پر ظلم کرنے سے بہت دور رہتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ افراد کی جانب سے کی گئی کسی بھی شکایت کی بنا پر اپنے بہت سارے ان عاملوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا جو عظیم فضیلت اور حسن کردار کے حامل تھے سعد بن ابی وقاص کو حاضر ہونے کے لیے کہا جو قادسیہ اور مدائن و کوفہ کے فاتح ہیں اور جن لوگوں نے شکایت کی تھی وہ کوفہ ہی کے کچھ عاملین تھے آپ نے سعد بن ابی وقاص اور ان کے متعلق شکایت کرنے والوں کو جمع کیا اور (بعد تحقیق) حضرت سعد بن ابی وقاص کو بے قصور پایا اسی طرح امیر بصرہ مغیرہ بن شعبہ کو حاضر ہونے کا حکم دیا جن کا شمار صحابہ اور فتوحات اسلامیہ میں اچھا کردار (رول) ادا کرنے والوں میں ہوتا ہے بصرہ ہی کے کچھ لوگوں نے آپ کے اوپر قبیح تہمت لگائی تو حضرت عمر نے ان کی طرف

چند کلمات پر مشتمل ایک خط لکھا جو معزولی، عتاب، برانگیختگی اور حکم پر مشتمل تھا اما بعد میرے پاس ایک بڑی قبیح خبر پہنچی ہے جس کی بنا پر میں نے ابوموسی اشعری کو امیر بنا کر بھیجا ہے تو تمہارے ہاتھ میں جو کچھ ہے ان کے حوالے کر دو اور جلد از جلد میرے پاس آؤ تو مغیرہ بن شعبہ ان گواہوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جنہوں نے شکایت کی تھی اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک آپ کے اوپر تہمت ثابت نہ ہوسکی تو حضرت عمر نے گواہوں پر وہ حد جاری فرمائی جو ان جیسے لوگوں کے لیے اللہ کی جانب سے مقرر ہے اسی طرح آپ کے پاس امیر کوفہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی شکایت آئی یہ پہلے پہل ایمان لانے والوں میں سے ہیں آپ کے بارے میں کوفہ ہی کے چند لوگوں نے یہ شکایت کی تھی کہ یہ امیر بننے کے لائق نہیں ہیں اور نہ یہ امارت کی ذمہ داری نبھا سکتے ہیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفہ کے ایک وفد سمیت حاضر ہونے کا حکم دیا اور وفد سے عمار کے متعلق کی گئی شکایت کے بارے میں دریافت فرمایا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ ناکافی اور سیاست سے نابلد ہیں دوسرے نے کہا انہیں معلوم ہی نہیں کہ انہیں کس چیز کا عامل بنایا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے ایسا امتحان لیا جو ان شہروں کے متعلق آپ کی وسعت علمی کی بین دلیل ہے تو وہ بعض سوالوں کا جواب اچھی طرح نہ دے سکے جس کی بنا پر آپ نے انہیں معزول کر دیا اور پھر انہیں بلایا اور فرمایا کیا تمہیں برا لگا جب میں نے تمہیں معزول کیا انہوں نے عرض کی خدا کی قسم جس وقت آپ نے مجھے بھیجا تھا میں خوش نہیں تھا اور جس وقت آپ نے مجھے معزول کیا مجھے اچھا نہیں لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم تھا کہ تو صاحب عمل نہیں ہے (تو اس سلسلے میں کمزور ہے) لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وضاحت کی "ہم چاہتے ہیں کہ روئے زمین کے کمزور لوگوں پر احسان کریں، انہیں امام اور وارث بنائیں۔

وَلَـم یَمْضِ عَامِلٌ زَمَنَ عُمَرَ مَوْثُوقاً بِه مِنْ عُمَرَ فِی کُلِّ أَیَّامِهِ اِلَّا الْقَلِیْلِیْنَ وَفِی مُقَدَّمَتِهِمْ اَبُوْ عُبَیْدَةَ عَامِرُ بْنُ الجَرَّاحِ وَ کَانَ فَوْقَ ذٰلِکَ کُلِّهِ لَهٗ عَامِلٌ مَخْصُوصٌ یَقْتَصُّ آثَارَ الْعُمَّالِ فَیُرْسِلُهٗ اِلیٰ کُلِّ شَکْویٰ لِیُحَقِّقَهَا فِی الْبَلَدِ الَّذِیْ حَصَلَتْ فِیْهِ وَ کَانَ ذٰلِکَ العَمَلُ مُوَجَّهاً اِلیٰ مُحَمَّدِبْنِ مَسْلَمَةَ الَّذِی کَانَ یَثِقُ بِه

عُمَرُ ثِقَةٌ تامَّةٌ و كانَ مَحَلاًّ لِتِلْكَ الثِّقَةِ وَلَم يَكُنْ مِنْ دَأْبِ مُحَمَّدِبْنِ مَسْلَمَةَ اَنْ يُحَقِّقَ تَحْقِيقاً سِرِّيًا وَاِنَّمَا كَانَ يَسْأَلُ مَنْ يُرِيدُ سُوَالَهُ عَلَنًا وَعَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الاَشْهَادِ وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مَحَلُّ التَّاثِيرِ فِي أَنْفُسِ الشُّهُودِ لِاَنَّ يَدَ عُمَرَ كَانَتْ قَوِيَّةً جِدًّا وَكَانَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ اَلْحَقُّ أَنْ يَرْفَعَ اِلَيْهِ شَكْوَاهُ مُبَاشَرَةً فَقَدْ زَادَ النَّاسَ مِنَ الحُرِّيَّةِ كَثِيراً وَقَدْ شَاطَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْضَ العُمَّالِ مَافِي اَيْدِيهِمْ حِيْنَمَا رَأٰى عَلَيْهِمْ سِعَةً لَمْ يَعْلَمْ مَصْدَرَهَا وَلَمْ يَفْعَلْ هٰذَاالفِعْلَ اِلَّا قَلِيلاً وَرُبَّمَا وَجَدَ هٰذَاالعَمَلَ مَجَالاً لِانْتِقَادٍ مِّنَ الوِجْهَةِ النَّظَرِيَّةِ الدِّيْنِيَّةِ وَلٰكِنَّ عُمَرَ كَانَ يَعْرِفُ مِنْ عُمَّالِهِ مَنْ يَسْتَحِقُّ اَنْ تَقَعَ بِهٖ تِلْكَ العُقُوبَةُ اِذْ مَا ذَا يَعْمَلُ بِرَجُلٍ وَلَّاهُ وَهُوَ يَعْرِفُ مِقْدَارَ عَطَائِهِ وَرِزْقِهٖ ثُمَّ يَرَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَدْ اَثْرٰى ثَرْوَةً لَوْ جُمِعَتْ عَطِيَّاتُهُ مَا بَلَغَتْهَا لَمْ يَرَ عُمَرُ اَمَامَ ذٰلِكَ اِلَّا هٰذِهِ المُصَادَرَةَ وَقَدِ اكْتَفٰى بِاَنْ يُشَاطِرَ العَامِلَ مَايَمْلِكُ وَلَسْتُ اُرِيْدُ اَنْ اُحْسِنَ هٰذِهِ الطَّرِيقَةَ وُلِّيَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ عَلٰى كِنَانَةَ فَقَدِمَ مَعَهُ بِمَالٍ فَقَالَ عُمَرُ مَاهٰذَا يَاعُتْبَةُ قَالَ مَالٌ خَرَجْتُ بِهٖ مَعِي وَاتَّجَرْتُ فِيهِ قَالَ وَمَالَكَ تُخْرِجُ هٰذَاالمَالَ مَعَكَ فِي هٰذَا الوَجْهِ فَصَيَّرَهُ فِي بَيْتِ المَالِ وَكَانَتِ التِّجَارَةُ هِيَ التُّكَاةُ الَّتِي يَتَّكِئُ عَلَيْهَا بَعْضُ العُمَّالِ فِي ثَرْوَتِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَمْنَعُهُمْ عَنِ التِّجَارَةِ مَنْعاً بَاتّاً وَعَلَى الجُمْلَةِ فَشِدَّةُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى عُمَّالِهٖ رَفَّهَتِ الرَّعِيَّةَ.

حل لغات: الاِقْتِصَاص بیان کرنا۔ المُوَجَّه پھیرا ہوا، سپرد کیا ہوا۔ دَاب عادت، طریقہ۔ مَلَا مِّنَ الاَشْهَاد مجمع عام۔ المُبَاشَرَةُ خودکوئی کام کرنا۔ شَاطَرَ مُشَاطَرَةً (مفاعلت) نصف نصف تقسیم کرنا۔ صَادَرَ مُصَادَرَةً (مفاعلت) چھاپہ مارنا۔ مَصْدَر ذریعہ، سرچشمہ جمع مَصَادِر ۔ مَجَالًا لِلاِنْتِقَاد تنقید کا محل۔ الوِجْهَة جہت۔ التُّكَاة اعتماد۔ بَاتًّا قطعی۔ رَفَّهَ تَرْفِيْهًا (تفعیل) خوش حال بنانا۔

ترجمہ: آپ کے پورے ایام خلافت میں معدودے چند کے علاوہ کوئی ایسا عامل نہیں گزرا جس پر آپ کو پورا بھروسہ ہوتا جن میں سرفہرست ابوعبیدہ عامر بن جراح ہیں اوران ساری سختیوں

کے باوجود آپ کا ایک مخصوص عامل تھا جو اعمال کے آثار بیان کرتا چنانچہ وہ اسے ہر شکایت کی طرف بھیجتے تا کہ جس شہر میں شکایت ہوئی ہے وہیں جا کر تحقیق کرے یہ کام محمد بن مسلمہ کے سپرد تھا جن پر حضرت عمر کو کامل اعتماد تھا اور وہ اس بھروسے کے لائق تھے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ کار یہ نہیں تھا کہ آپ چھپ چھپ کر تحقیق کرتے بلکہ آپ جس سے پوچھنا چاہتے علانیہ اور برسر عام اس سے پوچھتے تھے اور وہاں حاضرین کے دلوں میں اثر ڈالنا مقصود نہیں ہوتا اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت طاقتور تھے اور چونکہ ہر انسان کو یہ حق تھا کہ وہ بغیر کسی وسیلے کے اپنی شکایت ان کے سامنے پیش کرے تو اس بات نے لوگوں کی آزادی اور بڑھادی اور عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی بعض عاملوں کے درمیان نصف نصف ان چیزوں کو تقسیم کر دیتے جو ان کے ہاتھوں میں ہوتی یہ اس وقت ہوتا جب آپ ایسی فراخی دیکھتے جس کا سرچشمہ انہیں معلوم نہیں ہوتا ایسا کم ہی کرتے اور بسا اوقات انھوں نے اس عمل کو دینی نظریہ کی جہت سے محل تنقید پایا لیکن عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ ان کے عاملوں میں سے کون سا عامل اس سزا کا مستحق ہے اس لیے کہ جس آدمی کو حاکم بنایا ہے اس کے ساتھ وہ کیا سلوک کریں (جانتے تھے) کیوں کہ اس کے عطیہ اور رزق کی مقدار سے واقف ہوتے پھر اس کے بعد آپ دیکھتے کہ وہ بہت مالدار ہو گیا ہے اگر اس کے عطیات جمع کیے جائیں تو اتنی مالیت کو نہیں پہنچ سکتے اس وقت حضرت عمر نے چھاپہ مارنے کو ہی مناسب سمجھا اور آپ نے اس پر اکتفا کیا کہ عامل کو وہی چیز دیں جس کا وہ مالک ہے میری مراد یہ نہیں ہے کہ میں اس طریقہ کو اچھا سمجھتا ہوں۔ عتبہ بن ابوسفیان کنانہ پر عامل مقرر کیے گئے وہ آپ کے پاس مال لے کر آئے تو حضرت عمر نے پوچھا اے عتبہ یہ کیا ہے عرض کی یہ مال ہے جسے میں لے کر نکلا اور اس سے تجارت کی آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اسے اپنے ساتھ اس طرح لے کر چلتے ہو چنانچہ انہوں نے اسے بیت المال میں رکھ دیا اور یہ تجارت ایسا سہارا تھا جس پر بعض عاملین اپنی مالداری میں بھروسہ کرتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ انہیں تجارت سے قطعی طور پر روکتے تھے اور حاصل یہ کہ عاملین پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سختی نے رعایا کو خوش حال کر دیا۔

شَذْرَاتٌ لِسَیِّدِنَا عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ لَاتَکُنْ مِمَّنْ یَرْجُو الْآخِرَۃَ بِغَیْرِ عَمَلٍ وَ یُؤَخِّرُ التَّوْبَۃَ لِطُوْلِ الْاَمَلِ وَیَقُوْلُ فِی الدُّنْیَا بِقَوْلِ الزَّاهِدِیْنَ وَ یَعْمَلُ فِیْهَا بِعَمَلِ الرَّاغِبِیْنَ اِنْ اُعْطِیَ مِنْهَا لَمْ یَشْبَعْ وَاِنْ مُنِعَ لَمْ یَقْنَعْ یَعْجِزُ عَنْ شُکْرِ مَا اُوْتِیَ وَ یَبْتَغِی الزِّیَادَۃَ فِیْ مَا بَقِیَ یَنْهیٰ وَ لَا یَنْتَهِیْ وَ یَاْمُرُ بِمَالَا یَاْتِیْ یُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَ لَا یَعْمَلُ بِاَعْمَالِهِمْ وَ یُبْغِضُ الْمُسِیْئِیْنَ وَ هُوَمِنْهُمْ یَکْرَهُ الْمَوْتَ لِکَثْرَۃِ ذُنُوْبِهٖ وَ یُقِیْمُ عَلیٰ مَایَکْرَهُ الْمَوْتَ لَهٗ اِنْ سَقِمَ ظَلَّ نَادِماً وَ اِنْ صَحَّ اَمِنَ لَاهِیاً یُعْجَبُ بِنَفْسِهٖ اِذَاعُوْفِیَ وَیَقْنَطُ اِذَابْتُلِیَ تَغْلِبُهٗ نَفْسُهٗ عَلیٰ مَا یَظُنُّ وَلَایَغْلِبُهَا عَلیٰ مَا یَسْتَیْقِنُ وَلَا یَثِقُ بِالرِّزْقِ بِمَا ضَمِنَ لَهٗ وَلَایَعْمَلُ مِنَ الْعَمَلِ بِمَا فُرِضَ عَلَیْهِ وَاِنِ اسْتَغْنیٰ بَطِرَ وَ فُتِنَ وَاِنِ افْتَقَرَ قَنِطَ وَحَزِنَ فَهُوَ مِنَ الذَّنْبِ وَالنِّعْمَۃِ مُوْقَرٌ یَبْتَغِی الزِّیَادَۃَ وَلَا یَشْکُرُ وَیَتَکَلَّفُ مِنَ النَّاسِ مَالَمْ یُؤْمَرْ وَیُضِیْعُ مِنْ نَفْسِهٖ مَاهُوَ اَکْثَرُ وَیُبَالِغُ اِذَا سَأَلَ وَیُقَصِّرُ اِذَا عَمِلَ یَخْشَی الْمَوْتَ وَلَا یُبَادِرُ الْفَوْتَ یَسْتَکْثِرُ مِنْ مَعْصِیَۃِ غَیْرِهٖ مَایَسْتَقِلُّهٗ مِنْ نَفْسِهٖ وَیَسْتَکْثِرُ مِنْ طَاعَتِهٖ مَا یَسْتَقِلُّ مِنْ غَیْرِهٖ فَهُوَ عَلَی النَّاسِ طَاعِنٌ وَلِنَفْسِهٖ مُدَاهِنٌ اَللَّغْوُ مَعَ الْاَغْنِیَاءِ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنَ الذِّکْرِ مَعَ الْفُقَرَاءِ یَحْکُمُ عَلیٰ غَیْرِهٖ لِنَفْسِهٖ وَلَا یَحْکُمُ عَلَیْهَا لِغَیْرِهٖ وَهُوَ یُطَاعُ وَ یَعْصِیْ وَیَسْتَوْفِیْ وَلَا یُوْفِیْ وَسُئِلَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ عَنْ مَسْأَلَۃٍ فَدَخَلَ مُبَادِراً ثُمَّ خَرَجَ فِیْ حِذَاءٍ وَرِدَاءٍ وَهُوَ مُبْتَسِمٌ فَقِیْلَ لَهٗ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّکَ اِنْ سُئِلْتَ عَنْ مَسْأَلَۃٍ کُنْتَ فِیْهَا کَالسِّکَّۃِ الْمُحْمَاۃِ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ حَاقِناً وَلَا رَأْیَ لِحَاقِنٍ.

حل لغات: شَذْرَۃ سونے کا ٹکڑا جو کان سے نکالا جائے جمع شَذْرَات۔ رَجَا رَجَاءً (ن) امید کرنا۔ شَبِعَ شَبْعًا (س) آسودہ ہونا، شکم سیر ہونا۔ اِنْتَهیٰ اِنْتِهَاءً (افتعال) باز رہنا۔ سَقِمَ سَقْمًا (س) بیمار ہونا۔ لَهَا لَهْواً (ن) غافل ہونا۔ عَافیٰ مُعَافَاۃً (مفاعلت) عافیت دینا۔ قَنِطَ قَنَطًا (س) مایوس ہونا۔ وَثِقَ ثِقَۃً (ح) بھروسہ کرنا۔ ضَمِنَ ضَمَانًا (س) ضامن بننا، ضمانت

لینا۔ بَطِرَ بَطَرًا (س) اترانا، تکبر کرنا۔ مُوْقَر بمعنی محمول، بار برداشتہ۔ قَصَّرَ تَقْصِیرًا (تفعیل) کم کرنا، کوتاہی کرنا۔ طَعَنَ طَعْنًا (ن، ف) عیب لگانا۔ دَاهَنَ مُدَاهَنَة (مفاعلت) فریب دینا، چاپلوسی کرنا۔ سِكَّة مُحْمَاة گرم لوہا۔ حَقَنَ حَقْنًا (ن ض) پیشاب روکنا۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں تو ایسا نہ ہو جا جو بغیر عمل کے آخرت کی امید کرتا ہے اور کثرت امید (لمبی امید) کی وجہ سے توبہ کو موخر کرتا ہے، دنیا میں زاہدین کی طرح گفتگو کرتا ہے اور اس میں راغبین جیسا عمل کرتا ہے۔ اگر دنیا سے اسے کچھ دیا جائے تو آسودہ نہیں ہوتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو قناعت نہیں کرتا ہے۔ عطا کی ہوئی چیزوں کا شکریہ ادا کرنے سے عاجز رہتا ہے اور باقی میں زیادتی کا طالب ہوتا ہے دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں رہتا ہے ایسی چیز کا حکم دیتا ہے جسے خود نہیں کرتا نیکوں سے محبت کرتا ہے مگر ان کی طرح عمل نہیں کرتا ہے برے لوگوں سے نفرت کرتا ہے حالانکہ وہ خود انہیں میں سے ہے۔ گناہوں کے انبار کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے اسی پر قائم رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے۔ اگر بیمار ہوتا ہے تو شرمندہ ہوتا ہے اور جب تندرست رہتا ہے تو غافل ہو کر بے خوف ہو جاتا ہے جب اسے عافیت دی جاتی ہے تو وہ خود پسندی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جب اس کی آزمائش ہوتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس اس کے گمان پر غالب ہو جاتا ہے اور یقین پر نفس کو مغلوب نہیں کرتا۔ اور اللہ نے اس کے لیے جس رزق کی ضمانت لی اس پر بھروسہ نہیں کرتا، اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کرتا ہے اگر مالدار ہوتا ہے اتراتا ہے اور فتنہ میں پڑ جاتا ہے اور اگر محتاج ہوتا ہے تو ناامید اور غمگین ہوتا ہے اس طرح وہ گناہ اور نعمت کے بوجھ تلے دبا رہتا ہے وہ زیادتی کا طالب ہوتا ہے مگر شکریہ ادا نہیں کرتا اور لوگوں سے ایسی چیز میں تکلف کرتا ہے جس کا اسے حکم نہیں دیا گیا اور خود بہت ساری چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ جب سوال کرتا ہے تو خوب مانگتا ہے اور بوقت عمل کوتاہی کرتا ہے وہ موت سے ڈرتا ہے مگر فوت شدہ چیزوں کے لیے سبقت نہیں کرتا جس گناہ کو اپنے لیے چھوٹا سمجھتا ہے اسے غیروں کے لیے بڑا سمجھتا ہے، جس طاعت کو اپنے لیے زیادہ سمجھتا ہے اسے دوسروں کے لیے کم سمجھتا ہے تو وہ لوگوں کو طعنہ دیتا ہے اور خود چاپلوسی کرتا ہے۔ اس کے نزدیک مالداروں کے ساتھ بیہودہ گوئی فقیروں کے ساتھ ذکر کرنے سے بہتر ہوتی ہے اپنے نفس

کے لیے تو دوسروں پر حکومت کرتا ہے اور اپنے نفس پر غیر کے لیے حکومت نہیں کرتا ہے اس کی اطاعت کی جاتی ہے اور وہ نافرمانی کرتا ہے وہ دوسروں سے پورا حق لیتا ہے اور خود پورا نہیں دیتا آپ رضی اللہ عنہ سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ جلدی سے گھر میں داخل ہوئے پھر جوتا پہنے ہوئے چادر میں ملبوس مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ سے کہا گیا اے امیر المومنین آپ سے ایک مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ گرم لوہے کی طرح ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا میں پیشاب روکے ہوئے تھا اور پیشاب [illegible] والے کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔

أَجْمَلُ تَعْبِيرٍ فِي رَثَاءِ ابْنِ السَّمَّاكِ

رَوَى ابْنُ قُتَيْبَةَ فِي رَثَاءِ ابْنِ السَّمَّاكِ لِدَاوُدَ الطَّائِي، قَالَ : اِنَّ دَاوُدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ نَظَرَ بِقَلْبِهٖ اِلٰى مَابَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ آخِرَتِهٖ، فَاَغْشٰى بَصَرُ الْقَلْبِ بَصَرَ الْعَيْنِ، فَكَانَ كَاَنَّهُ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَا اِلَيْهِ تَنْظُرُونَ، وَكَاَنَّكُمْ لَاتَنْظُرُوْنَ اِلٰى مَا اِلَيْهِ يَنْظُرُ فَاَنْتُمْ مِنْهُ تَعْجَبُونَ وَهُوَ مِنْكُمْ يَعْجَبُ ! فَلَمَّا رَآكُمْ رَاغِبِيْنَ مَذْهُولِيْنَ مَغْرُوْرِيْنَ قَدْ اَذْهَلَتِ الدُّنْيَا عُقُولَكُمْ وَاَمَاتَتْ بِحُبِّهَا قُلُوْبَكُمْ، اِسْتَوْحَشَ مِنْكُمْ فَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ نَظَرْتُ اِلٰى حَيٍّ وَسْطَ اَمْوَاتٍ يَادَاوُدُ مَااَعْجَبَكَ شَانَكَ بَيْنَ اَهْلِ زَمَانِكَ اَهَنْتَ نَفْسَكَ وَ اِنَّمَا تُرِيْدُ اِكْرَامَهَا، وَ اَتْعَبْتَهَا وَاِنَّمَا تُرِيْدُ رَاحَتَهَا أَخْشَنْتَ الْمَطْعَمَ وَاِنَّمَا تُرِيْدُ طِيْبَهُ، وَاَخْشَنْتَ الْمَلْبَسَ وَاِنَّمَا تُرِيْدُ لِيْنَهُ، ثُمَّ اَمَتَّ نَفْسَكَ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ ، وَقَبَرْتَهَا قَبْلَ اَنْ تُقْبَرَ وَ عَذَّبْتَهَا وَلَمَّا تُعَذَّبْ اَغْنَيْتَهَا عَنِ الدُّنْيَا لِكَيْلَا تَذْكُرَ رَغَّبْتَ نَفْسَكَ عَنِ الدُّنْيَا فَلَمْ تَرَهَا لَكَ قَدْراً اِلَى الْآخِرَةِ فَمَا ظَنُّكَ اِلَّا وَقَدْ ظَفِرْتَ فِي دِيْنِكَ بِمَا طَالَبْتَ، كَانَ سِيْمَاكَ فِي سِرِّكَ وَلَمْ يَكُنْ سِيْمَاكَ فِي عَلَانِيَّتِكَ تَفَقَّهْتَ فِي دِيْنِكَ، وَتَرَكْتَ النَّاسَ يُفْتُوْنَ وَسَمِعْتَ الْحَدِيْثَ، وَتَرَكْتَهُمْ يُحَدِّثُونَ، وَخَرِسْتَ عَنِ الْقَوْلِ وَ تَرَكْتَهُمْ يَنْطِقُونَ، لَا تَحْسُدُ الاَخْيَارَ، وَلَا تَعِيْبُ الاَشْرَارَ، وَ لَا تَقْبَلُ مِنَ السُّلْطَانِ عَطِيَّةً، وَلَا مِنَ الاِخْوَانِ هَدِيَّةً.

حل لغات: رَثَی رِثَاءً (ض) رونا اور محاسن شمار کرنا، مرثیہ کے اشعار کہنا۔ اَعُشَی اِعُشَاءً (افعال) کمزور کرنا۔ عَجِبَ عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔ اَذْهَلَ اِذْهَالاً (افعال) غافل کرنا۔ اِسْتَوْحَشَ اِسْتِیْحَاشًا وحشت محسوس کرنا۔ اَهَانَ اِهَانَةً (افعال) ذلیل کرنا۔ اَتْعَبَ اِتْعَابًا (افعال) تھکانا۔ اَخْشَنَ اِخْشَانًا (افعال) سخت کرنا۔ قَبَرَ قَبْرًا (ن ،ض) میت کو دفن کرنا۔ ظَفِرَ ظَفَرًا (س) کامیاب ہونا، ہمکنار ہونا۔ تَفَقَّهَ تَفَقُّهًا (تفاعل) دین کی سمجھ حاصل کرنا۔ اَفْتَی اِفْتَاءً (افعال) فتویٰ دینا۔ خَرِسَ خَرَسًا (س) گونگا ہونا۔ عَابَ عَیْبًا (ض) عیب کی طرف منسوب کرنا، عیب جوئی کرنا۔

ترجمہ: داؤد طائی کی وفات پر ابن سماک کے کہے ہوئے مرثیہ کو ابن قتیبہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ ابن سماک نے کہا کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دل بینا سے آخرت کی چیزوں کو اپنے روبرو دیکھ لیا تھا چنانچہ بصیرت قلب نے بصارت عین کو کمزور بنا دیا تھا گویا وہ ان چیزوں کو نہیں دیکھتے تھے جنہیں تم دیکھتے ہو اور جو چیزیں وہ دیکھتے تھے تم نہیں دیکھتے ہو تو تم ان پر تعجب کرتے ہو حالانکہ وہ تم پر تعجب کرتے تھے تو جب انہوں نے تمہیں لالچی، غافل اور مغرور دیکھا اور یہ کہ دنیا نے تمہاری عقل کو غافل کر دیا اور اپنی محبت میں تمہارے دلوں کو مردہ کر دیا ہے تو وہ تم سے وحشت محسوس کرنے لگے۔ جب میں انہیں دیکھتا تھا تو مردوں کے بیچ ایک زندہ کو دیکھتا تھا اے داؤد کیا ہی خوب ہے آپ کی شان اہل زمانہ کے درمیان آپ نے اپنے نفس کی اہانت کی جب کہ آپ اس کے اکرام کے خواہاں ہیں آپ نے اسے تھکایا حالانکہ آپ اس کی راحت کے خواہشمند ہیں آپ نے خوراک کو سخت کر دیا حالانکہ آپ اس کی لذت چاہتے ہیں آپ نے لباس کو سخت کر دیا حالانکہ آپ اس کی نرمی چاہتے ہیں پھر آپ نے مرنے سے پہلے ہی اپنے نفس کو مار ڈالا اور دفن ہونے سے پہلے ہی آپ نے اسے دفن کر دیا عذاب دیے جانے سے پہلے ہی آپ نے اسے عذاب دے دیا دنیا سے آپ نے اسے بے نیاز کر دیا تاکہ وہ دنیا کو یاد نہ کرے اپنے نفس کو دنیا سے بے رغبت کر دیا تو اس نے آخرت کی طرف نظر کرتے ہوئے دنیا کو آپ کے لیے باعث عزت نہیں جانا تو آپ کا خیال اس کے علاوہ کیا ہوگا کہ آپ دین میں ان چیزوں سے ہمکنار ہو گئے جن چیزوں کو آپ نے طِلب کیا آپ کی علامت آپ کے باطن میں تھی ظاہر میں

نہیں تھی آپ نے دین کی سمجھ حاصل کی اور لوگوں کو فتوی دیتے ہوئے چھوڑ دیا آپ نے حدیث کا سماع کیا اور لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے چھوڑ دیا، آپ گونگے بنے رہے اور لوگوں کو بات کرتے ہوئے چھوڑ دیا آپ نیکوں سے حسد نہیں رکھتے تھے بروں کی عیب جوئی نہیں کرتے تھے نہ بادشاہ سے عطیہ قبول کرتے اور نہ بھائیوں سے ہدیہ قبول کرتے تھے۔

آنَسُ مَاتَكُونُ إِذَا كُنتَ بِاللهِ خَالِياً، وَأَوْحَشُ مَاتَكُونُ آنَسُ مَايَكُونُ النَّاسُ فَمَنْ سَمِعَ بِمِثْلِكَ وَصَبَرَ صَبْرَكَ وَ عَزَمَ عَزْمَكَ لاَ اَحْسِبُكَ اِلَّا وَقَدْ أَتْعَبْتَ العَابِدِيْنَ بَعْدَكَ سَجَنْتَ نَفْسَكَ فِي بَيْتِكَ فَلا مُحَدِّثَ لَكَ وَلاَ جَلِيْسَ مَعَكَ وَلاَ فِرَاشَ تَحْتَكَ وَلاسِتْرَ عَلىٰ بَابِكَ وَلا قُلَّةَ يَبْرُدُ فِيْهَا مَاؤُكَ وَ لا صَحْفَةَ يَكُونُ فِيْهَا غَدَاؤُكَ وَعَشَاؤُكَ مِطْهَرَتُكَ قَلْبُكَ وَقَصْعَتُكَ تَوْرُكَ دَاوُدُ! مَا كُنْتَ تَشْتَهِي مِنَ الْمَاءِ بَارِدَهُ وَلا مِنَ الطَّعَامِ طِيْبَهُ وَلا مِنَ اللِّبَاسِ لِيْنَهُ بَلىٰ وَلٰكِنْ زَهِدْتَ فِيْهِ لِمَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَمَا اَصْغَرَ مَا بَذَلْتَ وَ مَا اَحْقَرَ مَاتَرَكْتَ فِي جَنْبِ مَا اَمَلْتَ فَلَمَّا مُتَّ شَهَرَكَ رَبُّكَ بِمَوْتِكَ وَاَلْبَسَكَ رِدَاءَ عَمَلِكَ وَأَكْثَرَ تُبَّعَكَ فَلَوْ رَأَيْتَ مَنْ حَضَرَكَ عَرَفْتَ اَنَّ رَبَّكَ قَدْ اَكْرَمَكَ وَشَرَّفَكَ فَلْتَتَكَلَّمِ الْيَوْمَ عَشِيْرَتُكَ بِكُلِّ اَلْسِنَتِهَا فَقَدْ اَوْضَحَ رَبُّكَ فَضْلَهَا بِكَ.

حل لغات: سَجَنَ سَجْنًا (ن) قید کرنا۔ قُلَّة گھڑا، مٹکہ جمع قِلَال، قُلَلٌ۔ صَحْفَة بڑا پیالہ جمع صِحَاف۔ مِطْهَرَةٌ آلہ طہارت جمع مَطَاهِر۔ قَصْعَة بڑا پیالہ جمع قِصَاع۔ تَوْر چھوٹا برتن جس سے وضو کیا جائے۔ زَهِدَ زُهْدًا (س،ف،ك) بے رغبت کرنا۔ الْجَنْب پہلو (جمع) اَجْنَاب۔ اَمَلَ اَمَلًا (ن) امید کرنا۔ تُبَّع پیروکار تابع کی جمع ہے۔ الْعَشِيْرَة قبیلہ (جمع) عَشَائِر۔

ترجمہ: وہ وقت آپ کے لیے مانوس کن ہوتا جب آپ اللہ کے حضور خلوت میں ہوتے اور اس سے آپ وحشت زدہ ہوتے جس سے لوگ مانوس ہوتے تو کون ہے جس نے آپ کا مثیل سنا ہو اور آپ کی طرح صبر و عزم سے کام لیا ہو۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ آپ نے اپنے بعد عابدوں کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے آپ نے اپنے نفس کو گھر میں قید کر رکھا جہاں کوئی بات کرنے والا نہیں تھا نہ آپ کا کوئی ہمنشیں تھا نہ آپ کے نیچے کوئی بستر تھا نہ آپ کے دروازے پر کوئی پردہ

تھا نہ کوئی گھڑا تھا جس میں آپ کا پانی ٹھنڈا ہوتا اور نہ کوئی برتن تھا جس میں آپ دو پہر اور رات کا کھانا رکھتے آپ کا دل آپ کو پاک کرنے والا تھا اور آپ کا تور (پتھر کا برتن) آپ کا پیالہ تھا۔ اے داؤد نہ تو آپ ٹھنڈے پانی کے خواہشمند تھے نہ ہی لذیذ کھانے کے خواہاں تھے اور نہ نرم وملائم لباس آپ کی خواہش تھی ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ آپ نے اس میں بے رغبتی کی جو آپ کے سامنے تھی اور وہ کیا ہی چھوٹی چیز ہے جس کو آپ نے خرچ کیا اور وہ کتنی حقیر چیز ہے جسے امید کے پہلو میں آپ نے چھوڑ دیا تو جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کے رب نے آپ کی وفات کو مشہور کر دیا اور آپ کو عمل کی چادر میں ملبوس کیا اور آپ کے پیروکاروں میں اضافہ فرمایا تو اگر آپ انہیں دیکھ لیں جو آپ کے حضور حاضر ہیں تو آپ جان جائیں گے کہ اللہ تبارک وتعالی نے آپ کو مکرم ومعزز بنا دیا تو چاہیے کہ آج آپ کا خاندان اپنی تمام زبانوں سے گفتگو کرے اس لیے کہ آپ کے رب نے آپ کی وجہ سے اس کے فضل کو واضح فرما دیا۔

حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَمْرُوبْنُ الحٰرِثِ

قَالَ اَبُوْعَمْرٍ والشَّيْبَانِىُ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَدِمْتُ عَلىٰ عَمْرِوبْنِ الحٰرِثِ فَاعْتَاصَ الوَصُولُ عَلَىَّ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لِلْحَاجِبِ بَعْدَ مُدَّةٍ اَنْ اَذِنْتَ لِىْ عَلَيْهِ وَاِلَّا هَجَوْتُ اليَمَنَ كُلَّهَا ثُمَّ انْقَلَبْتُ عَنْكُمْ فَاذِنَ لِىْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ عِنْدَه النَّابِغَةَ وَهُوَ جَالِسٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَلْقَمَةَبْنَ عَبْدَةَ وَهُوَ جَالِسٌ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ لِى يَاابْنَ الفُرَيْعَةِ قَدْ عَرَفْتُ عِيْصَكَ وَ نَسَبَكَ فِى غَسَّانَ فَارْجِعْ فَاِنِّىْ بَاعِثٌ اِلَيْكَ بِصِلَةٍ سَنِيَّةٍ وَلاَ اَحْتَاجُ اِلَى الشِّعْرِ فَاِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكَ هٰذَيْنِ السَّبُعَيْنِ النَّابِغَةَ وَ عَلْقَمَةَ اَنْ يَفْضَحَاكَ وَفَضِيْحَتُكَ فَضِيْحَتِى وَأَنْتَ وَاللهِ لاَتُحْسِنُ أَنْ تَقُوْلَ.

رِقَاقُ النَّعْلِ طَيِّبُ حُجْزَاتِهِمْ يُحَيَّوْنَ بِا لرَّيْحَانِ يَوْمَ السَّبَاسِبِ

فَاَبَيْتُ وَقُلْتُ لَابُدَّ مِنْهُ فَقَالَ ذٰلِكَ اِلىٰ عَمَّيْكَ فَقُلْتُ لَهُمَا بِحَقِّ الْمَلِكِ اَلَا قَدَّمْتُمَانِى عَلَيْكُمَا فَقَالَا قَدْ فَعَلْنَا فَقَالَ عَمْرُوبْنُ الحٰرِثِ هَاتِ ابْنَ الفُرَيْعَةِ فَأَنْشَاتُ.

حل لغات: اِعْتَاصَ اِعْتِيَاصًا (افتعال) سخت ہونا، دشوار ہونا۔ اَلْحَاجِب دربان۔

هَجَاهَجُوًا (ن) مذمت کرنا، عیب شمار کرنا۔ عِیُص اصل جمع اَعْیَاص، عِیُصَان۔ الصِّلَةُ السَّنِیَّة قیمتی انعام۔ فَضَحَ فَضْحًا (ف) رسوا کرنا۔ فَضِیْحَة رسوائی۔ رِقَاق رَقِیْق کی جمع ہے پتلا۔ طَیِّبُ الحُجُزَات پاکدامن۔ حَیِّیٰ تَحِیَّةً (تفعیل) سلام کرنا۔ اَنْشَأَ اِنْشَاءً (افعال) ابتدا کرنا، وضع کرنا۔

ترجمہ: ابوعمرو شیبانی نے کہا حسان بن ثابت نے کہا کہ میں عمرو بن حارث کے پاس گیا تو مجھے اس تک پہنچنا دشوار ہو گیا میں نے ایک مدت کے بعد دربان سے کہا کہ مجھے ان کے پاس جانے کی اجازت دو ورنہ میں پورے یمن کی ہجو کروں گا پھر میں یہاں سے چلا جاؤں گا تو اس نے مجھے اجازت دے دی پھر میں اس کے پاس گیا تو میں نے اس کی دائیں جانب نابغہ اور بائیں جانب علقمہ بن عبدہ کو بیٹھے ہوئے پایا اس نے مجھ سے کہا اے ابن فریعہ میں نے تیری اصل اور غسان میں تیرے نسب کو پہچان لیا تو تم لوٹ جاؤ اس لیے کہ میں تمہارے پاس ایک قیمتی تحفہ بھیجنے والا ہوں اور مجھے تمہارے اشعار کی ضرورت نہیں اس لیے کہ مجھے خوف ہے کہ یہ دونوں درندے نابغہ اور علقمہ تمہیں رسوا کر دیں گے اور تمہاری رسوائی میری رسوائی ہے بخدا تم اچھے اشعار نہیں کہہ پاؤ گے۔ ﴿ان کے جوتے پتلے ہیں ان کے دامن پاک ہیں عید کے دن خوشبودار پھول سے ان کو تحیت پیش کی جاتی ہے۔﴾ تو میں نے انکار کیا اور میں نے کہا شعر کہنا ضروری ہے اس نے کہا یہ تمہارے دونوں چچاؤں پر موقوف ہے تو میں نے ان سے بادشاہ کا واسطہ دے کر کہا کیوں نہیں تم دونوں مجھے اپنے اوپر مقدم کرتے تو ان دونوں نے کہا ہم نے کیا تو عمرو بن حارث نے کہا اے ابن فریعہ لاؤ (اشعار کہو) تو میں نے اشعار کہنا شروع کیا۔

(۱) أَسَأَلْتَ رَسْمَ الدَّارِ اَمْ لَمْ تَسْأَلِ	بَیْنَ الْجَوَابِی فَالْبَضِیْعِ فَحَوْمَلِ
(۲) لِلّٰهِ دَرُّ عِصَابَةٍ نَادَمْتُهَا	یَوْمَ بِجِلِّقَ فِی الزَّمَانِ الاَوَّلِ
(۳) اَوْلَادُ جَفْنَةَ عِنْدَ قَبْرِ أَبِیْهِمُ قَبْرِ	ابْنِ مَارِیَةَ الْكَرِیْمِ الْمُفْضِلِ
(۴) یَسْقُوْنَ مَنْ وَرَدَ الْبَرِیْصَ عَلَیْهِمُ	كَاسًا یُصَفَّقُ بِالرَّحِیْقِ السِّلْسِلِ
(۵) یَغْشَوْنَ حَتّٰی مَاتَهِرُّ كِلَابُهُمْ	لَایَسْأَلُوْنَ عَنِ السَّوَادِ الْمُقْبِلِ

(٦)بِيضُ الوُجُوهِ كَرِيمَةٌ أَحْسَابُهُم شُمُّ الأُنُوفِ مِنَ الطِّرَازِ الأَوَّلِ

فَقَالَ فَلَمْ يَزَلْ عَمْرُوبْنُ الحرِثِ يَزْحَلُ عَنْ مَوْضِعِهِ سُرُوراً حَتّٰى شَاطَرَ الْبَيْتَ وَهُوَ يَقُولُ هٰذَا وَاَبِيْكَ الشِعْرُ لَا مَا يُعَلِّلَانِي بِه مُنْذُ الْيَوْمَ هٰذِهِ وَاللهِ البَتَّاتَةُ الَّتِي قَدْ بَتَرَتِ الْمَدَائِحَ اَحْسَنْتَ يَا ابْنَ الفُرَيْعَةِ هَاتِ لَهُ يَاغُلَامُ أَلْفَ دِيْنَارٍ مَرْجُوحَةً فَأُعْطِيْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَكَ عَلَيَّ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِثْلُهَا.

حل لغات: جَوْبَة گڑھا (جمع) جَوَابِی۔ بَضِيع جزیرہ۔ حَوْمَل صاف سیلاب، یہ تینوں تین جگہوں کے نام بھی ہو سکتے ہیں۔ عِصَابَة فرقہ (جمع) عَصَائِب۔ نَادَمَ مُنَادَمَة (مفاعلت) مصاحب ہونا، رفیق ہونا۔ جِلِّق دمشق میں ایک شہر کا نام۔ وَرَدَ وُرُوْدًا (ض) آنا، اترنا، اَلْبَرِيص چشمہ کا نام ہے۔ كَأْس جام۔ صَفَّقَ تَصْفِيْقًا (تفعیل) صفائی کے لیے ایک برتن سے دوسرے برتن میں کرنا۔ سَلْسَل وہ گھونٹ جو بآسانی حلق سے نیچے اتر جائے۔ رَحِيْق شراب۔ عَشَا عَشْوًا (ن) رات کا کھانا کھلانا۔ هَرَّ هَرِيْرًا (ض) کتے کا مہمان کو بھونکنا۔ سَوَاد تاریکی۔ شُمُّ الاُ نُوف اونچی ناک والے، باعزت اور شریف لوگ۔ زَحَلَ زُحُوْلًا (ف) دور ہونا، مرادا چھلنا کودنا ہے۔ عَلَّلَ تَعْلِيْلًا (تفعیل) بہلانا، تسلی دینا۔ شَاطَرَ مُشَاطَرَةً (مفاعلت) نصف نصف تقسیم کرنا۔ بَتَّاتَة مبالغہ کا صیغہ کاٹنے والا۔ بَتَرَ بَتْرًا (ن) کاٹنا مَرْجُوحَة ایسا دینار جس میں دس دینار ہوتے ہیں۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ گڑھے، جزیرے اور صاف سیلاب کے درمیان جو گھر کے نشانات ہیں آپ نے ان کے بارے میں پوچھا ہے کہ نہیں۔ ﴿۲﴾ اللہ ہی کے لیے جماعت کی خوبی ہے جس دن میں اول زمانہ میں مقام جلق میں اس کا مصاحب ہوا تھا۔ ﴿۳﴾ جفنہ کی اولاد اپنے باپ کی قبر کے پاس ہے جہاں ابن ماریہ مہربان فضل والے کی قبر ہے۔ ﴿۴﴾ جو چشمۂ بریص کے پاس آتے ہیں وہ انہیں ایسا جام پلاتے ہیں جو خالص خوشگوار شراب میں گھول دیا جاتا ہے۔ ﴿۵﴾ وہ رات کا کھانا کھلاتے ہیں یہاں تک کہ ان کے کتے بھونکتے نہیں ہیں وہ آنے والی رات کی تاریکی کے بارے میں سوال نہیں کرتے۔ ﴿۶﴾ روشن چہرے والے شریف الحسب ہیں شروع ہی سے وہ اونچی ناک والے ہیں (شریف ہیں)۔

راوی کا بیان ہے کہ مسلسل عمرو بن حارث مارے خوشی کے اپنی جگہ سے اچھلتا رہا یہاں تک کہ اس نے شعر کو تقسیم کر دیا اور وہ کہہ رہا تھا تیرے باپ کی قسم شعر یہی ہے نہ کہ وہ جس سے یہ دونوں آج تک مجھے بہلاتے رہے بخدا یہ وہ کاٹنے والا شعر ہے جس نے تمام مدحیہ اشعار کو ختم کر دیا اے ابن فریعہ تو نے بہت عمدہ کہا اے غلام اسے ایک ہزار مرجوحہ دینار دو چنانچہ مجھے وہ دینار دیے گئے پھر اس نے کہا کہ تو ہر سال میری طرف سے اتنے ہی کا مستحق ہے۔

رِسَالَةُ سَیِّدِنَا عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

تَمَسَّکْ بِحَبْلِ الْقُرْآنِ وَاسْتَنْصِحْهُ وَاَحِلَّ حَلَالَهُ وَ حَرِّمْ حَرَامَهُ وَ صَدِّقْ بِمَا سَلَفَ مِنَ الْحَقِّ وَاعْتَبِرْ بِمَا مَضٰی مِنَ الدُّنْیَا مَا بَقِیَ مِنْهَا فَاِنَّ بَعْضَهَا یُشْبِهُ بَعْضاً وَ آخِرُهَا لَاحِقٌ بِاَوَّلِهَا وَ کُلُّهَا حَائِلٌ مُفَارِقٌ وَعَظِّمِ اسْمَ اللهِ اَنْ تَذْکُرَهُ عَلٰی حَقٍّ وَأَکْثِرْ ذِکْرَ الْمَوْتِ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ اِلَّا بِشَرْطٍ وَثِیْقٍ وَاحْذَرْ کُلَّ عَمَلٍ یَرْضَاهُ صَاحِبُهُ لِنَفْسِهٖ وَیَکْرَهُ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحْذَرْ کُلَّ عَمَلٍ یُعْمَلُ بِهٖ فِی السِّرِّ وَ یُسْتَحْیٰی مِنْهُ فِی الْعَلَانِیَةِ وَاحْذَرْ کُلَّ عَمَلٍ اِذَا سُئِلَ عَنْهُ صَاحِبُهُ أَنْکَرَهُ اَوِ اعْتَذَرَ مِنْهُ وَلَا تَجْعَلْ عِرْضَکَ غَرَضًا لِنِبَالِ الْقَوْلِ وَلَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِکُلِّ مَا سَمِعْتَ بِهٖ، فَکَفٰی بِذٰلِکَ کِذْباً وَلَا تَرُدَّ عَلَی النَّاسِ کُلَّ مَا حَدَّثُوْکَ بِهٖ فَکَفٰی بِذٰلِکَ جَهْلاً وَاکْظِمِ الْغَیْظَ وَتَجَاوَزْ عِنْدَ الْمَقْدِرَةِ وَاحْلُمْ عِنْدَ الْغَضَبِ وَاصْفَحْ مَعَ الدَّوْلَةِ تَکُنْ لَکَ الْعَاقِبَةُ وَاسْتَصْلِحْ کُلَّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَهَا اللهُ عَلَیْکَ وَ لَا تُضِیْعَنَّ نِعْمَةً مِّنْ نِعَمِ اللهِ عِنْدَکَ وَلْیُرَ عَلَیْکَ أَثَرُ مَا اَنْعَمَ اللهُ بِهٖ عَلَیْکَ.

حل لغات: تَمَسَّكَ تَمَسُّکًا (تفعل) مضبوطی سے پکڑنا۔ اِسْتَنْصَحَ اِسْتِنْصَاحًا (استفعال) نصیحت حاصل کرنا۔ اِعْتَبَرَ اِعْتِبَارًا (افتعال) قیاس کرنا۔ حَالَ حَوْلًا (ن) زائل ہونا۔ وَثِیْق مضبوط۔ حَذِرَ حَذَرًا (س) ڈرنا، بچنا۔ غَرَض نشانہ۔ نِبَال اس کا واحد نَبْلَة آتا ہے بمعنی تیر مراد تنقید ہے۔ اَلتَّحْدِیْث بیان کرنا۔ رَدَّ رَدًّا (ن) جواب دینا۔ کَظَمَ کَظْمًا

(ض) غصہ پی جانا۔ تَجَاوَزَ تَجَاوُزًا (تفاعل) درگزر کرنا۔صَفَحَ صَفْحًا (ف) معاف کرنا۔الدَّوْلَۃ قدرت،غلبہ۔الِاسْتِصْلَاح درستی چاہنا۔

ترجمہ: تم قرآن کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور اس سے نصیحت حاصل کرو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو جو حق باتیں گذر چکیں ان کی تصدیق کرو اور دنیا سے جو چیز گذر گئی اس پر قیاس کرو اس کو جو دنیا سے باقی ہے کیونکہ اس کی بعض چیزیں بعض سے ملتی جلتی ہیں اس کا آخر اس کے شروع سے ملا ہوا ہے دنیا کی ہر چیز فنا ہوے والی اور جدا ہونے والی ہے اللہ کے نام کی تعظیم کرو بایں طور کہ حق بات پر اس کی قسم کھاؤ موت اور موت کے بعد کی چیزوں کو کثرت سے یاد کرو اور صرف مضبوط شرط کے ساتھ موت کی تمنا کرو اور ہر اس کام سے بچو جس کا کرنے والا اپنے لیے اسے پسند کرتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے ناپسند کرتا ہے اور ہر اس کام سے بچو جس کو پوشیدگی میں تو کیا جا سکتا ہے مگر علانیہ اس سے شرم آتی ہے اور ہر اس کام سے بچو کہ جب اس کے کرنے والے سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ انکار کرے یا اس سے معذرت چاہے اپنی عزت کو طعن و تشنیع اور تنقید کا نشانہ نہ بناؤ اور ہر بات جس کو تم سنو لوگوں سے بیان نہ کرو کیوں کہ جھوٹ کے لیے اتنا ہی کافی ہے اور لوگوں کی ہر بات کا جواب نہ دو،اس لیے کہ جہالت کے لیے اتنا ہی بس ہے غصہ کو پی جایا کرو اور قدرت کے وقت معاف کردو اور غصہ کے وقت صبر کرو (بردباری کرو) اور سلطنت وحکومت کے باوجود لوگوں کو معاف کردو تو تمہارے لیے آخرت کی اچھائی ہوگی اور ہر نعمت کی درستگی چاہو جس کا اللہ نے تم پر انعام کیا اور اپنے پاس اللہ کی کسی نعمت کو ضائع نہ کرو اور چاہیے کہ اللہ نے جو تم پر انعام کیا ہے اس کے آثار تمہارے اوپر نظر آئیں۔

وَاعْلَمْ اَنَّ اَفْضَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلُھُمْ تَقْدِمَۃً مِنْ نَفْسِہٖ وَاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ فَاِنَّکَ مَاتُقَدِّمْ مِنْ خَیْرٍ یَبْقَ لَکَ ذُخْرُہٗ وَمَا تُؤَخِّرْہُ یَکُنْ لِغَیْرِکَ خَیْرُہٗ وَاحْذَرْ صَحَابَۃَ مَنْ یَفِیلُ رَأیُہٗ وَیُنْکَرُ عَمَلُہٗ فَاِنَّ الصَّاحِبَ مُعْتَبَرٌ بِصَاحِبِہٖ وَاسْکُنِ الْاَمْصَارَ الْعِظَامَ فَاِنَّھَا جِمَاعُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحْذَرْ مَنَازِلَ الْغَفْلَۃِ وَالْجَفَاءِ وَ قِلَّۃِ الْأَعْوَانِ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ وَاقْصِرْ رَأیَکَ عَلٰی مَا یُعْنِیْکَ وَ اِیَّاکَ وَ مَقَاعِدَ الْاَسْوَاقِ فَاِنَّھَا مَحَاضِرُ

الشَّیطَانِ وَ مَعَارِضِ الفِتَنِ وَاَکثِر اَن تَنظُرَ اِلیٰ مَن فُضِّلتَ عَلَیهِ فَاِنَّ ذٰلِکَ مِن اَبوَابِ الشُّکرِ وَلَا تُسَافِر فِی یَومِ جُمُعَةٍ حَتّٰی تَشهَدَ الصَّلَاةَ اِلَّا فَاصِلاً فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَو فِی اَمرٍ تُعذَرُ بِهٖ وَاَطِعِ اللّٰہَ فِی جَمِیعِ اُمُورِکَ فَاِنَّ طَاعَةَ اللّٰہِ فَاضِلَةٌ عَلیٰ مَا سِوَاهَا وَخَادِع نَفسَکَ فِی العِبَادَةِ وَارفُق بِهَا وَلَا تَقهَرهَا وَخُذ عَفوَهَا وَنِشَاطَهَا اِلَّا مَا کَانَ مَکتُوباً عَلَیکَ مِنَ الفَرِیضَةِ فَاِنَّهٗ لَا بُدَّ مِن قَضَائِهَا وَ تَعَاهُدِهَا عِندَ مَحِلِّهَا وَاِیَّاکَ اَن یَنزِلَ بِکَ المَوتُ وَاَنتَ آبِقٌ مِن رَبِّکَ فِی طَلَبِ الدُّنیَا وَ اِیَّاکَ وَمُصَاحَبَةَ الفُسَّاقِ فَاِنَّ الشَّرَّ بِالشَّرِّ مُلحَقٌ وَوَقِّرِ اللّٰہَ وَاَحبِب اَحِبَّائَهٗ وَاحذَرِ الغَضَبَ فَاِنَّهٗ جُندٌ عَظِیمٌ مِن جُنُودِ اِبلِیسَ وَالسَّلَامُ.

حل لغات: التَّقدِمَة ہدیہ مراد خرچ کرنا ہے (جمع) تَقَادِم۔ قَصَرَ قَصرًا (ض) منحصر کرنا، محدود کرنا۔ فَالَ فَیلُولَةً (ض) کمزور ہونا۔ اَغنیٰ اِغنَاءً (افعال) فائدہ دینا۔ فَاصِل۔ باہر جانے والا۔ فَاضِلَة فضیلت والی۔ تَعَاهَدَ تَعَاهُدًا (تفاعل) حفاظت کرنا، رعایت کرنا آبِق بھاگنے والا۔

ترجمہ: جان لو کہ سب سے افضل مومن وہ ہے جس نے اپنے نفس اور اہل و مال سے خرچ کیا اس لیے کہ جو بھلائی تم کر ڈالو گے اس کا ذخیرہ تمہارے لیے باقی رکھا جائے گا اور جس کو تم موخر کرو گے اس کی بھلائی تمہارے غیر کے لیے ہوگی اس کی صحبت سے بچو جس کی رائے کمزور اور عمل ناپسند ہو اس لیے کہ دوست کو اس کے دوست پر قیاس کیا جاتا ہے اور بڑے شہروں میں رہو اس لیے کہ وہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے غفلت و ظلم کی جگہوں اور اطاعت الٰہی میں اعوان و انصار کی کمی سے بچو اپنی رائے کو اس پر منحصر کرو جو تم کو فائدہ پہنچاتا ہے بازاروں میں بیٹھنے سے بچو کیونکہ وہ شیطان کے حاضر ہونے کی اور فتنوں کے پیدا ہونے کی جگہیں ہیں اور جس پر تمہیں فضیلت دی گئی اس کی طرف زیادہ دیکھو اس لیے کہ یہ شکر کا دروازہ ہے اور جمعہ کے دن سفر نہ کرو یہاں تک کہ نماز پڑھ لو مگر اللہ کی راہ میں باہر جا رہے ہو یا ایسے امر کے لیے جس میں تم معذور ہو اور اپنے تمام امور میں اللہ کی اطاعت کرو اس لیے کہ اللہ کی طاعت اپنے ماسوا پر فضیلت والی ہے اور عبادت میں اپنے نفس کی مخالفت کرو اور اس کے ساتھ نرمی کرو اس پر ظلم نہ کرو اس کے عفو و نشاط کو اپناؤ (اسے معاف کردو اسے خوشگوار رکھو) ہاں جو تمہارے اوپر فرض ہے اس کی ادائیگی

ضروری ہے اور اس کے محل کے پاس اس کی حفاظت کرواور تم ڈرو کہ جب تم پر موت آئے تو تم طلب دنیا میں اپنے رب سے بھاگنے والے رہو فاسقوں کی صحبت سے بچو کیونکہ برائی برائی کے ساتھ ملتی ہے اور اللہ کی توقیر و تعظیم کرو اس کے دوستوں کو محبوب رکھو غصہ سے بچو اس لیے کہ وہ ابلیس کا بہت بڑا لشکر ہے اور سلام ہو تم پر۔

مَنْ يَجْعَلِ المَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهٖ

(۱) رَأَيْتُ الْمَنَايَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِي يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ

(۲) وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَايَا يَنَلْنَه وَلَوْ نَالَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسُلَّمِ

(۳) وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ مِنْ دُوْنِ عِرْضِهٖ يَفِرْهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّتْمَ يُشْتَمِ

(۴) وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِه يَعُدْ حَمْدُهٗ ذَمًّا عَلَيْهِ وَيَنْدَمِ

(۵) وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِنْ خَلِيْقَةٍ وَإِنْ خَالَهَا تَخْفٰى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمِ

(۶) وَكَائِنْ تَرٰى مِنْ مُعْجِبٍ لَكَ شَخْصُهٗ زِيَادَتُهٗ أَوْنَقْصُهٗ فِي التَّكَلُّمِ

(۷) لِسَانُ الْفَتٰى نِصْفٌ وَنِصْفٌ فُؤَادُهٗ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا صُوْرَةَ اللَّحْمِ وَالدَّمِ

(۸) وَإِنَّ سَفَاهَ الشَّيْخِ لَاحِلْمَ بَعْدَهٗ وَإِنَّ الْفَتٰى بَعْدَ السَّفَاهَةِ يَحْلُمِ

(۹) سَأَلْنَا فَأَعْطَيْتُمْ وَعُدْنَا فَعُدْتُّمْ وَمَنْ أَكْثَرَ التَّسْآلَ يَوْمًا سَيُحْرَمِ

حل لغات: مَنِيَّة موت جمع مَنَايَا۔ خَبْط عَشْوَاء مخبوط الحواس اندھی اونٹنی۔ هَابَ هَيْبَةً (س) خوف کرنا۔ النَّيْل پانا۔ اَسْبَابُ السَّمَاء آسمان کے اطراف۔ سُلَّم سیڑھی جمع سَلَالِم، سَلَالِيْم۔ العِرْض عزت۔ وَفَرَ وُفُوْرًا (ض) زیادہ ہونا۔ خَلِيْقَة عادت جمع خَلَائِق۔ سَفَاه بیوقوفی۔ عَادَ عَوْدًا (ن) لوٹنا، دوبارہ کوئی کام کرنا۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ میں موتوں کو اندھی اونٹنی کی طرح ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے پاتا ہوں جس کو وہ پالیتی ہے مار ڈالتی ہے اور جس کو نہیں مارتی وہ بہت جیتا ہے اور بوڑھا ہو جاتا ہے۔ ﴿۲﴾ جو موتوں کے اسباب سے ڈرتا ہے اسے وہ ضرور پکڑ لیں گی اگرچہ وہ سیڑھی لگا کر آسمان کے

کناروں پر پہنچ جائے۔ ﴿۳﴾ جو بھلائی کو اپنی عزت کے لیے آڑ بناتا ہے اس کی عزت اور زیادہ ہوتی ہے اور جو گالی گلوچ سے نہیں بچتا اسے گالی دی جاتی ہے (لوگ بھی اسے گالی دیتے ہیں)۔ ﴿۴﴾ جو نااہل کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کی تعریف اس کے اوپر مذمت ہو جاتی ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔ ﴿۵﴾ کسی انسان کی جو کوئی عادت ہوگی ضرور جان لی جائے گی اگرچہ اس کے بارے میں اس کا یہ خیال ہو کہ وہ لوگوں پر مخفی رہے گی۔ ﴿۶﴾ کتنے لوگوں کو تم دیکھو گے جن کی شخصیت تمہیں بھاری ہوگی مگر ان کی زیادتی اور کمی کلام کرنے میں ظاہر ہو جاتی ہے (یعنی ان کا عیب و ہنر گفتگو کرنے پر نمایاں ہو جاتا ہے)۔ ﴿۷﴾ نوجوان کی زبان آدھی ہے اور آدھا اس کا دل ہے تو سوائے گوشت اور خون کے کچھ باقی نہیں رہا۔ ﴿۸﴾ بوڑھے کی بیوقوفی کے بعد عقل نہیں ہے ہاں نوجوان بیوقوفی کے بعد عقل والا ہوتا ہے۔ ﴿۹﴾ ہم نے مانگا تم نے دیا پھر ہم نے مانگا پھر تم نے دیا اور جو بہت زیادہ سوال کرتا ہے وہ کسی دن محروم کر دیا جاتا ہے۔

جَزَاءُ المَعْرُوْفِ

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الحَمِيْدِ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسِ سُفْيٰنِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ اَلْفُ اِنْسَانٍ اَوْيَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ فَالْتَفَتَ فِي آخِرِ مَجْلِسِهٖ اِلٰى رَجُلٍ كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ قُمْ حَدِّثِ النَّاسَ بِحَدِيْثِ الحَيَّةِفَقَالَ الرَّجُلُ اَسْنِدُوْنِي فَاَسْنَدْنَاهُ فَشَالَ جُفُوْنَهُ عَنْ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا فَاسْتَمِعُوْا وَعُوْا حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلاً كَانَ يُعْرَفُ بِابْنِ الحُمَيْرِ وَكَانَ لَهُ وَرَعٌ وَكَانَ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ وَكَانَ مُبْتَلىً بِالْقَنَصِ فَخَرَجَ يَوْماً يَتَصَيَّدُ فَبَيْنَمَا هُوَ سَائِرٌ اِذْ عَرَضَتْ لَهُ حَيَّةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُبْنُ حُمَيْرٍ أَجِرْنِي أَجَارَكَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهَامِمَّنْ؟ قَالَتْ مِنْ عَدُوٍّ قَدْ ظَلَمَنِي قَالَ لَهَا وَاَيْنَ عَدُوُّكِ قَالَتْ لَهُ مِنْ وَّرَائِي قَالَ لَهَا مِنْ اَيِّ اُمَّةٍ أَنْتِ؟ قَالَتْ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ فَفَتَحْتُ لَهَا رِدَائِي وَقُلْتُ لَهَا ادْخُلِي فِيْهِ قَالَتْ يَرَانِي عُدُوِّيْ قَالَ فَبَسَطْتُ لَهَاطِمْرِي وَقُلْتُ ادْخُلِي بَيْنَ طِمْرِي وَبَطْنِي قَالَتْ يَرَانِي عَدُوِّيْ قُلْتُ لَهَا فَمَا الَّذِي اَصْنَعُ بِكِ قَالَتْ اِنْ اَرَدْتَ اصْطِنَاعَ المَعْرُوْفِ

فَافْتَحْ لِی فَاکَ حَتّٰی اَنْسَابَ فِیْہِ قُلْتُ اَخْشٰی اَنْ تَقْتُلَنِی فَقَالَتْ لَا وَاللّٰہِ مَا اَقْتُلُکَ وَاللّٰہُ شَاھِدٌ عَلَیَّ بِذٰلِکَ وَمَلَائِکَتُہٗ وَاَنْبِیَائُہٗ وَحَمَلَۃُ عَرْشِہٖ وَسُکَّانُ سَمٰوَاتِہٖ اَنْ لَا اَقْتُلَکَ قَالَ فَفَتَحْتُ لَھَا فَمِی فَانْسَابَتْ فِیْہِ .

حل لغات: اَلْحَیَّۃ سانپ ۔ اَسْنَدَ اِسْنَادًا (افعال) سہارا دینا، ٹیک لگا کر بیٹھانا۔ شَالَ شَوْلًا شَوَلَانًا(ن) بلند کرنا، اٹھانا۔ اَلْجَفْن پپوٹا، پلک (جمع) جُفُوْن۔ عُوْا فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر از وَعَیٰ وَعْیًا (ض) یاد کرنا۔ مُبْتَلٰی عاشق، شوقین۔ قَنَصَ قَنْصًا (ض) شکار کرنا۔ تَصَیَّدَ تَصَیُّدًا(تفعل) شکار کرنا۔ اَجَارَ اِجَارَۃً (افعال) پناہ دینا۔ طِمْر پرانا کپڑا (جمع) اَطْمَار۔ اِصْطَنَعَ اِصْطِنَاعًا(افتعال) احسان کرنا۔ اِنْسَابَ اِنْسِیَابًا(انفعال) داخل ہونا۔

ترجمہ: یحی بن عبدالحمید سے روایت ہے انہوں نے کہا میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں حاضر تھا جب کہ ان کے پاس کم وبیش ایک ہزار افراد موجود تھے وہ مجلس کے آخر میں ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے جوان کی داہنی جانب تھا اور کہا کہ کھڑے ہو جاؤ لوگوں کو سانپ والی حدیث سناؤ اس آدمی نے کہا مجھے ٹیک لگا کر بٹھا دو تو ہم نے اسے بٹھایا پھر اس نے اپنی پلکوں کو اٹھایا اور گویا ہوا خبر دار غور سے سنو اور یاد رکھو مجھ سے میرے والد نے اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی: ایک مرد ابن حمیر سے معروف ومشہور تھا جو بہت ہی متقی تھا دن میں روزہ رکھتا اور رات میں قیام کرتا، شکار کا شوقین تھا ایک دن وہ شکار کے لیے نکلا، جا ہی رہا تھا کہ ایک سانپ ظاہر ہوا اور اس نے کہا اے محمد بن حمیر مجھے پناہ دو اللہ تمہیں امان میں رکھے گا اس نے پوچھا کس سے؟ بولا دشمن سے اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اس نے سانپ سے پوچھا تمہارا دشمن کہاں ہے؟ بولا میرے پیچھے اس نے پوچھا تم کس کی امت ہو؟ بولا محمد ﷺ کی امت سے ہوں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی چادر کھول دی اور کہا کہ اس میں داخل ہو جا بولا میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا پرانا کپڑا کشادہ کر دیا اور کہا کہ میرے کپڑے اور پیٹ کے درمیان داخل ہو جا بولا میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا میں نے اس سے کہا تو میں تیرے لیے کیا کروں بولا اگر آپ میرے ساتھ احسان کرنا چاہتے ہیں تو اپنا منہ کھولیے تا کہ میں اس میں گھس جاؤں

میں نے کہا مجھے ڈر ہے کہ تو مجھ کو ہلاک کردے بولا خدا کی قسم میں آپ کو ہلاک نہیں کروں گا اللہ اس کے فرشتے، انبیا، حاملین عرش اور آسمانوں میں رہنے والے گواہ ہیں کہ میں آپ کو ہلاک نہیں کروں گا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا منہ کھول دیا وہ اس میں داخل ہوگیا۔

ثُمَّ مَضَيْتُ فَعَارَضَنِي رَجُلٌ مَعَهُ صَمْصَامَةٌ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَهُ مَاتَشَاءُ قَالَ هَلْ لَقِيتَ عَدُوِّي قُلْتُ وَمَنْ عَدُوُّكَ قَالَ حَيَّةٌ قُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا وَاسْتَغْفَرْتُ رَبِّي مِأَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَوْلِي لَا، لِعِلْمِي أَيْنَ هِيَ ثُمَّ مَضَيْتُ قَلِيْلاً فَإِذَا بِهَا قَدْ اَخْرَجَتْ رَأْسَهَا مِنْ فَمِي وَقَالَتِ انْظُرْ هَلْ مَضَىٰ هٰذَا الْعَدُوُّ فَالْتَفَتُّ فَلَمْ اَرَ أَحَداً فَقُلْتُ لَمْ أَرَ أَحَداً فَإِنْ اَرَدْتِ الْخُرُوْجَ فَاخْرُجِي فَقَالَتِ الْآنَ يَا مُحَمَّدُ اِخْتَرْ لِنَفْسِكَ وَاحِدَةً مِّنَ اثْنَتَيْنِ إِمَّا اَنْ اُفَتِّتَ كَبُدَكَ وَإِمَّا اَنْ أَنْفُثَ فِي فُؤَادِكَ فَأَدَعُكَ بِلَارُوْحٍ فَقُلْتُ يَا سُبْحَانَ اللهِ أَيْنَ العَهْدُ الَّذِي عَهِدْتِ اِلَيَّ وَالْيَمِيْنُ الَّذِي حَلَفْتِ لِي مَا اَسْرَعَ مَا نَسِيتِ وَخُنْتِ؟ فَقَالَتْ يَامُحَمَّدُ مَا رَأَيْتُ اَحْمَقَ مِنْكَ اِذْ نَسِيْتَ الْعَدَاوَةَ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِيكَ آدَمَ حَيْثُ أَخْرَجْتُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَلَيْتَ شِعْرِي مَا الَّذِي حَمَلَكَ عَلَى اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ مَعَ غَيْرِ أَهْلِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا وَلَابُدَّ لَكَ مِنْ قَتْلِي قَالَتْ لَابُدَّ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا اَمْهِلِيْنِي حَتّٰى اَصِيْرَ تَحْتَ هٰذَاالْجَبَلِ فَأُمَهِّدَ لِنَفْسِي مَوْضِعاً قَالَتْ شَأْنُكَ وَمَا تُرِيْدُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمَضَيْتُ اُرِيدُ الْجَبَلَ وَقَدْ أَيِسْتُ مِنَ الْحَيَاةِ فَرَفَعْتُ طَرْفِيَّ اِلَى السَّمَاءِ وَ قُلْتُ لَكَ يَا لَطِيْفُ يَا لَطِيْفُ الْطُفْ بِي بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ يَا لَطِيْفُ يَا قَدِيْرُ اَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِالَّتِي اسْتَوَيْتَ بِهَا عَلَى الْعَرْشِ فَلَمْ يَعْلَمِ الْعَرْشُ أَيْنَ مُسْتَقَرُّكَ مِنْهُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا اللهُ اِلَّا مَا كَفَيْتَنِي شَرَّ هٰذِهِ الْحَيَّةِ ثُمَّ مَشَيْتُ فَعَارَضَنِي رَجُلٌ صَبِيْحُ الْوَجْهِ طِيْبُ الرَّائِحَةِ نَقِيُّ الثَّوْبِ فَقَالَ لِي سَلَامٌ عَلَيْكَ فَقُلْتُ وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا أَخِي فَقَالَ مَا لِي اَرَاكَ قَدْ تَغَيَّرَ لَوْنُكَ وَاضْطَرَبَ كَوْنُكَ فَقُلْتُ مِنْ عَدُوٍّ قَدْ ظَلَمَنِي قَالَ لِي وَ أَيْنَ عَدُوُّكَ قُلْتُ فِي جَوْفِي قَالَ فَافْتَحْ فَاكَ فَفَتَحْتُهُ فَوَضَعَ فِيْهِ مِثْلَ وَرَقَةِ زَيْتُونٍ خَضْرَاءَ ثُمَّ

قَالَ امْضُغْ وَابْلَعْ فَمَضَغْتُ وَ بَلَعْتُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا قَلِيْلاً حَتّٰى مَغَصَنِي بَطْنِي وَدَارَتِ الْحَيَّةُ فِي بَطْنِي فَرَمَيْتُ بِهَا مِنْ اَسْفَلَ قِطْعاً قِطْعاً وَ ذَهَبَ عَنِّي مَا كُنْتُ اَجِدُهُ مِنَ الْخَوْفِ فَتَعَلَّقْتُ بِالرَّجُلِ فَقُلْتُ يَا اَخِي مَنْ اَنْتَ الَّذِي مَنَّ اللّٰهُ عَلَيَّ بِكَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ مَا تَعْرِفُنِي قُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا قَالَ يَا مُحَمَّدُ بْنَ حُمَيْرٍ اِنَّهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ هٰذِهِ الْحَيَّةِ مَا كَانَ وَدَعَوْتَ اللّٰهَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ ضَجَّتْ مَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي بِعَيْنِي كُلُّ مَا فَعَلَتِ الْحَيَّةُ بِعَبْدِي وَاَمَرَنِي سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى. اَنِ انْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ وَخُذْ وَرَقَةً خَضْرَاءَ مِنْ شَجَرَةِ طُوْبٰى وَالْحَقْ بِهَا عَبْدِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْرٍ وَاَنَا يُقَالُ لِيَ الْمَعْرُوْفُ وَمُسْتَقَرِّيْ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ بْنَ حُمَيْرٍ عَلَيْكَ بِاصْطِنَاعِ الْمَعْرُوْفِ فَاِنَّهُ يَقِيْ مَصَارِعَ السُّوْءِ وَ اِنَّهُ وَاِنْ ضَيَّعَهُ الْمُصْطَنَعُ اِلَيْهِ لَمْ يَضِعْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى.

حل لغات: صَمْصَامَة تلوار (جمع) صَمَاصِم۔ فَتَّتَ تَفْتِيْتًا (تفعیل) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ كَبِد جگر (جمع) اَكْبَاد۔ نَفَثَ نَفْثًا (ن) سانپ کا زہر نکالنا۔ خَانَ خِيَانَةً (ن) خیانت کرنا۔ اَمْهَلَ اِمْهَالًا (افعال) مہلت دینا۔ التَّمْهِيْد درست وہموار کرنا۔ طَرْف آنکھ (جمع) اَطْرَاف۔ لَطَفَ لُطْفًا (ن) مہربانی کرنا۔ كَفٰى كِفَايَةً (ض) بچانا۔ اِضْطَرَبَ كَوْنُكَ تمہارا وجود بے قرار ہو گیا۔ مَضَغَ مَضْغًا (ف،ن) چبانا۔ بَلَعَ بَلْعًا (ف) نگلنا۔ مَغِصَ مَغْصًا (س) آنتوں میں درد اور مروڑ ہونا۔ دَارَ دَوَرَانًا (ن) گھومنا۔ التَّعَلُّق لپٹ جانا۔ مَنَّ مَنًّا (ن) احسان کرنا۔ ضَجَّ ضَجًّا (ض) شور مچانا، چیخنا۔

ترجمہ: پھر میں چلا تو ایک شخص میرے سامنے آیا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی اس نے کہا اے محمد میں نے اس سے پوچھا تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا کیا میرے دشمن سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے میں نے پوچھا تمہارا دشمن کون ہے اس نے کہا سانپ میں نے کہا نہیں اور میں نے نفی میں جواب دینے کی وجہ سے ایک سو مرتبہ استغفار کیا کیونکہ مجھے اس کا علم تھا کہ وہ کہاں ہے پھر میں تھوڑا چلا تو اچانک اس نے اپنے سر کو میرے منہ سے نکالا اور بولا دیکھیے کیا وہ دشمن چلا گیا

میں نے توجہ کی (مڑ کر دیکھا) تو کوئی نظر نہیں آیا میں نے کہا کوئی نظر نہیں آ رہا ہے لہٰذا اگر تم چاہو تو نکل جاؤ تو سانپ نے کہا اے محمد اب اپنے لیے دو چیزوں میں کسی ایک کو چن لیجیے چاہیں تو آپ کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں یا زہر کو اپنے منہ سے آپ کے دل میں اگل دوں اور آپ کو بغیر روح کے چھوڑ دوں میں نے کہا سبحان اللہ (تعجب ہے) وہ عہد کہاں گیا جو تم نے مجھ سے لیا تھا اور وہ قسم کہاں گئی جو تم نے مجھ کو دی تھی کتنی جلدی تم بھول گئے تم نے خیانت کی، سانپ بولا میں نے آپ سے بڑا کوئی احمق دیکھا ہی نہیں اس لیے کہ آپ وہ عداوت بھول گئے جو میرے اور آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان تھی جس کی بنا پر میں نے ان کو جنت سے نکلوایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کس چیز نے آپ کو نااہل کے ساتھ بھلائی کرنے پر ابھارا تو میں نے اس سے کہا اور تمہارے لیے مجھے قتل کرنا ضروری ہے؟ سانپ نے کہا، ہاں ضروری ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا تم مجھے مہلت دو تا کہ میں اس پہاڑ کے نیچے جاؤں اور اپنے لیے کوئی جگہ ہموار کرلوں (کچھ بھلائی کرلوں) بولا آپ جو چاہیں کریں محمد کہتے ہیں کہ میں پہاڑ کا ارادہ کر کے چلا جبکہ میں زندگی سے مایوس ہو چکا تھا میں نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور عرض کی اے لطف فرمانے والے اے مہربانی فرمانے والے مجھ پر اپنے لطف خفی کے ساتھ رحم فرما اے لطف فرمانے والے اے قدرت والے میں تم سے اس قدرت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو عرش پر مستوی ہے اور عرش کو تیرے مستقر کا علم نہیں اے حلم و علم والے، بلند و برتر، اے عظمت والے، اے زندہ، اے قائم رکھنے والے، اے اللہ تو مجھے اس سانپ کے شر سے بچالے پھر میں چلا تو ایک روشن چہرے والا، بہترین خوشبو میں معطر، صاف لباس میں ملبوس شخص میرے سامنے آیا اس نے مجھ سے کہا تم پر سلام ہو میں نے اس کے سلام کا جواب دیا تم پر بھی سلام ہو اے میرے بھائی اس نے کہا مجھے کیا ہو گیا ہے میں تمہارے رنگ کو متغیر اور تمہارے وجود کو بے قرار دیکھ رہا ہوں میں نے کہا دشمن کی وجہ سے اس نے مجھ پر ظلم کیا اس نے مجھ سے پوچھا تمہارا دشمن کہاں ہے میں نے جواب دیا میرے پیٹ میں اس نے کہا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھول دیا تو اس نے زیتون کے ہرے پتے کی طرح کچھ رکھا اور کہا چباؤ اور نگل جاؤ چنانچہ میں نے چبایا اور نگل لیا محمد کا بیان ہے کہ میں تھوڑا ہی ٹھہرا تھا کہ آنت میں درد ہونے لگا (پیٹ میں مروڑ ہونے لگا) اور سانپ میرے پیٹ میں گھومنے لگا تو میں نے نیچے سے اسے

ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا اور اب میرا خوف ختم ہو گیا جسے میں محسوس کرتا تھا اور اس شخص سے لپٹ گیا اور کہا اے میرے بھائی تم کون ہو جس کے ذریعے اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا تو وہ ہنس پڑا اور کہا تم مجھے نہیں پہچان رہے ہو میں نے کہا نہیں اس نے کہا اے محمد بن حمیر جب تمہارے اور سانپ کے درمیان وہ ہوا جو ہوا اور تم نے اللہ تعالی سے یہ دعا مانگی تو ساتوں آسمان کے فرشتے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پکار اٹھے تو اللہ رب العزت نے فرمایا میری عزت و جلال کی قسم جو کچھ سانپ نے میرے بندے کے ساتھ کیا میں سب دیکھ رہا ہوں اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ جنت کی طرف جاؤ اور درخت طوبی کے ہرے پتے کو لے لو پھر اسے لے کر میرے بندے محمد بن حمیر کے پاس چلے جاؤ مجھی کو معروف کہا جاتا ہے، میرا مستقر چوتھے آسمان میں ہے پھر کہا اے محمد بن حمیر تم احسان کو لازم پکڑو اس لیے کہ وہ بری موت سے بچاتا ہے اور یہ کہ جس کے ساتھ بھلائی کی گئی ہے اگر چہ وہ اسے ضائع کردے (مگر) اللہ کی بارگاہ میں وہ ضائع نہیں ہوا۔

عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِیزِ وَ الشُّعَرَاءُ

حَدَّثَ الرَّیَاشِی عَنْ حَمَّادٍ الرَّاوِیَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَدِیْنَةَ اَلْتَمِسُ الْعِلْمَ فَکَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِیْتُ کُثَیِّر عزَّة فَقُلْتُ یَا أَبَا صَخْرٍ مَا عِنْدَکَ مِنْ بِضَاعَتِی قَالَ عِنْدِی مَا عِنْدَ الْأَحْوَصِ وَنُصَیبٍ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ هُمَا أَحَقُّ بِإِخْبَارِکَ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّا لَمْ نَحُثَّ المَطِیَّ نَحوَکُمْ شَهْراً نَطْلُبُ مَاعِنْدَکُمْ اِلَّا لِیَبْقٰی لَکُمْ ذِکْرٌ وَقَلَّ مَنْ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فَاَخْبِرْنِی عَمَّا سَأَلْتُکَ لِیَکُونَ مَاتُخْبِرُنِی بِهٖ حَدِیْثاً آخُذُهُ عَنْکَ فَقَالَ اِنَّهُ لَمَّا کَانَ مِنْ أَمْرِ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مَاکَانَ قَدِمْتُ اَنَا وَنُصَیْبٌ وَالاَحْوَصُ وَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا یَدِلُّ بِسَابِقَتِهٖ عِنْدَ عَبْدِالْعَزِیْزِ وَاِخَائِهٖ لِعُمَرَ فَکَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِیْنَا مَسْلَمَةُبْنُ عَبْدِ المَلِکِ وَهُوَ یَوْمَئِذٍ فَتَی العَرَبِ فَکُلٌّ وَاحِدٍمِّنَّا یَنْظُرُ فِی عِطْفَیْهِ لَایُشَکُّ اَنَّهُ شَرِیکُ الخَلِیْفَةِ فِی الخَلَافَةِ فَاَحْسَنَ ضِیَافَتَنَا وَاَکْرَمَ مَثْوَانَا ثُمَّ قَالَ اَمَا عَلِمْتُمْ اَنَّ اِمَامَکُمْ لَا یُعْطِی الشُّعَرَاءَ شَیْئاً قُلْنَا قَدْ جِئْنَا الآنَ فَوَجِّهْ لَنَا فِی هٰذَا الاَمْرِ وَجْهاً فَقَالَ اِنْ کَانَ ذُوْ دِیْنٍ مِنْ اٰلِ مَرْوَانَ قَدْ وَلِیَ الخَلَافَةَ فَقَدْ بَقِیَ مِنْ ذَوِی

دُنیاهُم مَن یَقضِی حَوائِجَکُم وَیَفعَلُ بِکُم مَا اَنتُم لَهُ اَهلٌ فَاَقَمنا عَلیٰ بابِهٖ اَربَعَةَ اَشهُرٍ لا نَصِلُ اِلَیهِ وَجَعَلَ مَسلَمَةُ یَستَاذِنُ لَنَا فَلا یُؤذَنُ فَقُلتُ لَو اَتَیتُ المَسجِدَ یَومَ الجُمُعَةِ فَتَحَفَّظتُ مِن کَلامِ عُمَرَ شَیئاً فَاَتَیتُ المَسجِدَ فَاَنَا اَوَّلُ مَن حَفِظَ کَلامَهُ سَمِعتُهُ یَقُولُ فِی خُطبَةٍ لَهُ لِکُلِّ سَفَرٍ زَادٌ لا مُحَالَةَ فَتَزَوَّدُوا مِنَ الدُّنیَا اِلَی الآخِرَةِ التَّقوٰی وَکُونُوا کَمَن عَایَنَ مَا اَعَدَّ اللهُ لَهُ مِن ثَوَابِهٖ وَعِقَابِهٖ فَعَمِلَ طَلَباً لِهٰذَا وَخَوفاً مِن هٰذَا وَلایَطُولَنَّ عَلَیکُمُ الاَمَدُ فَتَقسُو قُلُوبُکُم وَتَنقَادُوا لِعَدُوِّکُم۔

حل لغات: الرَّاوِیَة تامبالغہ کے لیے ہے، حدیث یا شعر نقل کرنے والا۔ البِضَاعَة سرمایہ، پونجی (جمع) بِضَائِع۔ حَثَّ حَثًّا (ن) ابھارنا۔ الْمَطِیَّة اونٹنی، سواری (جمع) مَطِیٌّ، مَطَایَا۔ دَلَّ دَلًّا (ض) فخر کرنا۔ سَابِقَة اولیت جمع سَوَابِق۔ عِطف جانب (جمع) اَعْطَاف هُوَ یَنظُرُ فِی عِطفَیهِ وہ متکبر ہے۔ مَثوًی ٹھکانہ، منزل، مسکن۔ وَجَّهَ تَوجِیهًا (تفعیل) وجہ اور سبب بیان کرنا۔ تَزَوَّدَ تَزَوُّدًا (تفعل) توشہ لینا۔ عَایَنَ مُعَایَنَةً (مفاعلت) دیکھنا۔ اَعَدَّ اِعدَادًا (افعال) تیار کرنا۔ اَمَد مدت (جمع) آمَاد۔ قَسَا قَسَاوَةً (ن) سخت ہونا۔ اِنقَادَ اِنقِیَادًا (انفعال) جھکنا۔

ترجمہ: ریاشی نے حماد راوی سے روایت بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میں علم کی تلاش میں مدینہ گیا تو سب سے پہلے میری ملاقات کثیر عزہ سے ہوئی میں نے کہا اے ابوصخر آپ کے پاس میرا کیا سرمایہ ہے فرمایا میرے پاس وہی چیز ہے جو احوص اور نصیب کے پاس ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ دونوں تمہیں خبر دینے کے زیادہ مستحق ہیں میں نے ان سے کہا میں نے آپ کی طرف ایک ماہ کی مسافت اس لیے نہیں طے کی ہے کہ ان چیزوں کو حاصل کروں جو آپ کے پاس ہیں میں نے تو یہ کام اس لیے کیا کہ آپ کا ذکر باقی رہے اور بہت کم لوگ ایسا کرتے ہیں لہذا آپ مجھے ان چیزوں کے بارے میں بتایئے جو میں آپ سے پوچھوں تا کہ آپ مجھے جس کی خبر دیں ایسی بات ہو جائے جسے میں آپ سے حاصل کروں، فرمایا کہ جب عمر بن عبد العزیز کے معاملہ سے وہ ہوا جو ہوا تو میں، نصیب اور احوص گئے اور ہم میں کا ہر ایک عبد العزیز کے پاس اولیت اور عمر کے لیے اپنی بھائی چارگی پر نازاں تھا چنانچہ سب سے پہلے ہماری ملاقات مسلمہ بن عدالملک

سے ہوئی جس کا شمار اس وقت عرب کے جوانوں میں ہوتا تھا ہم میں کا ہر ایک اس کی بغلوں میں دیکھتا ہے (وہ متکبر ہے) بلاشبہ وہ خلافت میں خلیفہ کا شریک تھا چنانچہ اس نے ہماری اچھی طرح ضیافت کی اور ہمارا بہترین مسکن بنایا پھر کہا گیا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارا امام شاعروں کو کچھ نہیں دیتا ہم نے کہا کہ ہم پہلی بار آئے ہیں تو اس نے ہمیں اس کی وجہ بتائی اور کہا کہ اگر آل مردان میں سے کوئی دیندار خلافت کا والی ہو تو ان کے دنیاداروں میں سے وہ شخص باقی ہے جو تمہاری ضرورتوں کو پورا کرے گا اور تمہارے ساتھ وہ سلوک کرے گا جس کے تم مستحق ہو اس طرح ہم نے ان کے دروازہ پر چار مہینہ تک قیام کیا ہم ان تک پہنچ نہیں پاتے تھے۔ مسلمہ ہمارے لیے اجازت چاہنے لگا تو اجازت نہیں ملی میں نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن مسجد میں آتا تو میں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے کلام سے کچھ یاد کرتا چنانچہ میں مسجد آیا تو میں نے ہی سب سے پہلے ان کے کلام کو یاد کیا میں نے آپ کو جمعہ کے خطبہ میں کہتے ہوئے سنا کہ ہر سفر کے لیے یقیناً زادراہ کی ضروت ہے تو تم آخرت کی طرف دنیا سے تقوی کا توشہ لے جاؤ اور تم اس شخص کی طرح ہو جاؤ جس نے اللہ کے تیار کردہ ثواب وعذاب کا معائنہ کیا ہو پھر اس نے طلب ثواب اور خوف عذاب کی وجہ سے عمل کیا ہو اور مدت تم پر دراز نہ ہو کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں اور تم اپنے دشمنوں کے لیے جھک جاؤ۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ اِنَّمَا یَطْمَئِنُّ بِالدُّنْیَا مَنْ وَثِقَ بِالنَّجَاةِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ فِی الْآخِرَةِ فَاَمَّا مَنْ لَایُدَاوِیْ جُرْحاً اِلَّا اَصَابَهُ جُرْحٌ مِنْ نَاحِیَةٍ اُخْرٰی فَکَیْفَ یَطْمَئِنُّ بِالدُّنْیَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ آمُرَکُمْ بِمَا اَنْهٰی نَفْسِیْ عَنْهُ فَتَخْسَرُ صَفْقَتِیْ وَتَبْدُو عَیْلَتِی وَتَظْهَرُ مَسْکَنَتِی یَوْمَ لَایَنْفَعُ فِیْهِ اِلَّا الْحَقُّ وَالصِّدْقُ فَارْتَجَّ الْمَسْجِدُ بِالْبُکَاءِ وَبَکٰی عُمَرُ حَتّٰی بَلَّ ثَوْبَهُ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهُ قَاضٍ نَحْبَهُ فَبَلَغْتُ اِلٰی صَاحِبِیْ فَقُلْتُ جَدِّدَا لِعُمَرَ مِنَ الشِّعْرِ غَیْرَ مَا اَعْدَدْنَاهُ فَلَیْسَ الرَّجُلُ بِدُنْیَوِیٍّ ثُمَّ اِنَّ مَسْلَمَةَ اسْتَاذَنَ لَنَا یَوْمَ جُمُعَةٍ بَعْدَ مَا اُذِنَ لِلْعَامَّةِ فَدَخَلْنَا فَسَلَّمْنَا عَلَیْهِ بِالْخِلَافَةِ فَرَدَّ عَلَیْنَا فَقُلْتُ لَهُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ طَالَ الثَّوَاءُ وَ قَلَّتِ الْفَائِدَةُ وَتَحَدَّثَتْ بِجَفَائِکَ اِیَّانَا وُفُوْدُ الْعَرَبِ فَقَالَ یَا کُثَیِّرُ اَمَا سَمِعْتَ اِلٰی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِی کِتَابِهٖ "اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ

لِلفُقَرَاءِ وَالمَسَاكِينَ وَالعَامِلِينَ عَلَيهَا وَالمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُم وَ فِي الرِّقَابِ وَالغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ " أَفَمِن هٰؤُلاءِ أَنتَ فَقُلتُ لَهُ وَأَنَا ضَاحِكٌ اَنَا ابنُ سَبِيلٍ وَمُنقَطِعٌ بِهٖ قَالَ أَوَلَستَ ضَيفَ أَبِي سَعِيدٍ قُلتُ بَلىٰ قَالَ مَا أَحسِبُ مَن كَانَ ضَيفَ أَبِي سَعِيدٍ ابنَ سَبِيلٍ وَلَا مُنقَطِعاً بِهٖ ثُمَّ اسْتَاذَنتُهُ فِي الاِنشَادِ فَقَالَ قُل وَلَا تَقُل اِلَّا حَقاً فَاِنَّ اللهَ سَائِلُكَ فَقُلتُ:

حل لغات: خَسِرَ خُسرَانًا (س) نقصان اٹھانا۔ صفقة عقد بیع مراد معاملہ ہے (جمع) صَفقَات۔ بَدَا بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔ عَيلَة محتاجی۔ اِرتَجَّ اِرتِجَاجًا (افتعال) متلاطم و متحرک ہونا مراد گونج اٹھنا ہے۔ بَلَّ بَلًّا (ن) تر کرنا۔ قَضىٰ نَحبَهٗ اس کو موت آ گئی۔ جَدَّدَ تَجدِيدًا (تفعیل) نیا کرنا۔ ثَوىٰ ثَوَاءً (ض) اقامت اختیار کرنا، ٹھہرنا۔ العَامِل جو صدقات کے مال وصول کرتا ہے۔ الرَّقَبَة گردن (جمع) رِقَاب۔ الغَارِم قرض دار (جمع) غَارِمِين۔ اِبنُ السَّبِيل مسافر۔ اَنشَدَ اِنشَادًا (افعال) شعر پڑھنا۔ وَلِيَ وِلَايَةً (س) والی ہونا۔ مُنقَطِع بِهٖ راستہ ہی میں جس کا توشہ ختم اور سواری کا جانور ہلاک ہو جائے۔

ترجمہ: تم جان لو کہ وہ شخص دنیا سے مطمئن رہتا ہے جو آخرت میں عذاب الٰہی سے نجات پر اعتماد کرتا ہے مگر وہ شخص جو ابھی ایک زخم کا علاج نہیں کرتا کہ دوسری طرف سے اسے زخم لاحق ہو جاتا ہے تو وہ دنیا سے کیسے مطمئن ہو سکتا ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں تمہیں ان چیزوں کا حکم دوں جس سے خود میں باز رہتا ہوں تب تو میرا معاملہ گھاٹے میں رہ جائے گا اور میرا فقر ظاہر ہو جائے گا، میری محتاجگی عیاں ہو جائے گی جس دن سوائے حق اور سچ کے کچھ نفع نہیں دے گا (اتنا کہنا تھا کہ) رونے کی وجہ سے مسجد گونج اٹھی اور عمر روئے یہاں تک کہ انھوں نے اپنا کپڑا تر کر لیا اور ہم نے گمان کیا کہ کہیں انہیں موت تو نہیں آ گئی میں اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس پہنچا اور کہا عمر کے لیے نئے اشعار موزوں کرو ان کے علاوہ جو ہم نے تیار کر رکھا ہے اس لیے کہ وہ دنیا دار آدمی نہیں ہیں پھر جمعہ کے دن جب عام طور سے لوگوں کو (باریابی کی) اجازت دی گئی تو مسلمہ نے ہمارے لیے بھی اجازت چاہی چنانچہ ہم لوگ ان کے پاس گئے اور انہیں خلافت کا سلام کیا آپ نے ہمارے سلام کا جواب دیا تو میں نے ان سے کہا اے امیر المومنین

(ہمارا) قیام طویل ہو چکا مگر فائدہ کم ہوا اور عرب کے وفود نے ہم سے آپ کی بے اعتنائی کا ذکر کیا تھا تو آپ نے فرمایا اے کثیر کیا تم نے قرآن مجید میں اللہ تعالی کا یہ قول نہیں سنا" صدقات تو صرف فقیروں، مسکینوں کے لیے اور ان کے لیے ہیں جو اس کام پر مقرر ہیں اور وہ جن کے دلوں کی تالیف مقصود ہے اور گردن چھڑانے کے لیے اور قرضدار کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لیے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے" تو کیا تم ان لوگوں میں سے ہو تو میں نے ان سے ہنستے ہوئے کہا میں مسافر ہوں میرا توشہ ختم اور سواری ہلاک ہو گئی ہے آپ نے فرمایا کیا تم ابو سعید کے مہمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں آپ نے فرمایا جو ابو سعید کا مہمان ہو میں اسے مسافر اور سفر سے مجبور (ایسا شخص راستہ ہی میں جس کا توشہ ختم اور سواری کا جانور ہلاک ہو جائے) نہیں سمجھتا پھر میں نے اشعار گنگنانے کے لیے اجازت چاہی فرمایا کہو ہاں حق کے سوا کچھ مت کہنا اس لیے کہ اللہ تعالی تم سے پوچھے گا چنانچہ میں نے (یہ اشعار) کہے۔

(۱) وَلِيتَ وَلَمْ تَشْتُمْ عَلِياً وَلَمْ تخف بَذِيّاً وَلَمْ تَتْبَعْ مَقَالَةَ مُجْرِمِ

(۲) وَقُلْتَ فَصَدَّقْتَ الَّذِئ قُلْتَ بِالَّذِی فَعَلْتَ فَاَضْحٰی رَاضِياً كُلُّ مُسْلِمِ

(۳) وَ تُومِضُ اَحْيَانًا بِعَيْنٍ مَرِيْضَةٍ وَتَبْسِمُ عَنْ مِثْلِ الْجُمَانِ الْمُنَظَّمِ

(۴) وَمَازِلْتَ سَبَّاقاً اِلٰى كُلِّ غَايَةٍ صَعِدْتَ بِهَا اَعْلَى الْبِنَاءِ الْمُقَدَّمِ

(۵) فَلَمَّا أَتَاکَ الْمُلْکُ عَفْواً وَلَمْ يَكُنْ لِطَالِبِ دُنْيَا بَعْدَهُ مَنْ تَكَلَّمِ

(۶) تَرَكْتَ الَّذِیْ يَفْنِی وَاِنْ كَانَ مُوْنِقاً وَآثَرْتَ مَا يَبْقٰى بِرَاْیٍ مُصَمَّمِ

(۷) فَاَضْرَرْتَ با لفَانِي وَ شَمَّرْتَ لِلَّذِی اَمَامَکَ فِی يَوْمٍ مِّنَ الْهَوْلِ مُظْلَمِ

(۸) فَلَوْ يَسْتَطِيْعُ الْمُسْلِمُوْنَ تَقَسَّمُوا لَکَ الشَّطْرَ مِنْ أَعْمَارِهِمْ غَيْرَ نُدَّمِ

(۹) فَاَرْبِحْ بِهَا مِنْ صَفْقَةٍ لِمُبَائِعِ وَأَعْظِمْ بِهَا أَعْظِمْ بِهَا ثُمَّ أَعْظِمِ

حل لغات: اَلْبَذِیّ فحش گو۔ اَوْمَضَ اِيمَاضًا (افعال) اشارہ کرنا۔ جُمَان موتی اس کا واحد جُمَانَة ہے۔ نَظَمَ نَظْمًا (ض) پرونا۔ سَبَقَ سَبْقًا (ن،ض) آگے بڑھ جانا۔ آثَرَ اِيْثَارًا (افعال) ترجیح دینا۔ عَفَا عَفْوًا (ن) بغیر مانگے دینا۔ مُوْنِق خوشگوار، عمدہ۔ اَضَرَّ اِضْرَارًا

(افعال) قریب ہونا۔ شَمَّرَ تَشْمِیرًا (تفعیل) تیاری کرنا، آمادہ ہونا۔ الْھَوْل خوف (جمع) اَھْوال۔ مُظْلِم تاریک۔ الشَّطْر حصہ، نصف۔ نَادِم شرمندہ ہونے والا، افسوس کرنے والا جمع نُدّم

ترجمہ: ﴿۱﴾ آپ حاکم ہوئے اور آپ نے کسی عالی قدر پر سب وشتم نہیں کیا اور نہ کسی کمینہ کا آپ کو خوف ہوا اور نہ ہی مجرم کے قول کی اتباع کی۔ ﴿۲﴾ آپ نے جو کچھ کہا سچ کہا اور ایسے کام کیے جس سے سارے مسلمان راضی ہو گئے۔ ﴿۳﴾ آپ کبھی بیمار چشم کی طرح اشارہ کرتے ہیں اور کبھی پروئے ہوئے موتیوں کی طرح مسکراتے ہیں۔ ﴿۴﴾ آپ نے ہر مقصد کی طرف سبقت کی جس کی وجہ سے آپ بلند وبالا مقام پر پہنچ گئے۔ ﴿۵﴾ تو جب ملک آپ کے پاس بغیر طلب وسوال کے آیا حالانکہ طالب دنیا کے لیے اس کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں آیا جس سے وہ بات کرے۔ ﴿۶﴾ تو آپ نے فانی چیز کو چھوڑ دیا اگر چہ وہ بہت عمدہ تھی اور عزم مصمم کے ساتھ باقی رہنے والی چیز کو ترجیح دی۔ ﴿۷﴾ آپ فانی چیز سے قریب ہوئے اور اس کے لیے تیار ہو گئے جو خوفناک تاریک دن میں آپ کے سامنے ہوگا۔ ﴿۸﴾ تو اگر مسلمان بغیر ندامت کے اپنی عمر کا ایک حصہ آپ کو دے سکتے۔ ﴿۹﴾ تو یہ سودا معاملۂ بیع کرنے والے کے لیے کتنا فائدہ مند ہوتا اور کیا ہی عظمت والا ہوتا۔

فَقَالَ لِی یَا کُثَیِّرُ اِنَّ اللہَ قَدْ سَائِلُکَ عَنْ کُلِّ مَاقُلْتَ ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلَیْہِ الأحْوَص فَاسْتَاذَنَہٗ فَقَالَ قُلْ وَلَا تَقُلْ اِلَّا حَقاً فَاِنَّ اللہَ سَائِلُکَ فَاَنْشَدَہٗ.

(۱) وَمَا الشِّعْرُ اِلَّا خُطْبَۃٌ مِنْ مُؤَلِّفٍ   بِمَنْطِقِ حَقٍّ اَوْ بِمَنْطِقِ بَاطِلٖ

(۲) فَلَا تَقْبَلَنْ اِلَّا الَّذِی وَافَقَ الرِّضَا   وَلَا تَرْجِعَنَّا کَالنِّسَاءِ الأرَامِلٖ

(۳) رَأَیْنَاکَ لَمْ تَعْدِلْ عَنِ الْحَقِّ یُمْنَۃً   وَلَا یُسْرَۃً فِعْلَ الظَّلُومِ الْمُجَادِلٖ

(۴) وَلٰکِنْ اَخَذْتَ الْقَصْدَ جُھْدَکَ کُلَّہٗ   وَتَقْفُوا مِثَالَ الصَّالِحِیْنَ الأوَائِلٖ

(۵) وَلَوْلَا الَّذِی قَدْ عَوَّدَتْنَا الْخَلَائِفُ   غَطَارِیْفُ کَانَتْ کَاللُّیُوثِ الْبَوَاسِلٖ

(۶) لَمَا وَخَدَتْ شَھْراً بِرَحْلِی جَسْرَۃٌ   تَقِلُّ مُتُونَ الْبِیْدِ بَیْنَ الرَّوَاحِلٖ

(۸) وَلٰکِنْ رَجَوْنَا مِنْکَ مِثْلَ الَّذِی بِہٖ   صَرَفْنَا قَدِیْماً مِنْ ذَوِیْکَ الأفَاضِلٖ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ یَا أَحْوَصُ إِنَّ اللہَ سَائِلُکَ عَنْ کُلِّ مَا قُلْتَ ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلَیْهِ نُصَیْبٌ فَاسْتَاذَنَ فِی الاِنْشَادِ فَأَبٰی أَنْ یَاذَنَ وَغَضِبَ غَضَباً شَدِیْداً وَأَمَرَ بِاللِّحَاقِ بِدَابِقٍ وَأَمَرَ لِی وَلِلْاَحْوَصِ لِکُلِّ وَاحِدٍ بِمِائَةٍ وَّ خَمْسِیْنَ دِرْهَماً.

حل لغات: اَرْمَل وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو، بیوہ جمع اَرَامِل۔ الخَلَائِف، خَلِیْفَة کی جمع ہے۔ عَدَلَ عَدْلًا (ض) عن صلہ کے ساتھ، انحراف کرنا۔ قَصَدَ قَصْدًا (ض) میانہ روی اختیار کرنا۔ قَفَاقَفْوًا (ن) پیروی کرنا۔ عَوَّدَ تَعْوِیْدًا (تفعیل) عادی بنانا۔ غِطْرِیْف سردار، شریف جمع غَطَارِیْف۔ لَیْث شیر (جمع) لُیُوْث۔ بَاسِل بہادر مرد (جمع) بَوَاسِل۔ وَخَدَ وَخْدًا (ض) تیز دوڑنا۔ جَسْرَة بڑا اونٹ۔ قَلَّ قِلَّةً (ض) کم سمجھنا۔ مَتْن پشت (جمع) مُتُوْن۔ بَیْدَاء صحرا، جنگل (جمع) بِیْد۔ الرَّاحِلَة سفرو بار برداری کے لائق اونٹ، تا مبالغہ کے لیے ہے۔ صَرَفَ صَرْفًا (ض) لوٹنا۔ دَابِق ایک گاؤں کا نام ہے۔

ترجمہ: تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے کثیر اللہ تعالی تم سے ان باتوں کے بارے میں پوچھے گا جو تو نے میرے متعلق کہی ہیں پھر احوص آگے بڑھا اور اس نے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہو مگر حق کے سوا کچھ مت کہنا اس لیے کہ اللہ تعالی تم سے (ان باتوں کے بارے میں) سوال کرے گا چنانچہ اس نے یہ اشعار کہے:

﴿۱﴾ شعر تو صرف ایک ایسا خطبہ ہے جو کبھی حق بات پر مشتمل ہوتا ہے اور کبھی جھوٹی بات پر (جس میں سچی اور جھوٹی دونوں باتیں ہوتی ہیں)۔ ﴿۲﴾ تو آپ اس کو قبول کر لیجیے جو آپ کی مرضی کے موافق ہو اور ہمیں بیوہ عورتوں کی طرح واپس مت کیجئے۔ ﴿۳﴾ ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے جھگڑالو ظالم کے فیصلے میں ذرا بھی اِدھر اُدھر حق سے انحراف نہیں کیا۔ ﴿٤﴾ آپ نے پوری کوشش سے میانہ روی اختیار کی اور صالحین اولین کے نمونہ پر چلتے رہے۔ ﴿۵﴾ اگر بہادر شیروں کی طرح سخی خلیفوں نے ہمیں عادی نہ بنایا ہوتا۔ ﴿٦﴾ تو بڑا اونٹ میرے سامان سفر کو لے کر سواریوں کے درمیان صحراؤں کی پشتوں کو کم سمجھتے ہوئے ایک مہینہ کی مسافت کے لیے نہیں دوڑتا۔ ﴿۷﴾ لیکن ہم نے آپ سے اسی کے مثل امید کی ہے جو پہلے ہم آپ کے افاضل ... سے ... اکر لوٹے۔

عمر بن عبد العزیز نے اس سے کہا اے احوص اللہ تعالی تم سے تمہاری کہی ہوئی باتوں کے متعلق سوال کرے گا پھر نصیب آگے بڑھا اور اشعار کہنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا اور بہت غضبناک ہوئے اور حکم دیا کہ دابق چلے جاؤ اور مجھے اور احوص کو ایک سو پچاس درہم دینے کا حکم دیا۔

قَضَاءُ اللّٰهِ

(۱) مِنْ أَيِّ الثَّنَايَا طَالَعَتْنَا النَّوَائِبُ وَأَيَّ حِمًى مِّنَّا رَعَتْهُ الْمَصَائِبُ

(۲) خَطَوْنَ اِلَيْنَا الْخَيْلَ وَالْبِيْضَ وَالْقَنَا فَمَا مَنَعَتْ عَنَّا الْقَنَا وَالْقَوَاضِبُ

(۳) طِوَالٌ رِمَاحٌ لَا تَقِي وَعَقَائِلُ مِنَ الْجُرْدِ لَا يَنْجُو عَلَيْهِنَّ هَارِبُ

(۴) إِذَا لَمْ يُعِنْكَ اللّٰهُ يَوْماً بِنُصْرَةٍ فَأَكْبَرُ اَعْوَانٍ عَلَيْكَ الْاَقَارِبُ

(۵) وَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْصِمْكَ مِنْهُ بِجُنَّةٍ فَقَدْ اَكْثَبَتْ لِلضَّارِبِيْنَ الْمَضَارِبُ

(۶) أَفِي كُلِّ يَوْمٍ لِي صَدِيقٌ مُصَادِقٌ يُجِيبُ الْمَنَايَا أَوْقَرِيْبٌ مُقَارِبُ

(۷) رَمَاهُ الرَّدىٰ عَنْ قَوْسِهٖ فَاَصَابَهٗ وَلَمْ يُغْنِنَا أَنْ دَرَّعَتْنَا التَّجَارِبُ

(۸) وَلَا نَاصِرَ سِيَّانِ مَنْ هُوَ حَاضِرٌ اِذَا مَا دَعَامِنَّا وَمَنْ هُوَ غَائِبُ

(۹) نَسِيْرُ وَلِلْآجَالِ فَوْقَ رُؤُوسِنَا تَهَزَّمُ نَوْءٌ بِالْمَقَادِيْرِ صَائِبُ

(۱۰) وَمَا يَعْلَمُ الْاِنْسَانُ فِي أَيِّ جَانِبٍ مِنَ الْأَرْضِ يَاوِي مِنْهُ فِي التُّرْبِ جَانِبُ

(۱۱) وَلَيْسَ لِمَنْ لَمْ يَمْنَعِ اللّٰهُ مَانِعٌ وَلَا لِقَضَاءِ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ غَالِبُ

حل لغات: ثَنِيَّة گھاٹی جمع ثَنَايَا۔ طَالَعَ مُطَالَعَةً (مفاعلت) پہنچنا۔ نَائِبَة حادثہ، مصیبت جمع نَوَائِب۔ حِمىٰ چراگاہ۔ رَعىٰ رَعْيًا (ف) چرنا۔ خَطَا خَطْوًا (ن) قدموں کے درمیان کشادہ کر کے چلنا، مراد پار کر جانا ہے۔ الْخَيْل گھوڑوں کی جماعت اور مجازاً سواروں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ بِيْض سفید اور چمکدار تلواریں واحد اَبْيَض ہے۔ قَنَا نیزہ۔ قَاضِب کاٹنے والی تلوار جمع قَوَاضِب۔ الرُّمْح نیزہ (جمع) رِمَاح۔ عَقَائِل قوم کے سردار عَقِيْلَة

کی جمع یا عمدہ گھوڑے کے معنی میں ہے۔ جُرد آگے بڑھ جانے والے والے گھوڑے اجرد کی جمع ہے۔ جُنَّة ڈھال۔ اَکْثَبَ (افعال) قریب ہوا۔ مَضرَب تلوار یا اس کی دھار (جمع) مَضَارِب۔ اَلْمَنِيَّة موت (جمع) مَنَايَا۔ قَوس کمان۔ دَرَّعَ تَدرِيعًا (تفعیل) زرہ پہنانا، اَنْ دَرَّعَتنَا، لَمْ يُغْنِ کا فاعل ہے، لفظی ترجمہ یہ ہوگا: ہمیں بے نیاز نہیں کیا اس چیز نے کہ تجربات نے ہمیں زرہیں پہنائیں۔ تَهَزُّم (تفعل) آواز کے ساتھ برسنا۔ نَوءٌ ایک خاص ستارہ ہے، جمع اَنْوَاء صَائِب درست۔ اَوَیٰ اَوِيًّا (ض) پناہ دینا۔ التَّرب و التُّرب مٹی۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ کس گھاٹی سے ہم پر مصیبتیں اتریں اور ہماری کس چراگاہ کو مصیبتوں نے چرلیا ﴿۲﴾ جو ہمارے گھوڑوں، چمکتی تلواروں اور نیزوں کو پار کر گئیں اور ہمارے نیزے، کاٹنے والی تلواریں ہم کو بچا نہ سکیں۔ ﴿۳﴾ لمبے نیزے اور تیز دوڑنے والے عمدہ گھوڑے نہیں بچا سکے کوئی بھاگنے والا ان کی وجہ سے بچ نہیں سکتا۔ ﴿۴﴾ جب کسی دن اللہ تعالی تمہاری مدد نہ فرمائے تو بڑے بڑے قریبی مددگار تمہارے خلاف ہوجائیں (تمہاری مدد نہیں کر سکتے) ﴿۵﴾ اگر اللہ تبارک وتعالی خود تمہیں اپنی پناہ میں لے کر نہ بچائے تو تلوار کی دھاریں، مارنے والوں کے لیے قریب ہوجائیں گی۔ ﴿۶﴾ کیا ہر روز میرا کوئی مخلص ساتھی اور قریبی دوست ہے جو موت کا جواب دے۔ ﴿۷﴾ ہلاکت نے اسے اپنی کمان سے پھینک دیا تو اسے مصیبت پہنچی اور ہماری آزمودہ زرہوں نے ہمیں بے نیاز نہیں کیا (تجربوں کی زرہ پہننا ہمیں بچا نہیں سکا) ﴿۸﴾ جب وہ ہمیں پکارے تو کوئی مدد کرنے والا نہیں حاضر ہو یا غائب دونوں برابر ہیں۔ ﴿۹﴾ ہم چلتے ہیں اس حال میں کہ موتیں ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہوتی ہیں تقدیر کے مطابق درست نچھتر ہم پر بارش کرتا ہی ہے۔ ﴿۱۰﴾ انسان کو معلوم نہیں کہ اس کا جسم زمین کے کس حصے میں چھپایا جائے گا۔ ﴿۱۱﴾ جسے اللہ نہ بچائے اسے کوئی بچانے والا نہیں اور روئے زمین پر کوئی نہیں ہے جو قضائے الٰہی پر غالب ہوجائے۔

مَحَاسِنُ الصِّدْقِ

قَالَ بَعْضُ الحُكَمَاءِ عَلَيْكَ بِالصِّدْقِ فَمَا السَّيْفُ القَاطِعُ فِي كَفِّ الرَّجُلِ الشُّجَاعِ بِاَعَزَّ مِنَ الصِّدْقِ وَالصِّدْقُ عِزٌّ وَاِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَكْرَهُ وَالكِذْبُ ذُلٌّ وَاِنْ كَانَ فِيهِ مَاتُحِبُّ. وَمَنْ عُرِفَ بِالْكِذْبِ اتُّهِمَ فِي الصِّدْقِ وَقِيلَ الصِّدْقُ مِيزَانُ اللهِ الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهِ العَدْلُ وَالْكِذْبُ مِكْيَالُ الشَّيْطَانِ الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهِ الجَوْرُ وَقَالَ ابْنُ السَّمَّاكِ مَا اُحْسِبُنِي اُوْجَرُ عَلٰى تَرْكِ الكِذْبِ لِأَنِّي اَتْرُكُهُ اَنَفَةً وَقَالَ آخَرُ لَوْلَمْ يَتْرُكِ العَاقِلُ الكِذْبَ اِلَّا مُرُوْءَةً لَكَانَ بِذَالِكَ حَقِيقًا فَكَيْفَ وَفِيهِ المَأْثَمُ وَالعَارُ وَقَالَ الشَّعْبِي عَلَيْكَ بِالصِّدْقِ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهُ يَضُرُّكَ فَاِنَّهُ يَنْفَعُكَ وَاجْتَنِبِ الْكِذْبَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهُ يَنْفَعُكَ فَاِنَّهُ يَضُرُّكَ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الصِّدْقُ عِزٌّ وَالكِذْبُ خُضُوعٌ وَمُدِحَ قَوْمٌ بِالصِّدْقِ مِنْهُمْ اَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَظَلَّتِ الخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الغَبْرَاءُ وَلَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْ اَبِي ذَرٍّ ۔

حل لغات: دَارَ دَوَرَانًا (ن) گھومنا، طواف کرنا۔ مِكْيَال ناپنے کا آلہ (جمع) مَكَائِيْل۔ اُوْجَر فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد متکلم از اَجَرَ اَجْرًا (ض، ن) مزدوری دینا، بدلہ دینا۔ اَنِفَ اَنَفًا (س) خوددار ہونا، باغیرت ہونا۔ المَأْثَم گناہ۔ اَظَلَّ اِظْلَالًا (افعال) سایہ ڈالنا، سایہ کرنا۔ الْخَضْرَاء، اَخْضَر کا مونث ہے ترکیب میں موصوف محذوف "الْقُبَّة" کی صفت ہے، الْقُبَّةُ الْخَضْرَاء آسمان کو کہتے ہیں۔ اَقَلَّ اِقْلَالًا (افعال) اٹھانا۔ الْغَبْرَاء، اَغْبَر کا مونث ہے بمعنی زمین۔ اللَّهْجَة زبان۔

ترجمہ: کسی عقلمند نے کہا ہے سچ بولنا تم پر لازم ہے بہادر مرد کے ہاتھ میں کاٹنے والی تلوار سچائی سے زیادہ طاقتور نہیں ہے سچائی میں عزت ہے اگرچہ اس میں وہ بات ہو جس کو تم ناگوار سمجھو جھوٹ میں ذلت ہے اگرچہ اس میں وہ بات ہو جس کو تم پسند کرو۔ اور جو جھوٹ میں مشہور ہو جاتا ہے وہ سچ میں متہم ہو جاتا ہے (وہ سچ بولنے پر بھی بدنام رہتا ہے) اور کہا گیا ہے کہ سچائی خدا کی وہ میزان ہے جس پر عدل گردش کرتا ہے اور کذب شیطان کا وہ آلہ ہے جس پر ظلم گردش کرتا ہے ابن السماک نے کہا میں خود کو جھوٹ چھوڑنے پر ماجور نہیں سمجھتا اس لیے کہ میں نے اس کو غیرت کی

وجہ سے چھوڑا ہے اور دوسرے نے کہا اگر عقلمند محض شرافت کی وجہ سے جھوٹ بولنا چھوڑ دے تو وہ اس کی وجہ سے اجر کا مستحق ہوگا تو کیا ہوگا اس وقت جب کہ اس میں گناہ اور عار ہے اور شعبی نے کہا سچ بولنا تم پر لازم ہے وہاں بھی جہاں تم اپنا نقصان دیکھو اس لیے کہ حقیقت میں وہ تمہارے لیے نفع بخش ہے اور جہاں جھوٹ بولنے میں فائدہ دیکھو وہاں بھی جھوٹ سے بچو اس لیے کہ وہ حقیقت میں تمہارے لیے نقصان دہ ہے اور بعض لوگوں نے کہا سچ باعث عزت ہے اور جھوٹ باعث ذلت ہے اور بہت سارے لوگوں کی سچ کی وجہ سے تعریف کی گئی ہے انہیں میں ابوذر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آسمان کے نیچے زمین کے اوپر اور وہ لوگ جن پر سورج طلوع ہوا ہے ابوذر سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے۔

وَمِنْهُمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنَّهُ رُوِيَ اَنَّهُ اَطْلَعَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدَهُ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيلُ هٰذَا عَمُّكَ الْعَبَّاسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَامُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَ تُعْلِمَهُ اَنَّ اسْمَهُ عِنْدَ اللّٰهِ الصَّادِقُ وَاَنَّ لَهُ شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِذَالِكَ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ مِمَّا بِهٖ تَبَسَّمْتَ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُولَ فَقُلْ فَقَالَ بَلْ تُعْلِمُنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لِاَنَّكَ لَمْ تَحْلِفْ يَمِيناً فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ بَرَّةً وَلَا فَاجِرَةً وَلَمْ تَقُلْ لِسَائِلٍ لَا قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِياً مَا تَبَسَّمْتُ اِلَّا لِذٰلِكَ وَيُرْوٰى اَنَّ رَجُلاً اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِنِّي اَسْتَسِرُّ بِخَلَالِ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالْكِذْبِ فَاَيُّهُنَّ اَحْبَبْتَ تَرَكْتُهُ قَالَ دَعِ الْكِذْبَ فَمَضَى الرَّجُلُ فَهَمَّ بِالزِّنَا فَقَالَ يَسْأَلُنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنْ جَحَدْتُ نَقَضْتُ مَا جَعَلْتُهُ لَهُ وَاِنْ اَقْرَرْتُ حُدِّدْتُ فَلَمْ يَزْنِ فَهَمَّ بِالسَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ فَفَكَّرَ فِي ذٰلِكَ فَرَجَعَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُ قَدْ تَرَكْتُهُنَّ اَجْمَعَ فَاَمَّا مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي الْكِذْبِ فَيُرْوٰى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ "لَا يَصْلُحُ الْكِذْبُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ كِذْبُ الرَّجُلِ لِاَهْلِهٖ لِيُرْضِيَهَا وَكِذْبٌ فِي اِصْلَاحِ مَابَيْنَ النَّاسِ وَ كِذْبٌ فِي الْحَرْبِ"

حل لغات: اَطْلَعَ اِطْلَاعًا (افعال) اچانک آنا۔ يَمِينٌ فَاجِرَةٌ جھوٹی قسم۔ اِسْتَسَرَّ

اِسْتِسْرَارًا (استفعال) پوشیدگی میں کوئی کام کرنا۔ حَدَّدَ تَحْدِيْدًا (تفعیل) حد لگانا۔

ترجمہ: اور انہیں میں حضرت عباس بن عبد المطلب بھی ہیں چنانچہ مروی ہے وہ اچانک نبی کریم ﷺ کی بارگا میں آئے اور آپ کے پاس جبرئیل امین بیٹھے ہوئے تھے تو جبریل نے آپ سے کہا یہ آپ کے چچا عباس ہیں آپ نے فرمایا ہاں عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ انہیں سلام کہہ دیجئے اور بتا دیجئے کہ ان کا نام اللہ کی بارگاہ میں صادق ہے اور قیامت کے دن وہ شفاعت کریں گے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ بات انہیں بتائی تو وہ مسکرانے لگے سرکار نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس کی وجہ بتاؤں جسے سن کر آپ نے تبسم فرمایا اور اگر آپ ہی بتانا چاہیں تو بتایئے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہی بتایئے سرکار دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا اس لیے کہ آپ نے زمانہ جاہلیت اور اسلام میں کسی برائی یا نیکی پر قسم نہیں کھائی اور کسی سائل کو نفی میں جواب نہیں دیا انہوں نے عرض کی قسم اس کی جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے میں اسی لیے مسکرادیا ہوں مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی میں پوشیدہ طور پر زنا چوری شراب نوشی اور دروغ گوئی جیسی (قبیح) عادتوں کا مرتکب ہوں تو ان میں سے کس کو آپ چاہتے ہیں کہ میں چھوڑ دوں آپ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دو چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور اس نے زنا کا ارادہ کیا تو اس نے دل میں سوچا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھ سے پوچھ نہ دیں اگر میں نے انکار کیا تو میں اپنے عہد کو توڑوں گا اور اگر اقرار کروں تو مجھے حد لگائی جائے گی چنانچہ اس نے زنا نہیں کیا پھر اس نے چوری اور شراب نوشی کا ارادہ کیا اس وقت بھی وہ اپنے دل میں یہی بات سوچنے لگا بالآخر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی میں نے تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ہے ہاں کچھ لوگوں کو جھوٹ بولنے کی رخصت دی گئی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے ایک یہ کہ مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے دوم یہ کہ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے سوم یہ کہ جنگ میں جھوٹ بولے۔

وَرُوِيَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ يُرَخَّصْ لِاَحَدٍ فِي الْكِذْبِ اِلَّا لِلْحَجَّاجِ ابْنِ عَلَاطٍ فَاِنَّهٗ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِيْ عِنْدَ

امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَدِيْعَةً فَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْكَ كَذِبَةً لَعَلِّيْ اَسْتَلُّ وَدِيْعَتِي فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَدِمَ مَكَّةَ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهُ تَرَكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسِيْراً فِي اَيْدِيْهِمْ يَأْتَمِرُوْنَ فِيْهِ فَقَائِلٌ يَقُولُ يُقْتَلُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَا بَلْ يُبْعَثُ بِهٖ اِلىٰ قَوْمِهٖ فَتَكُونُ مِنَّةٌ فَجَعَلَ الْمُشْرِكُونَ يَتَبَاشَرُوْنَ بِذٰلِكَ وَيُؤْيِسُونَ الْعَبَّاسَ عَمَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْعَبَّاسُ يُرِيْهِمُ التَّجَمُّلَ وَأَخَذَ الرَّجُلُ وَدِيْعَتَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ الْعَبَّاسُ وَقَالَ وَيْحَكَ مَا الَّذِي اَخْبَرْتَ بِهٖ فَاَعْلَمَهُ السَّبَبَ ثُمَّ أَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ فَتَحَ خَيْبَرَ وَ نَكَحَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَتَلَ زَوْجَهَا وَأَبَاهَا قَالَ ثُمَّ اكْتُمْ عَلَيَّ الْيَوْمَ أَوْغَداً حَتّٰى أَمْضِيَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا مَضىٰ يَوْمَانِ أَخْبَرَ هُمُ الْعَبَّاسُ بِالَّذِي أَخْبَرَهُ فَقَالُوا مَنْ أَخْبَرَكَ بِهٰذَا قَالَ مَنْ أَخْبَرَكُمْ بِضِدِّهٖ.

حل لغات: اِسْتَلَّ اِسْتِلَالًا (افتعال) کسی چیز کو خفیہ طور پر نکالنا۔ مِنَّة احسان، جمع مِنَن۔ التَّبَاشُر (تفاعل) ایک دوسرے کو خوشخبری دینا۔ آیَسَ اِیْئَاسًا (افعال) ناامید کرنا۔ تَجَمَّلَ تَجَمُّلًا (تفعل) مصائب پر صبر کرنا اور ذلت ظاہر نہ ہونے دینا۔

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سوائے حجاج بن علاط کے کسی اور کو جھوٹ بولنے کی رخصت نہیں ہے چنانچہ جب خیبر فتح ہوا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قریش کی ایک عورت کے پاس میری امانت ہے لہذا آپ مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کے خلاف میں جھوٹ بولوں جس کی وجہ سے میں خفیہ طور پر اپنی امانت حاصل کرلوں تو سرکار نے انہیں رخصت دی وہ مکہ آئے اور اہل مکہ کو اس بات سے آگاہ کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ہاتھوں میں قید چھوڑا ہے اور لوگ ان کے بارے میں مشورہ کررہے ہیں تو کسی نے کہا کہ ان کو قتل کردیا جائے اور کسی نے کہا نہیں بلکہ انہیں ان کی قوم کے پاس بھیج دیا جائے تاکہ ہماری طرف سے احسان ہوجائے تو مشرکین اس پر خوشی منانے لگے اور رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس کو مایوس کرنے لگے اور حضرت عباس ان کے سامنے صبر کا مظاہرہ کررہے تھے اس طرح اس آدمی نے اپنی امانت لے لی پھر حضرت عباس اس کے پاس آئے اور کہا کہ تمہارا ستیاناس ہو تو نے مجھے کیسی خبر دی ہے تب اس شخص نے وجہ بتائی اور اس بات سے آگاہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو

فتح کرلیا ہے اور صفیہ بنت حی بن اخطب سے آپ نے نکاح فرمایا اس کے شوہر اور باپ کو قتل کر دیا گیا پھر اس نے کہا یہ بات آج اور کل تک چھپائے رکھیے گا تا کہ میں چلا جاؤں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور جب دو دن گزر گئے تو حضرت عباس نے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا تو لوگوں نے پوچھا یہ بات تم سے کس نے کہی آپ نے فرمایا جس نے تمہیں اس کے مخالف خبر سے آگاہ کیا تھا۔

ہماری دیگر مطبوعات

- وقت ہزار نعمت
- کاش نوجوانوں کو معلوم ہوتا
- مرنے کے بعد کیا بیتی
- موت کیا ہے
- چالیس حدیثیں
- یا رسول اللہ
- پیارے بیٹے
- اور مشکل آسان ہوگئی
- اپنے لخت جگر کے لیے
- محبوب الٰہی
- مونس الارواح
- فتوحات فیروز شاہی
- سیب الجلیل شرح الادب الجمیل
- شرح المدیح النبوی
- باتیں جو زندگی بدل دے
- زاد آخرت
- سیرۃ الرسول
- معلم التر کیب
- شرح پنج گنج
- مجمن انگلش گرامر
- تحفۂ زندگی
- تہذیب الانشاء اول تا سوم
- معلم التر کیب
- خاصیت الابواب
- صلات الافعال
- مذاق کا اسلامی تصور
- فرشتے جن کے زائر ہیں
- کلام الٰہی کی اثر آفرینی
- بولوں سے حکمت پھوٹے
- پاک و ہند کی چند اسلامی تحریکیں اور علمائے حق